ماہنامہ

طلسماتی دنیا

دیوبند

جون ۲۰۱۳ء

JUN.2013

مسلمانوں! ہوشیار باش

آیت الکرسی ہر مشکل کا حل

تسخیر و محبت کے بے مثال فارمولے

عاطف ہاشمی

RS.25\=

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد نمبر ۲۰
شمارہ نمبر ۶
جون ۲۰۱۳ء
سالانہ زرتعاون ۳۰۰ روپے سادہ ڈاک سے
۵۰۰ روپے رجسٹرڈ ڈاک سے
فی شمارہ ۲۵ روپے

یہ رسالہ دین حق کا ترجمان ہے۔ یہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا۔

ایڈیٹر
حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند
موبائل 09358002992

پوسٹنگ منیجر:
ابوسفیان عثمانی
موبائل 09756726786

آفس ہاشمی روحانی مرکز
فون 09359882674
E-mail : hrmarkaz19@gmail.com

انتباہ

طلسماتی دنیا سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو ہوگا۔

(منیجر)

کمپوزنگ:
(عمر الٰہی، راشد قیصر)
ہاشمی کمپیوٹر
محلہ ابوالمعالی، دیوبند
فون 09359882674

بینک ڈرافٹ صرف
"TILISMATI DUNYA"
کے نام سے بنوائیں

ہم اور ہمارا ادارہ
مجرمین قانون اور ملک کے غداروں سے اعلان بیزاری کرتے ہیں

اطلاع عام

پتہ: ہاشمی روحانی مرکز
محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554

TILISMATI DUNYA (Monthly)
HASHMI ROOHANI MARKAZ
MOHALLA, ABUL MALI, DEOBAND 247554

پرنٹر پبلشر زینب ناہید عثمانی نے شعیب آفسیٹ پریس، دہلی سے چھپوا کر ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند سے شائع کیا۔

Printer Publisher Zenab Naheed Usmani Shoaib Offset Press Delhi
Hashmi Roohani Markaz, Abul Mali, Deoband (U. P.)

کیا اور کہاں

اداریہ

مسلمانو، ہوشیار باش

بقلم خاص

پاکستان کی جیل میں سربجیت سنگھ کے ساتھ جو ناروا حرکت ہوئی اور جس طرح سربجیت دردناک موت سے دوچار ہوا وہ یقیناً افسوسناک حادثہ ہے۔ یہ بات یقین کے ساتھ نہیں کہی جاسکتی کہ سربجیت کو قتل کرنے کی پلاننگ کس نے کی اور کیوں کی گئی، وجہ کچھ بھی رہی ہو مسلم قوم کے لئے یہ حادثہ باعث شرمندگی ہے، کسی قیدی کے ساتھ یہ گھناؤنی حرکت دہشت اور بربریت کی وہ علامت ہے، جس پر جتنا بھی افسوس کیا جائے کم ہے، اس حادثہ سے سربجیت کے اہل خانہ پر جو بھی گزری ہوگی اس کا اندازہ نہیں کیا جاسکتا، لیکن دنیا کے اُن تمام لوگوں نے جن میں کروڑوں مسلمان بھی شامل ہیں، اس حادثہ کی کسک اپنے دلوں میں محسوس کی ہے اور کروڑوں انسانوں نے جن میں مسلمان بھی شامل ہیں، سربجیت کی ناگہانی موت پر آنسو بہائے ہیں، ایک مچھلی سارے تالاب کو گندا کردیتی ہے، مسلمانوں میں سے جن لوگوں نے بھی یہ گھناؤنی حرکت کی ہے ان کی وجہ سے دنیا بھر کے تمام مسلمانوں کو پشیمانی کا کرب جھیلنا پڑا۔ ہمارا ادارہ بھی سربجیت سنگھ کی موت پر ماتم کناں ہے اور اپنی پوری قوم کی طرف سے شرمساری کا اظہار کرتا ہے، لیکن اس حادثہ کو لے کر ہمارے ملک میں جو گندی سیاست کا بازار گرم ہوگیا ہے یہ بھی ایک افسوسناک اور شرمناک بات ہے۔ وہ فرقہ پرست لوگ جن کے ذہنوں میں زہر گھلا ہوا ہے وہ اس کو عامر قصاب اور افضل گرو کی پھانسی کا انتقام ثابت کرکے اُن بے قصور مسلمانوں پر ظلم وستم ڈھا رہے ہیں جو جیلوں میں بند ہیں اور قانونی طور پر ان کا کوئی پرسان حال نہیں ہے۔ ہمارے ملک میں دہشت گردی کی آڑ لے کر مسلمانوں کو گرفتار کیا جاتا ہے، بغیر کسی ثبوت کے ان کو جیلوں میں ڈال دیا جاتا ہے اور ان کے ساتھ پولیس وہ سلوک کرتی ہے جو کسی اور جگہ جانوروں کے ساتھ بھی نہیں کیا جاتا۔ ایک طویل عرصہ سے یہ شور مچایا جارہا ہے کہ مسلمان دہشت گرد ہے اور جب بھی کوئی بم پھٹنے کا حادثہ ہوتا ہے مسلمانوں ہی پر شک کی سوئی گھومنے لگتی ہے اور مسلمانوں ہی کی پکڑ دھکڑ شروع ہوجاتی ہے۔ بے قصور مسلمانوں کی جوانیاں برباد ہوجاتی ہیں اور عدالت کافی عرصہ کے بعد ان بے قصور مسلمانوں کو رہا کردیتی ہے، کیا یہ انصاف ہے؟ انصاف تو یہ ہے کہ جس پولیس نے ان مسلمانوں کو جنہیں عدالت نے بالآخر بے قصور ثابت کردیا، جیلوں میں ڈالا اور اس پولیس کو سرکار اس بات پر بھی مجبور کرے کہ وہ مسلمانوں سے معافی مانگے، لیکن ایسا اسی وقت ممکن ہے جب اس ملک کے لوگ اور وہ لوگ جن کے ہاتھوں میں حکومت کی باگ ڈور ہے، انصاف پسند ہوں اور اپنے سینوں میں انسانیت کا درد رکھتے ہوں۔ ہمارے ملک سے دہشت گردی اسی لئے ختم نہیں ہورہی ہے کہ اصل دہشت گرد گرفتار نہیں ہورہے ہیں اور دہشت گردی کا شور مچا کر بے قصوروں کو گرفتار کیا جارہا ہے اور معصوم لوگوں کو سزائیں دی جارہی ہیں، بہت پہلے ہم نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ انڈین مجاہدین فرقہ پرست ہندوؤں اور یہودیوں پر مشتمل ایک تنظیم ہے اور اغلب گمان یہ ہے کہ مسلمانوں کا اس تنظیم سے کوئی لینا دینا نہیں ہے، لیکن جس ملک میں انسانوں کی موت پر سیاست کی جاتی ہو، جہاں اکثریت اور اقلیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہمالیہ پہاڑ جیسے حقائق کو نظرانداز کردیا جاتا ہو وہاں ہم جیسے لوگوں کی آواز صدا بہ صحرا ثابت ہوکر رہ جاتی ہے اور کسی قانون کے رکھوالے کے سر پر جوں تک نہیں رینگتی۔ آر ایس ایس کے کیمپ میں سے خطرناک ہتھیار پکڑے جاتے ہیں، توگڑیا جیسے سرپھرے لوگ زہر آلود تقریریں کرتے پھرتے ہیں لیکن ہمارے ملک کا قانون ان کو ازراہ سیاست برداشت کرتا ہے اور گرفتار ہر صورت میں اور ہر حالت صرف مسلمانوں ہی کو کیا جاتا ہے، دہشت گرد مطمئن رہتے ہیں کہ ہم کچھ بھی کرگزریں نزلہ تو مسلمانوں ہی پر بہے گا اور اس ملک میں مسلمانوں ہی کو اپنی وفاداری کی صفائی دینی پڑے گی۔ سربجیت سنگھ کی موت کو بہانہ بنا کر آج ہندوستان کی جیلوں میں مسلمان قیدیوں کے ساتھ جو ناروا حرکتیں ہورہی ہیں وہ نہایت شرمناک ہیں، ان حرکتوں سے ہمارا ملک ساری دنیا میں بدنام ہورہا ہے، پولیس نے کئی مسلمانوں کا عرصہ حیات تنگ کردیا ہے اور کئی لوگ مرگ ناگہانی کا شکار ہوگئے ہیں، اگر ہمارے مسلم رہنماؤں نے متحد ہوکر سرکار سے احتجاج نہیں کیا اور مسلم قوم نے اپنے قائدین کو احتجاج کرنے پر مجبور نہیں کیا تو آنے والے وقت میں مسلمانوں کا خون بے دردی کے ساتھ بہے گا اور قانون کے زیر سائے ان کی موت ہوتی رہے گی، مسلمانوں کے ساتھ تو جو گزرے گی وہ گزرے گی لیکن ان ظالمانہ حرکتوں کی وجہ سے ہمارا ملک، ہمارا ہندوستان جو سیکولرازم کی علامت سمجھا جاتا ہے، ساری دنیا میں بدنام ہوجائے گا اور ساری دنیا کی انگلیاں ہندوستان اور اس کے بے جان قانون پر اٹھنے لگیں گی۔ اللہ ہمارے ملک کو دہشت گردی اور فرقہ پرستوں سے نجات دے اور ہماری آنکھیں کھول دے تاکہ ہم امن وامان کی اور بے قصور لوگوں کی حفاظت کی داغ بیل ڈال سکیں۔

☆☆☆☆☆

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی زوجہ محترمہ حضرت زینب ثقفیہؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔

''کیا میری جانب سے اپنے خاوند پر اور اپنے زیر کفالت یتیموں پر خرچ کرنا، صدقے کے طور پر کافی ہو سکتا ہے؟''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

''اس خاتون کو دو ثواب ملیں گے ــــ صدقہ کرنے کا ثواب اور رشتہ داروں سے نیکی کا ثواب۔''

اقوال حضرت علیؓ

☆ وہ گناہ سب گناہوں سے سخت ہے جو کرنے والے کے نزدیک معمولی ہو۔

☆ تین چیزیں اپنے بھیجنے والے کا پتہ دیتی ہیں۔ (۱) قاصد (۲) خط (۳) تحفہ۔

☆ حکمت ایک درخت ہے، جو دل میں اُگتا، دماغ میں پلتا اور زبان پر پھل دیتا ہے۔

☆ جھگڑے میں کودنا آسان ہے اور نکلنا بہت مشکل۔

☆ عقل مند وہ ہے جو دوسروں سے عبرت پائے نا کہ خود دوسروں کے لئے مثال عبرت بنے۔

☆ برے افعال والے لوگوں سے بچو کیوں کہ آدمی اپنے ساتھیوں سے پہچانا جاتا ہے۔

شہہ پارے

☆ والدین، رشتے داروں، مسکینوں اور مسافروں سے نیک سلوک کرو۔ (قرآن کریم)

☆ دنیا دولت ہے اور دنیا میں اچھی دولت نیک عورت ہے۔ (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم)

☆ اگر تم لوگوں کے قصور معاف کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے قصور معاف کرے گا۔ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام)

☆ کوئی کمزور شخص تمہاری بے عزتی کرے تو اسے بخش دو، اس لئے کہ بہادروں کا کام معاف کرنا ہے۔ (حضرت سلمان فارسیؓ)

☆ اپنے سے کمتر کو مدنظر رکھو، اپنے سے بلند کو نظرانداز کرو۔ (حضرت ابوذر غفاریؓ)

☆ جس عہدہ اور خدمت کی تم میں قابلیت نہ ہو اسے ہرگز قبول نہ کرو۔

روشن روشن باتیں

☆ بزرگ ترین مقام یہ ہے کہ بری خو کو نیک خوئی سے بدل ڈالو۔

☆ تین چیزوں کو ہمیشہ یاد رکھو، موت، نصیحت، احسان۔

☆ کانٹوں بھری ٹہنی کو ایک پھول ہی پرکشش بناتا ہے۔

☆ خواہشوں کے میناروں پر چڑھنے سے پہلے ایک بار سوچ لو کہ آندھی کسی کو نہیں بخشتی۔

☆ مہمانوں کے لئے زیادہ خرچ کرو، کیوں کہ یہ اسراف میں سے نہیں ہے۔

☆ تمنا کو دل میں جگہ نہ دو کیوں کہ یہ گہرا زخم دیتی ہے۔

☆ دوست کو پرخلوص محبت دو، مگر اپنا راز کبھی نہ دو۔

☆ اچھے کاموں میں مصروف رہو کیوں کہ اس میں تمہاری بھی بھلائی ہے اور دوسروں کی بھی۔

☆ لوگوں سے بھلائی کے ساتھ پیش آنا بزرگی کی علامتوں میں سے ایک اچھی علامت ہے۔

☆ بلند حوصلہ انسان کے ہاتھ میں مٹی بھی سونا بن جاتی ہے۔

☆ معمولی سے معمولی پیشہ اختیار کرنا کسی کے آگے ہاتھ پھیلانے سے بہتر ہے۔

☆ خدا کو ہر چیز پر قدرت حاصل ہے، مگر وہ بھی ماضی کو نہیں بدلتا۔

☆ صبر، زندگی کے مقصد کا دروازہ کھولتا ہے، سوائے صبر کے اس دروازے کی اور کوئی چابی نہیں۔

☆ میٹھا بول اور کسی ناگوار بات پر چشم پوشی اس خیرات سے بہتر ہے جس کے پیچھے دکھ ہو۔

احادیث مبارک

☆ ہر قوم کے معزز آدمی کی تعظیم کرو۔

☆ ایمان دار وہ شخص ہے جس سے لوگ اپنی جان اور مال کو محفوظ رکھیں۔

☆ ہاتھ کی کمائی اور پاک صاف تجارت بہترین روزی ہے۔

☆ اخراجات میں میانہ روی سے معاشی مسئلہ نصف رہ جاتا ہے۔

☆ تحفوں کا لین دین دلوں کا کینہ مٹا دیتا ہے۔

☆ رزق بندے کو اس طرح ڈھونڈتا ہے جس طرح موت انسان کو۔

☆ معاف کردینے سے عزت بڑھتی ہے، معاف کرنا نیکی بھی ہے اور لاجواب انتقام بھی۔

اقوال زرّیں

☆ ایسے فائدے کو درگزر کرو جو دوسروں کے لئے دکھ کا باعث بنے۔

☆ وفا کی راہوں میں کانٹوں کو بھی پھول سمجھ کر چوم لو۔

☆ مسکراہٹ کی زبان اختیار کرو۔

☆ کسی کی آنکھوں میں آنسو ہیں تو اپنے دامن میں جذب کرلو یہی انسانیت کی معراج ہے۔

☆ جن لوگوں کے ذہن میں اچھے خیالات آباد ہوں وہ کبھی تنہا نہیں ہوتے۔

☆ کچھ لوگ مرکر بھی زندہ رہتے ہیں اور کچھ لوگ زندہ رہ کر بھی مردوں سے بھی بدتر ہوتے ہیں۔

☆ مرنے والوں سے عبرت حاصل کرو۔

☆ علم ایک ایسا بادل ہے جس سے رحمت برستی ہے۔

☆ جو شخص تعلیم کی مصیبت نہیں اٹھاتا اسے جہالت کی ذلت اٹھانی پڑتی ہے۔

☆ جو ہوش میں ہے وہ کبھی تکبر نہیں کرتا۔

☆ محنت کرنے والے کے گھر میں فاقہ کشی باہر سے جھانکتی ہے اندر نہیں آسکتی۔

☆ خود کو بدل دو قسمت خود بخود بدل جائے گی۔

لفظوں کی مالا

☆ اگر اللہ معاف کردے تو گناہ کیا ہے، اگر اللہ نامنظور کردے تو نیکی کیا ہے۔

☆ اگر آپ نے کسی کو قبول نہیں کیا تو یہ سمجھ لیں کہ کسی نے آپ کو قبول نہیں کیا۔

☆ شیطان اس لئے شیطان بنا کہ اس نے عبادت کو تو مانا لیکن معبود کو نہ مانا۔

☆ اپنے آپ کو بدنصیب کہنے کے گناہ سے بچتے رہو۔

☆ ہمارا ہونا کس کام کا اگر ہمارے نہ ہونے سے کسی کو کچھ فرق نہ پڑے۔

☆ دنیا میں سب سے زیادہ آسان کام نصیحت کرنا ہے اور سب سے مشکل کام نصیحت پر عمل کرنا ہے۔

☆ خواب نہ چھوڑے جاسکتے ہیں نہ پورے کئے جاسکتے ہیں، بس دیکھے جاسکتے ہیں۔

☆ اچھے عمل کی یاد کو ایک برا لفظ ہمیشہ کے لئے تباہ کرسکتا ہے۔

لفظ لفظ موتی

☆ دریا کے پانی اور آنکھوں کے پانی میں صرف جذبات کا فرق ہوتا ہے۔

☆ بوڑھا آدمی چراغ سحر ہے تو جوان آدمی چراغ شام ہے۔

☆ تہجد کے وقت آنکھ کھلے تو سمجھ لو کہ آسمان سے فون آیا ہے۔

☆ تمام برائیوں کی جڑ دنیا کی دوستی ہے۔

☆ جھگڑے میں کودنا آسان مگر نکلنا بہت مشکل ہے۔

☆ عمدہ سلوک عمر کو بڑھا دیتا ہے۔

☆ وقت، اعتماد اور عزت ایسے پرندے ہیں جو اڑ جائیں تو واپس نہیں آتے۔

☆ غرور کم کرلینا سب سے بڑی دولت ہے۔

☆ اپنے دشمنوں سے محبت رکھو کیوں کہ وہ تمھیں محبتوں سے آگاہ کرتے ہیں۔

☆ نادان ہیں وہ لوگ جو اپنی خوشیوں پر فخر کرتے ہیں۔

☆ دشمن کو دل کی مہربانی اور احسان سے جیتو اور دوست کو نیک سلوک سے۔

باتوں سے خوشبو آئے

☆ دانائی کا سرچشمہ اللہ کا خوف ہے۔

☆ اہل وعیال کو ادب سکھانا بھی افضل جہاد ہے۔

☆ کامیابی کے لئے اطمینان، امن وامان اور خود اعتمادی کی ضرورت ہوتی ہے۔

☆ وہ کبھی غریب نہیں ہوتا جو مانگے تو صرف اللہ سے مانگے۔

☆ تین چیزیں انسان کو بدنام کردیتی ہیں، حسد، جھوٹ اور غرور۔

☆ جو محبت والا دل رکھتا ہے وہ دشمن کو جیت سکتا ہے۔

☆ انسان کی ہر خواہش کو پورا ہونا ضروری نہیں، کیوں کہ پھول کی کچھ پتیاں بکھر بھی جاتی ہیں۔

☆ محبت ہر کسی سے کرو، مگر اعتبار چند ایک پر۔

اپنی ہار پر افسوس مت کرو، کیوں کہ تمہاری یاد ہی کسی کی جیت کا سبب بنتی ہے۔

☆ اصلاح بچوں کی مکتب میں اور عورت کی گھر میں ہوتی ہے۔

☆ پڑوسی کے افلاس پر خوش ہونا ایمان کی کمزوری ہے۔

☆ اچھے لوگوں کی خوشبو ہوا کی مخالف سمت بھی پہنچ جاتی ہے۔

شمع فروزاں

☆ جو اللہ تعالیٰ کے کاموں میں لگ جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے کاموں میں لگ جاتا ہے۔

☆ مومن کو اتنا علم کافی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔

☆ کم کھانا صحت، کم بولنا حکمت اور کم سونا عبادت میں شامل ہے۔

☆ علم ایک ایسا پودا ہے جسے دل ودماغ کی سرزمین میں لگانے سے عقل کے پھل اُگتے ہیں۔

☆ عالم کا آرام کرنا جاہل کی عبادت سے بہتر ہے۔

☆ اے مسلمانو! تمہارے لئے رسول خداؐ کی ذات گرامی ایک عمدہ نمونہ ہے۔

☆ بحران کے وقت کردار بنایا نہیں جاتا بلکہ وہ خود بخود جنم لیتا ہے۔

☆ مشورہ لینا بری بات نہیں لیکن مشورے پر غور وفکر کے بغیر عمل کرنا بری بات ہے۔

☆ یہ درست ہے کہ ایک مشین پچاس انسانوں جتنا کام کرسکتی ہے لیکن ہزاروں مشینیں آجائیں تب بھی وہ ایک غیر معمولی انسان جتنا کام نہیں کرسکتیں۔

☆ عالم کا امتحان اس کے علم کی کثرت سے نہیں ہوتا بلکہ دیکھنا چاہئے کہ وہ فتنہ انگیز ہاتھوں سے کیسے بچتا ہے۔

☆ جس لمحے آپ نے سوچا کہ ہار کی صورت میں کیا کریں گے تو آپ شکست کھا گئے۔

☆ اپنی سوچوں کو پانی کے قطروں سے زیادہ شفاف رکھو کیوں کہ باقی کے قطروں سے دریا بنتا ہے اور سوچوں سے شخصیت بنتی ہے۔

☆ اللہ پر بھروسہ رکھو اللہ ہی بہتر کارساز ہے۔

سونا اور ہیرا

کسی نے حضرت علیؓ سے پوچھا۔ دوست اور بھائی میں کیا فرق ہے؟ آپ نے فرمایا۔ ''بھائی سونا ہے اور دوست ہیرا ہے۔'' اس نے پھر پوچھا کہ سونے اور ہیرے میں کیا خوبی ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ''سونا ٹوٹ کر جڑ سکتا ہے، مگر ہیرا ٹوٹ کر نہیں جڑتا۔''

جانوروں سے ہم کیا سیکھتے ہیں؟

☆ چیونٹی سے..........کفایت شعاری۔

☆ بندر سے..........چالاکی، حکمت۔

☆ شہد کی مکھی سے..........جفاکشی، محنت۔

☆ بیل سے..........فرمانبرداری۔

☆ تتلی سے..........معصوم مسکراہٹ۔

☆ گھوڑے سے..........تیزی، چستی۔

☆ عقاب سے..........بلند پرواز۔

☆ باز سے..........فراست۔

☆ شیر سے..........بہادری۔

☆ کوئل سے..........میٹھی آواز۔

☆ کتے سے..........وفاداری۔

☆ فاختہ سے..........سادگی۔

☆ ہاتھی سے..........دانائی۔

بکھرے موتی

☆ جو شخص تمہیں خوشی میں یاد آئے سمجھو تم اس سے محبت کرتے ہو اور جو تمہیں غم میں یاد آئے تو سمجھو وہ تم سے محبت کرتا ہے۔

☆ لوگوں سے ان کی عقل کے مطابق بات کرو۔

☆ ہارتے وہی ہیں جو ہارنے سے ڈرتے ہیں اور جیتتے وہی ہیں جنہیں اپنی جیت کا یقین ہو۔

☆ ذہین لوگ اپنا راستہ خود تلاش کرتے ہیں، ان کے ہاتھ میں اپنا الگ چراغ ہوتا ہے۔

☆ خط مستقیم جیومیٹری میں دو لفظوں کے درمیان چھوٹے سے چھوٹا خط ہے، اس طرح اخلاص میں دیانت داری سب سے چھوٹا راستہ ہے۔

☆ زندگی کو میزبان بن کر خوشبو سے بھر دو کیوں کہ یہ چند دنوں کی مہمان ہے۔

☆ جو انگلی کانٹوں سے ڈرتی ہے وہ پھول کی نرمی اور لطافت سے کبھی لطف اندوز نہیں ہو سکتی۔

بڑے لوگوں کی بڑی باتیں

☆ قرآن پاک پڑھنے، شہد کھانے اور دودھ پینے سے حافظہ بڑھتا ہے۔

☆ جو اپنے دوست کو پوشیدہ طور پر نصیحت کرے وہ اس کا محسن ہے۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ)

☆ ہر ایسے کام سے دور رہو جس کا اگر جواز طلب کیا جائے تو تمہیں شرمندگی ہو (حضرت امام حسنؓ)

☆ انسان کے کردار کی دو ہی منزلیں ہیں، دل میں اتر جانا یا دل سے اتر جانا۔ (واصف علی واصف)

☆ انسان بننا چاہتے ہو تو ساری انسانیت کا احترام کرو۔
(علامہ اقبالؒ)

☆ خوش مزاج شخص وہ ہے جو دوسروں کو خوش مزاجی عطا کرے۔
(نینی سن)

☆ برائی کرنے والے سے نہیں بلکہ برائی سے نفرت کرو۔
(گرونانک)

☆ تکلیفوں سے مت گھبراؤ، کیوں کہ تکلیفیں انسان کو سوچنے پر مجبور کرتی ہیں، سوچنے سے آدمی دانا بنتا ہے اور دانائی آدمی کو جینے کے قابل بناتی ہے۔ (جان پیٹرک)

مہکتی کلیاں

☆ سچ بتا دینے سے ذہن کو خلفشار سے نجات مل جاتی ہے۔

☆ کچھ لوگوں کی شکل خوفناک ہوتی ہے، مگر کچھ لوگوں کا دل اور دماغ۔

☆ غم کتنا ہی سنگین ہو نیند سے پہلے تک ہوتا ہے۔

☆ جو شخص ناممکن کے پیچھے بھاگتا ہے وہ ممکن سے بھی رہ جاتا ہے۔

☆ رات کو بھوکا سو جانا، صبح قرض دار جاگنے سے بہتر ہے

☆ ہر جملہ خوب صورت ہے، اگر وہ ہماری امیدوں کے مطابق ہو۔

☆ کتاب ہی وہ چیز ہے جو زندہ رہتی ہے۔

گوہر آبدار

☆ زندگی وہ سوال ہے جسے حل کرنے بیٹھیں تو فارمولا ہی بھول جاتا ہے۔

☆ صبح کو رزق تلاش کرو اور رات کو تنہائی میں اس کو تلاش کرو، جو تمہیں رزق دیتا ہے۔

☆ انسان کی ہر خواہش کا پورا ہونا ضروری نہیں پھول کی کچھ پتیاں بکھر بھی جاتی ہیں۔

☆ امید زندگی کا لنگر ہے۔ اس کا سہارا چھوڑ دینے سے انسانی کشتی ڈوب جاتی ہے۔

☆ خوشیاں بھی ساون کے بادلوں کی طرح ہوتی ہیں، کوئی نہیں جانتا کہ کب اور کہاں برس جائیں۔

☆ محبت اس سے نہیں کی جاتی جو خوبصورت ہو، خوبصورت وہ ہوتا ہے جس سے محبت ہو۔

☆ غصہ ایک ایسی آندھی ہے جو دماغ کے چراغوں کو بجھا دیتی ہے۔

☆ دل کے دروازے ہمیشہ کھلے رکھو کیوں کہ بعض خوشیاں دستک دینے کی قائل نہیں ہوتیں۔

☆ زندگی ایک ایسی ٹرین ہے جو ہمیشہ ایسے اسٹیشن پر رکتی ہے جہاں پر ہم اترنا نہیں چاہتے۔

☆ خواب وہ نہیں ہوتے جو ہم سوتے ہیں دیکھتے ہیں، بلکہ خواب وہ ہوتے ہیں جو ہمیں سونے نہیں دیتے۔

کچھ اہم

☆ اگر خوشی کا ایک در بند ہو جائے تو اللہ تعالیٰ ایک اور در کھول دیتا ہے مگر ہم نہیں دیکھ پاتے وہ کھلا در، کیوں کہ ہم بند دروازے کے سامنے رو رہے ہوتے ہیں۔

☆ ہر چیز ہمارے لئے تب تک اہمیت رکھتی ہے، ایک حاصل ہونے سے پہلے دوسرا کھونے کے بعد۔

☆ دوسروں کو احساسات سے مت کھیلو، کیوں کہ اگر وہ کھیل تم جیت بھی جاؤ تو یقیناً اس شخص کو ہمیشہ کے لئے کھو دو گے۔

چینی کہاوتیں

☆ اگر چاہتے ہو کہ دھوکا نہ کھاؤ تو تین دکانوں سے قیمت دریافت کرلو۔

☆ اچھے دوست حساب چکانے میں جلدی کرتے ہیں

☆ صرف دوسروں کی آنکھ کی بدولت ہم اپنے عیب دیکھ سکتے ہیں۔

☆ سستی چیزیں اچھی نہیں ہوتیں، اچھی چیزیں سستی نہیں ہوتیں۔

تین طریقے

ایک مرتبہ عوام کے ایک بڑے مجمع سے خطاب کرتے ہوئے حضرت عمرؓ نے فرمایا۔

''صرف تین طریقے ایسے ہیں جن کے اختیار کرنے سے کوئی مال صالح ہو سکتا ہے۔ وہ تین طریقے یہ ہیں۔

(۱) حق کے ساتھ وصول کیا جائے۔ (۲) حق کی راہ میں صرف کیا جائے۔ (۳) ناجائز طریقے سے خرچ نہ کیا جائے۔

اخلاق : اخلاق وہ چیز ہے جس کی قیمت کچھ نہیں دینی پڑتی، ہاں مگر اس سے ہر انسان خریدا جا سکتا ہے۔

خواہشات

☆ وہ بھنور ہے جس میں پھنس کر انسان اپنا مقصد حیات بھول جاتا ہے۔

☆ وہ جام ہے جسے جتنا پیا جائے پیاس نہیں بجھتی بلکہ مزید بڑھ

جاتی ہے۔

☆وہ آگ ہے جو انسان کو جھلسانے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

☆وہ سمندر ہے جس کے ساحل تک پہنچنا مشکل ہے۔

☆وہ سیلاب ہے جو انسان کو تنکے کی طرح بہا کر لے جاتا ہے۔

☆وہ کالی رات ہے جو انسان کی زندگی میں کبھی سویرا نہیں ہونے دیتی۔

سنہری باتیں

☆ جس گھر میں تعلیم یافتہ اور نیک ماں ہو وہ گھر تہذیب کی درسگاہ ہے۔

☆ پانی میں اترنے سے پہلے پانی کی گہرائی نہ دیکھو، بلکہ اپنے قد کو دیکھو۔

☆ معاف کرنے میں جلدی کرنا انتہائی شرافت ہے۔

☆ گناہوں میں مبتلا انسان کا دعاؤں پر یقین نہیں رہتا۔

☆ بہترین کلام وہی ہے جس میں الفاظ کم اور معنی زیادہ ہوں۔

☆ جھوٹ معاشرے کی سب سے بڑی برائی ہے۔

☆ اپنی گستاخی کا اعتراف کرنا ایک مقدس عبادت ہے۔

☆ ہر نیکی اور خوبی اپنانے کے قابل ہے، چاہے وہ دشمن میں ہی کیوں نہ ہو۔

محبت

☆ جھوٹی محبت کسی بھی لمحے نفرت میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

(ٹینی سن)

☆ جس نے بھی محبت کی اس نے پہلی نظر میں نہیں کی۔

(کرسٹوفر مارکو)

☆ جو محبت کرتا ہے وہ ناممکنات کو تسلیم کرتا ہے۔ (براؤننگ)

☆ ہر ذی روح سے محبت انسانیت کا دوسرا نام ہے۔ (گوتم بدھ)

☆ تکلیف کی زیادتی محبت کی کمی کا باعث بنتی ہے۔

(حافظ شیرازی)

☆ محبت اور شک ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتے۔ (خلیل جبران)

منتخب اشعار

کانٹے بھی مسکراتے ہیں جس میں گلوں کے ساتھ
ایسی بہار صرف ہمارے چمن میں ہے

☆

سخت راہوں میں آسان سفر لگتا ہے
یہ میری ماں کی دعاؤں کا اثر لگتا ہے

☆

اک مدت سے میری ماں نہیں سوئی یارو
میں نے ایک بار کہا تو مجھے ڈر لگتا ہے

☆

ایک ماں اُبالتی رہی پتھر تمام رات
بچے فریب کھا کے چٹائی پہ سو گئے

☆

ابھی زندہ ہے میری ماں مجھے کچھ بھی نہیں ہوگا
میں گھر سے جب نکلتا ہوں دعا بھی ساتھ چلتی ہے

☆

پیار کہتے ہیں کسے اور ماںتا کیا چیز ہے
کوئی ان بچوں سے پوچھے جن کی مر جاتی ہے ماں

☆

اے رات مجھے ماں کی طرح گود میں لے لے
دن بھر کی مشقت سے بدن ٹوٹ رہا ہے

تصدیق

ایک خاتون نے اپنے شوہر سے بھکاریوں کی شکایت کرتے ہوئے کہا۔

”آج کل بھکاری بڑے دھوکے باز ہو گئے ہیں، میں نے ایک اندھے فقیر کو ایک روپیہ دیا تو وہ کہنے لگا۔

”خدا آپ کا حسن قائم رکھے۔“

شوہر مسکرا کر بولے۔ ”تب تو تمہیں اس کے اندھے ہونے پر شک نہیں کرنا چاہئے۔

☆☆☆☆

ذرا سوچئے

اسلامی سال کی دوسری ششماہی کے تیسرے مہینے کا نام رمضان ہے، پہلی ششماہی کے تیسرے مہینے کا نام ربیع الاول ہے۔ رمضان کا مہینہ مقدس ومحترم ہے اس لئے کہ اللہ کا پیام اس مہینے میں نازل ہوا۔ ربیع الاول کا مہینہ پاک ومتبرک ہے اس لئے کہ اللہ کے "پیامبر" کا ظہور اس مہینے میں ہوا۔ رمضان کی یاد اگر دل سے اس لئے نہیں مٹ سکتی کہ "فرقان مکتوب" کا نزول اس ماہ مبارک میں ہوا تو ربیع الاول بھی بھولنے کی چیز نہیں، اس لئے کہ "فرقان ناطق" کا نور اسی ماہ محترم میں چمکا۔ رمضان میں اگر اللہ کی سب سے بڑی رحمت لوح محفوظ سے اتر کر آسمان دنیا پر ظاہر ہوئی تو ربیع الاول میں بھی اللہ کی سب سے بڑی قدرت، عالم لاہوت سے عالم ناسوت میں جلوہ افروز ہوئی۔

یہ پاک ومحترم مہینہ آگیا، فرمایئے اب کی آپ نے اس کی پیشوائی کیا سامان کیا ہے؟ گھر میں جب کوئی مہمان عزیز وارد ہوتا ہے، تو اس کی حیثیت اور اس کے مزاج وطبیعت کے مطابق اس کی میزبانی کی جاتی ہے۔ آپ کے گھر میں یہ ماہ مبارک مہمان آرہا ہے، آپ نے اس کی میزبانی کا کیا سامان کیا ہے؟ مانا کہ آپ میلاد مبارک کی محفلیں بہت دھوم دھام سے کریں گے، خوشبوئیں لگائیں گے، بہت سی شیرنی تقسیم کریں گے، اچھے سے اچھے بیان کرنے والوں کو بلائیں گے، آپ کے اس حسن عقیدت وخلوص نیت کا اجر آپ کو یقیناً ملے گا، لیکن کیا آپ کے خیال میں پیشوائی کا یہ سامان کافی ہے؟ کوئی مہمان آپ کے ہاں آئے اور آپ بجائے اس کی مرضی ومزاج کے موافق اس کے لئے سامان آسائش بہم پہنچانے کے محض زبانی لفاظیوں سے کام لیتے رہیں، تو وہ آپ سے خوش ہوجائے گا یا ناخوش؟ یہ ماہ مبارک بھی آپ سے اپنی خاطر داری چاہتا ہے، آپ کی عملی اصلاح کا طالب ہے، آپ عملی زندگی میں خوشگوار تبدیلیاں دیکھنے کا منتظر ہے اور آپ محض زبانی لفاظیوں سے اسے ٹال دینا چاہتے ہیں!

عمل سے مراد یہ ہے کہ اپنی زندگی اپنے رسول پاکؐ کے نمونے پر ڈھال لیجئے، وہ کبھی جھوٹ کے قریب تک نہیں گئے، آپ بھی سچے ہوجایئے، بددیانتی کا سایہ تک ان پر نہ پڑنے پایا، آپ بھی امانت ودیانت کو شعار بنالیجئے۔ سختی اور درشتی کا ان کے آس پاس بھی گزر نہیں ہوا تھا، آپ بھی نرم دل ونرم مزاج ہوجایئے، فرط حیا سے ان کی نظریں نیچی رہا کرتی تھیں، آپ بھی پارسائی وپاکبازی کو اپنا آئین زندگی بنالیجئے۔ تصنع وتکلف سے ان کا دامن حیات پاک تھا۔ آپ بھی اسی نقش قدم پر چلئے، شفقت ورحمت سے ان کا قلب، انسانوں سے گزر کر حیوانوں تک پر پگھلتا رہتا تھا، آپ کم از کم انسان ہی کے ساتھ ہمدردی وغم خواری کو لازمۂ انسانیت سمجھ لیجئے، انہیں سب سے زیادہ لطف اللہ کی عبادت اور مخلوق کی خدمت میں آتا تھا، آپ اس عبادت وخدمت میں کچھ تھوڑا ہی سا لطف لینے لگئے۔ ہمیشہ کے لئے نہ سہی کم از کم اس ماہ مبارک ہی میں بہ طور آزمائش وتجربہ اپنی زندگی میں یہ تبدیلی پیدا کرنے کی ٹھان لیجئے اور پھر دیکھئے کہ خود آپ اور آپ سے تعلق وواسطہ رکھنے والے کہاں سے کہاں پہنچ کر رہتے ہیں! اور آپ کی زندگی میں کیسا انوکھا انقلاب آتا ہے؟

☆☆☆☆☆☆☆☆

قسط نمبر: ۱۶۱

علاج بالقرآن

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

بہ سلسلۂ سورۂ اخلاص

اگر کوئی شخص اس بات کا خواہش مند ہو کہ اس کی روزی فراخ ہوجائے تو اس کو چاہئے کہ وہ رجب کے مہینے کی ۱۵ ویں تاریخ کو دس رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے اور نماز مکمل کرنے کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر پھر گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے، انشاء اللہ رزق میں خوب خیرو برکت ہوگی اور روزی کے دروازے ہر طرف سے کھل جائیں گے۔

اگر کسی لڑکی کا رشتہ نہ ہوتا ہو تو اس کو چاہئے کہ عروج ماہ میں پیر کی شب میں بعد نماز عشاء چار رکعت نفل اسطرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص دس مرتبہ، دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص سورۂ فاتحہ کے بعد ۲۰ مرتبہ، تیسری رکعت میں سورۂ اخلاص ۳۰ مرتبہ، اور چوتھی رکعت میں سورۂ اخلاص چالیس مرتبہ پڑھے، نماز سے فارغ ہونے کے بعد ۷۰ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے اور ۷۵ مرتبہ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ پڑھے اس کے بعد ستر مرتبہ درود شریف پڑھ کر اپنے مقصد کے لئے دعا مانگے، انشاء اللہ جلد ہی شادی طے ہوگی اور حسب منشاء شریک حیات میسر آئے گا اگر اس عمل کو سات ہفتوں تک پیر کی شب میں کرلیا جائے تو مقصد میں کامیابی یقینی طور پر مل جاتی ہے۔

اگر کوئی شخص اس بات کا خواہش مند ہو کہ اس کو خواب میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہو تو اس کو چاہئے کہ نماز کے بعد دو رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے، اس کے بعد عشاء کی نماز سے فارغ ہو کر پھر دو رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سات مرتبہ سورۂ اخلاص سات مرتبہ پڑھے، نماز سے فارغ ہونے کے بعد سات مرتبہ درود شریف پڑھے اور سات مرتبہ کلمہ تمجید پڑھے، اس کے بعد اپنے ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھے۔ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ یَا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا اَرحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا رَحمٰنَ الدُّنیا والْاٰخرہ ورحِیمُھُمَا یا اللہ الاوّلِیْن والْاٰخرِین یارب یارب یارب یااللہ یااللہ یااللّٰہ۔ اس کے بعد پاک صاف بستر پر لیٹ جائے اور کسی سے بات نہ کرے، انشاء اللہ زیارت رسولؐ سے مشرف ہوگا۔

کوئی بھی حاجت درپیش ہو، عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت نفل بہ نیت قضائے حاجت پڑھے اس طرح کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سات مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے، پھر نماز کی ادائیگی کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف اور گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے، اس کے بعد ایک ہزار مرتبہ یہ کلمات پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم۔ یا بدیعُ العجائب بِالْخَیْر یا بدیعُ۔

محبت کے لئے یہ عمل نہایت مؤثر ثابت ہوتا ہے، اس عمل کی زکوٰۃ اس وقت ادا کرنی چاہئے جب سورج یا چاند گرہن میں ہو۔ طریقہ یہ ہے کہ کسی نہر، تالاب، یا حوض میں کھڑے ہوجائیں اور سو مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھیں، اس کے بعد تا عمر سات مرتبہ روزانہ سورۂ اخلاص پڑھ لیا کرے، اس کے بعد رزق میں اضافے کے لئے اس عمل کو کرنا چاہئے۔ اس عمل کی برکت سے رزق میں حد سے زیادہ اضافہ ہوگا اور دولت موسلا دھار بارش کی طرح برسے گی۔

عمل یہ ہے کہ نماز فجر کے بعد سورۂ اخلاص ۲۱ مرتبہ پڑھیں، نماز ظہر کے بعد ۲۲ مرتبہ، سورۂ اخلاص نماز عصر کے بعد ۲۳، مرتبہ نماز مغرب کے بعد ۲۴ مرتبہ، نماز عشاء کے بعد ۲۵ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے، جس تعداد میں سورۂ اخلاص پڑھے اسی تعداد میں روزانہ اول وآخر درود شریف پڑھے اور اس عمل کو روز مرّہ کے معمولات میں شامل رکھے، انشاء اللہ رزق کی فراوانی ہوگی۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کسی شخص کو ملازمت نہ ملتی ہو تو اس کو چاند کی ۱۴ اور ۱۵ تاریخوں کو باوضو ہو کر دس ہزار مرتبہ سورۂ اخلاص بعد نماز عشاء پڑھے اور اول وآخر سو مرتبہ درود شریف پڑھے، انشاء اللہ چند ماہ کے اندر اندر ملازمت مل جائے گی۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص روزانہ سو مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھنے کا معمول بنالے تو وہ ہر طرح کے فتنے اور شر سے محفوظ رہے اور اس کے بعد کاروبار میں زبردست خیر وبرکت ہو۔ (باقی آئندہ)

امداد روحانی

قسط:۲۵

بذریعہ آیاتِ ربّانی

حسن الہاشمی

قرآن حکیم کی ایک آیت ہے۔ رَبِّ احکُمْ بالْحقِّ ط وَربُّنَا الرَّحمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوْن۝

(سورۂ انبیاء)

اس آیت کے ورد کے بے شمار فوائد بزرگوں سے منقول ہیں، اس آیت کے ورد سے دل ودماغ کے اضطراب ختم ہوجاتے ہیں، اگر دماغ منتشر ہو اور کسی بھی طرح یکسوئی حاصل نہ ہورہی ہو تو اس آیت کو صبح شام سو مرتبہ پڑھیں، انشاء اللہ چند ہی دنوں میں دماغ کو سکون ملے گا اور یکسوئی حاصل ہوجائے گی۔

اگر کسی شخص پر کوئی سنگین تہمت لگادی گئی ہو اور وہ اس تہمت کی وجہ سے پریشان ہو، اس کا دل مضطرب ہو اور اس کو اپنی رسوائی سے گہرا رنج ہو اور وہ شخص اس تہمت سے بری ہونا چاہتے ہو اور یہ چاہتا ہو کہ اس کو اس غم اور اس حزن سے نجات ملے تو اس کو چاہئے کہ تین دن تک اس آیت کو روزانہ ایک نشست میں ایک ہزار مرتبہ پڑھے، اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے، انشاء اللہ اس کو تہمت سے نجات ملے گی، تہمت لگانے والا خود رسوا ہوگا اور لوگ اس پر کوئی شبہ نہیں کریں گے، نیز اس کو اس تہمت کی وجہ سے جو اضطراب اور بے چینی ہوگی اس سے بھی چھٹکارا ملے گا۔

اگر کسی شخص پر کوئی ناحق مقدمہ چل رہا ہو تو اس آیت کا ورد گیارہ سو گیارہ دن تک کریں، انشاء اللہ بہت جلد اس مقدمہ میں کامیابی ملے گی۔

ہر طرح کی جنگ، مناظرے، مباحثے اور خاندانی انتشار پر قابو پانے کے لئے اس آیت کا ورد روزانہ سو مرتبہ کرنا چاہئے۔

اس آیت کا نقش تہمت سے نجات پانے، مقدمہ میں کامیابی حاصل کرنے اور کسی بھی معاملے میں سرخروئی اور برتری حاصل کرنے اور دل ودماغ میں تقویت پیدا کرنے اور اضطراب وبے چینی سے نجات حاصل کرنے میں بہت مؤثر اور مفید ثابت ہوتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ط، ہ، م، ش، ف یا ذ ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے، اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہوکر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۸۹	۶۰۳	۶۰۰	۵۹۶
۶۰۱	۵۹۵	۵۹۰	۶۰۲
۵۹۴	۵۹۸	۶۰۵	۵۹۱
۶۰۴	۵۹۲	۵۹۳	۵۹۹

اس آیت کا نقش ذوالکتابت یہ ہے۔

۷۸۶

رَبِّ احکُمْ بالحق	وَربُّنَا الرَّحمٰنُ	الْمُسْتَعَان	عَلٰی مَا تَصِفُوْن
۶۵۳	۷۳۵	۴۱۳	۵۸۷
۷۳۴	۶۵۰	۵۹۰	۴۱۴
۵۸۹	۴۱۵	۷۳۳	۶۵۱

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۷۹۹	۷۹۲	۷۹۷
۷۹۴	۷۹۶	۷۹۸
۷۹۵	۸۰۰	۷۹۳

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ص، ت، ن یا ض ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دوزانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

۷۸۶

۵۹۲	۵۹۸	۵۹۵	۶۰۳
۶۰۴	۵۹۴	۶۰۱	۵۸۹
۵۹۹	۵۹۱	۶۰۲	۵۹۶
۵۹۳	۶۰۵	۵۹۰	۶۰۰

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۷۹۳	۷۹۸	۷۹۷
۸۰۰	۷۹۶	۷۹۲
۷۹۵	۷۹۴	۷۹۹

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۰۳	۵۸۹	۵۹۶	۶۰۰
۵۹۵	۶۰۱	۶۰۲	۵۹۰
۵۹۸	۵۹۴	۵۹۱	۶۰۵
۵۹۲	۶۰۴	۵۹۹	۵۹۳

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۷۹۷	۷۹۸	۷۹۳
۷۹۲	۷۹۶	۸۰۰
۷۹۹	۷۹۴	۷۹۵

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، ع، غ، ر یا ل ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۹۹	۵۹۳	۵۹۲	۶۰۴
۵۹۱	۶۰۵	۵۹۸	۵۹۴
۶۰۲	۵۹۰	۵۹۵	۶۰۱
۵۹۶	۶۰۰	۶۰۳	۵۸۹

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۷۹۵	۸۰۰	۷۹۳
۷۹۴	۷۹۶	۷۹۸
۷۹۹	۷۹۲	۷۹۷

ان تمام نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل سو مرتبہ مذکورہ آیت پڑھ کر ان نقوش پر دم کردے تو ان نقوش کی تاثیر دگنی ہو جائے۔

قرآن حکیم کی ایک آیت ہے۔نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرِo
(سورۂ حج)

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص ۵ ہزار مرتبہ روزانہ اس آیت کو ۱۴ دن تک پڑھے گا تو اس کے دل کی تمام مرادیں پوری ہوں گی۔

اگر کوئی خاص آرزو ہو تو اس آیت کو روزانہ ۲۱ مرتبہ ۲۱ دن تک پڑھیں اور روزانہ اللہ سے دعا کریں، انشاء اللہ ۲۱ دن میں آرزو پوری ہوگی۔

اگر دل میں کسی طرح کی گھٹن ہو یا دل ودماغ میں کسی طرح کا انتشار ہو یا طبیعت میں کسی طرح کی بے قراری ہو اور سکونِ دل اور سکونِ دماغ حاصل کرنے کی خواہش تو اس آیت کو ہر فرض نماز کے بعد ۴۰ مرتبہ پڑھنے کی عادت ڈالیں، انشاء اللہ دل ودماغ پرسکون ہوجائیں گے اور دل کی گھٹن دور ہوگی۔

اس آیت کا نقش خواہشات اور حاجات پوری کرنے میں باذن اللہ بہت مؤثر ثابت ہوتا ہے اور اس نقش کی برکت سے دل کی بے چینیاں ختم ہوجاتی ہیں۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، م، ش، ف یا ذ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہوکر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۹۸	۲۱۲	۲۰۹	۲۰۵
۲۱۰	۲۰۴	۱۹۹	۲۱۱
۲۰۳	۲۰۷	۲۱۴	۲۰۰
۲۱۳	۲۰۱	۲۰۲	۲۰۸

اس آیت کا نقش ذوالکتابت یہ ہے۔

۷۸۶

نِعم	اَلْمَولٰی	وَنِعْمَ	النَّصِیر
۱۶۷	۳۸۰	۱۶۱	۱۱۶
۳۷۹	۱۶۴	۱۱۹	۱۶۲
۱۱۸	۱۶۳	۳۷۸	۱۶۵

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۷۸	۲۷۰	۲۷۶
۲۷۲	۲۷۵	۲۷۷
۲۷۴	۲۷۹	۲۷۱

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ص، ت، ن یا ض ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دوزانو ہوکر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۱۲	۳۰۴	۲۰۷	۲۰۱
۱۹۸	۲۱۰	۲۰۳	۲۱۳
۲۰۵	۲۱۱	۲۰۰	۲۰۸
۲۰۹	۱۹۹	۲۱۴	۲۰۲

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۷۶	۲۷۷	۲۷۱
۲۷۰	۲۷۵	۲۷۹
۲۷۸	۲۷۲	۲۷۴

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ح، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۰۹	۲۰۵	۱۹۸	۲۱۲
۱۹۹	۲۱۱	۲۱۰	۲۰۴
۲۱۴	۲۰۰	۲۰۳	۲۰۷
۲۰۲	۲۰۸	۲۱۳	۲۰۱

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۷۱	۲۷۷	۲۷۶
۲۷۹	۲۷۵	۲۷۰
۲۷۳	۲۷۲	۲۷۹

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، ع، غ، ر یا ل ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۱۳	۲۰۱	۲۰۲	۲۰۸
۲۰۳	۲۰۷	۲۱۴	۲۰۰
۲۱۰	۲۰۴	۱۹۹	۲۱۱
۱۹۸	۲۱۲	۲۰۹	۲۰۵

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۷۱	۲۷۹	۲۷۴
۲۷۷	۲۷۵	۲۷۲
۲۷۶	۲۷۰	۲۷۸

ان تمام نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل مذکورہ آیت کو سو مرتبہ پڑھ کر ان نقوش پر دم کردے تو ان کی تاثیر وافادیت دگنی ہوجائے۔

ان نقوش کو فیروزی رنگ کے کپڑے میں پیک کر کے استفادہ کرنا چاہئے۔ (باقی آئندہ)

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کر سکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

ایک شاگرد کا خط

سوال از: محمد فخر الدین ________ گلبرگہ

اللہ سے دعا گو ہوں کہ وہ آپ کا سایۂ عاطفت ہم پر عرصہ دراز تک رکھے۔ احقر کو آپ کی شاگردی میں آکر تقریباً ۳ ماہ ہو گئے ہیں۔

عرض گزارش یہ ہے کہ میرا دوسرا چلّہ قریب الختم ہے۔ آپ نے شاگردی کے کتابچہ میں کورس ایک سال کا لکھا مگر میں نے طلسماتی دنیا کے کسی شمارے میں کورس کی میعاد ۳ سال پڑھی ہے، یہ بات سمجھ میں نہیں آئی۔ دوسری بات ''حصار والی'' پڑھائی کب کرنی ہے۔ اس کی بھی وضاحت فرمادیں۔ میرے لئے کونسا نگینہ بہتر رہے گا۔ میرے ان سوالوں کا جواب کسی قریبی شمارے میں دیں۔

جواب

شاگردی کا کتابچہ جو تمام طلباء کو بنیادی ریاضتوں کے لئے بھیجا جاتا ہے، آپ کے پاس ہے، اس سے آپ اندازہ کرلیں کہ ان ریاضتوں کو آپ کتنے عرصہ میں مکمل کریں گے۔ یہ کتابچہ نہ ایک سال میں مکمل ہوگا اور نہ اس کو مکمل کرنے میں ۳ سال لگیں گے، اگر اس کتابچے کی ریاضتوں کو آپ سکون کے ساتھ ادا کریں اور جلد بازی سے نہ کریں تو اس کی تکمیل کے لئے آپ کے کل ایک سال چھ مہینے لگیں گے۔

اگر آپ سورۂ یٰسین کے چلّوں کے درمیان دوسری ریاضتوں کو بھی ادا کرتے رہیں اور نقوش کی زکوٰۃ ادا کرتے وقت دو دو نقش کی زکوٰۃ ایک ساتھ ادا کریں تو وقت کچھ کم لگے گا، لیکن روحانی عملیات کی صحیح قوتیں حاصل کرنے کے لئے افضل یہی ہے کہ سکون کے ساتھ بالترتیب ایک وقت میں صرف ایک ہی عمل کی زکوٰۃ ادا کی جائے اور دوڑ لگانے کے بجائے آہستہ آہستہ قدم اٹھا کر منزل مقصود کی طرف بڑھا جائے۔ جلد بازی کرنے سے اگر نقص پیدا نہ ہو تو عمل میں کمزوری ضرور آتی ہے اور جب کسی عمارت کی بنیادیں کمزور رکھی جاتی ہیں تو پھر باقی عمارت کا مستحکم ہونا ممکن نہیں ہوتا۔

کتابچے میں جو ترتیب رکھی گئی ہے اس کو ملحوظ رکھیں اور جب حصار کی زکوٰۃ دینے کا نمبر آئے تب اس کی زکوٰۃ ادا کریں، اس کتابچے میں ترتیب ریاضت ایک خاص مقصد کے لئے قائم کی گئی ہے، طلباء کو چاہئے کہ وہ اس ترتیب کو نظر انداز نہ کریں، آخر میں نقوش کی زکوٰۃ ادا کریں، ایک ایک نقش کی زکوٰۃ الگ الگ ادا کریں، نقوش کی چالوں کو ذہن میں بٹھانے کی کوشش کریں تاکہ آگے چل کر نقش بغیر کتاب میں دیکھے بھر سکیں اصل نقش وہی کہلاتا ہے جس کو بھرتے وقت عامل نے اس کی چال کا خیال رکھا ہو، اگر نقش ایسے ہی بھر دیا جائے گا تو وہ نقش نہیں کہلائے گا اور اس کا اثر محض حسن اتفاق ہوگا۔ اس لئے طلباء اگر نقوش کی چالوں کو دوران ترتیب ذہن میں محفوظ کرلیں گے تو ان کے حق میں بہتر ہوگا اور آئندہ وہ کتابوں کے محتاج نہیں رہیں گے۔

آپ اوپل نگینہ کا استعمال کریں، ساڑھے چار گرام چاندی کی انگوٹھی میں جڑوا کر سیدھے ہاتھ کی انگلی میں پہنیں، انشاء اللہ یہ نگینہ آپ کے لئے ذریعہ سکون و عافیت ثابت ہوگا اور اس کے استعمال کے بعد اللہ کے فضل سے آپ کے لئے نئی نئی راہیں کھلیں گی اور آپ حادثات سے

بھی محفوظ رہیں گے۔

مختلف سوالات

سوال از: منیر احمد قریشی ———— شاہدرا

امید قوی ہیں کہ آپ بخیر عافیت ہونگے، خداوند ہر مسلمان کو بخیر عافیت ہی رکھے، اسی میں ہماری سرخروئی ہیں۔

محترم میں نے ہمزاد نمبر میں طریق ۳۰ کا چلہ کیا، ۴۰ یوم کا چلہ اسی طرح قل ۳ چلے کئے اس طریق ۳۰ میں لکھا تھا، بقول آپ پرہیز کچھ نہیں پہلے ہی عشرہ میں اثرات ظاہر ہوں گے اور آخری عشرہ میں عجیب وغریب قسم کی بشارتیں ہونگی اور عمل کے آخری دن ہمزاد حاضر ہو کے تابع داری کا عہد کرے گا، مگر افسوس ۴ ماہ زایہ کر کے بھی ہمزاد مسخر نہ ہوا، خیر پھر میں یہ ہمزاد نمبر لے کر ایک استاد کے پاس گیا اس نے یہ ساری کتاب اچھی طرح دیکھی، فرمایا بیٹا یہ جو طریق ۳۰ تم نے ۴ ماہ کیا۔ یہ ایک ایسی عمل روایات مشہور کی ہیں۔ ہمزاد کے معلق جو دراصل کچھ حقیقت اور وقعت نہیں رکھتی اور فرمایا بہت سے نکات اور اسرار اسکے پوشیدہ رکھے گئے ہیں، فرمایا اس نمبر میں زیادہ ایسے طریق لکھے گئے ہیں جو دراصل کچھ حقیقت ہی نہ رکھتی ہیں۔ اس نمبر میں صرف ۶۔۷۔۸ عملیں پوشیدہ خزانے کا راز ہیں اور باقی بیوقوفوں کے لئے تاکہ بیوقوف اس طاقت کو غلط کام نہ لے اور اپنے آپ کو بھی ہلاکت میں ڈلدینگا اور پھر دوسرے کو بھی اور آپ سے میں مولانا صاحب یہ بھی کہنا چاہتا ہوں ۴ ماہ میں نماز پنج گانہ پر کاربند رہا، ایک پارسا کیطرح زندگی گزاری۔ ایک اور بات عرض کرتا ہوں اس استاد نے بھی مجھے فرمایا، ہمزاد کو اولیا اللہ کے بغیر کوئی تسخیر نہ کرسکتا۔ چاہے اس شخص نے ۹ کے بجائے ۱۰ چلیں بھی صورہ یاسین کے کیوں نہ کئے ہونگے۔ مسلہ اور بھی وہ یہ ہیں طلسماتی دنیا ستمبر اکتوبر ۲۰۱۱ عیسٰی کی میں آپ لوح شرف زحل کی زکر اور لوح شرف زحل کا نقش دے چکے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں قارین اس سال شرز حل ۱۱۲ کتوبر ۲۰۱۱ عیسٰی سے لے کر ۲۰ اکتوبر ۲۰۱۱ تک ہوگا جس میں لوح شرف زحل تیار کرتے ہیں یا کرواسکتے تے ہیں کیوں کہ اس وقت کو ضائع کرنا اپنی قسمت کو لات مارنے کے برابر اور یہ کوئی سحید وقت اور روز روز نہیں آیا کرتے، بلکہ تقریباً ۲۹ سال بحد شرف زحل آتا ہیں، اس سمید وقت میں تمام عاملین کاملین وغیرہ لوح شرف زحل تیار کریں گے آپ بھی ضرور کریں ورنہ پچھاوے کے علاوہ کچھ ہاتھ نہ آئینگا لوح شرف زحل کو پورے لوازمات کے ساتھ تیار کر کے اپنے پاس رکھے لوح مبارک کا نقش زیل میں دیا ہے، مگر حضرت میں نے بھی یہ لوح شرف زحل خود تیار ۱۵ اکتوبر سنیچر وار کے روز پہلے ہی ساعت میں تیار کیا ہر عامیل سے لوح تیار کرلیا کاغذ سفید پر دھونی میجہ سایلہ کی دی اور نقش کی غلاف کالی اُپر رکھی تب سے میرے گلے میں پڑا ہیں، مگر مجھ پر کچھ اثر اس لوح نے نہ دکھایا۔ میرا ستارہ زحل ہیں اسی لئے یہ لوح میں نے بھی تیار کرلیا۔ یہ لوح اپنا اثر دکھانے میں کیوں بے اثر رہا۔ غم پریشانی مصیبت رکاوٹیں ہر قسم کی بدستور جاری ہے، اگر مجھے اور کسی طریق سے یہ لوح تیار کرنا تھا تو بیان کیجئے مہربانی ہوگی۔ اب یہ شرف زحل تو اب ۲۸ سال بعد بعد آئینگا۔ اگر لوح کے لوازمات میں آپ کے نظر کے مطابق مجھ سے غلطی ہوگئی ہو تو کیا میں یہ لوح شرف زحل اس ۲۰۱۳ عیسٰی میں لکھ سکتا ہوں یا نہیں اگر لکھ سکتا ہوں تو کس طرح کے لوازمات کے تحت لوح تیار کرسکتا ہوں، کس دن اور کس ساعت میں مجھے سمجھا دیئے تفصیلن۔

میں اپنی زہنی عادت کے مطابق ہر ماہ طلسماتی دنیا خریدتا ہوں اور بڑے لطف وشوق سے پڑھتا ہوں اس میں (مفتاح الارواح) میں بہت سے نقش مختلف معاملات کے لئے چھپ کے ہوتے ہیں میں اچھی طرح پورے لوازمات کے ساتھ لکھتا ہوں اپنے ہی لئے مگر ان نقشوں سے بھی کوئی بھی فایدہ ہی نہیں پہنچتا۔ ایسا کیوں، اب آخر پر اور ایک مسلہ آپ کی طرح اٹھانا چاہتا ہوں وہ یہ (روحانی ڈاک بھی میں) ہر سوال اور آپ کا ہر جواب اول سے آخر تک پڑھتا ہوں اس میں مختلف اشخاص آپ سے جنات تابع کرنے کے سوال کرتے ہیں مگر ہر شخص کو آپ جنات تابع کرنے سے منع فرماتے ہیں، ایسا کیوں آپ کو جناتوں سے اتنی نفرت کیوں ہیں۔ تفصیلن بتایئے اصل بات کیا ہیں۔ مگر یہاں سے تو آپ نے موکلات نمبر میں جنات کے وظائف بھی قلم بند کئے ہوئے ہیں اوراق ۴۶ سے ۴۸ تک کوئی اس میں ۴۰ یوم کی عمل کوئی ۴۱ یوم کی کوئی ۷ یوم کی ۳ جناتوں کی عمل آپ اس موکلات نمبر میں درج کر چکے ہے۔ پہلی عمل (۱۰) تسخیر شہنشاہ جنات کی پھر (۱۱) پھر حاضری شاہ جنات کی پھر (۱۳) ۷ یوم کی عمل عرض آپ سے کرتا ہوں کیا جنات تسخیر کرنے کے لئے مرشد کی ضرورت اول سے آخر یوم تک ہوتی اگر ہوتی ہیں تو کس قسم کی امداد کی ضرورت اس کام میں ایک عامل کو مرشد کی پڑھتی ہیں اس کام

میں۔آپ موکل اور ہمزاد مسخر کرنے سے منع نہیں فرماتے ہیں ایسا بھی کیوں۔سوال معمولی سا اکثر لوگ نوچند جمعرات میں غلطی کرتے ہیں کیا نوچند جمعرات بدھوار کے آخری دن اور آنیوالی ویروار کو کہتے ہیں یا ویروار کے شام نما مغرب کے بعد پھر کل آنیوالا جمعہ کو کہتے ہیں۔

(ا) چاند کب منزل بطن میں ہوتا ہیں اور کس طرح سمجھے نگے چانداس یا اس تاریخ کو منزل بطن میں ہوگا۔تیسرا سوال۔طالع برج جوزا نظرات قمر وزہرہ کے سعد ہو، سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ طالع کا مطلب کیا برج جانتا ہوں معنی ہے، برج کا ماہ۔اور نظرات قمر وزہرہ کے سعد اس کا مطلب کیا ہیں اور زہرہ بحالت مستقیم طلوع بہ مشرق ہو اور برج ثور کے ۱-۴یا اسد کے ۱۴یا سنبلہ کے ۱-۱۰-۱۴یا میزان کے ۸-۱۳یا عقرب کے ۱۶ درجہ پر ہو اور اس کے سعد نظرات قمر یا مشتری کے ساتھ ہوں۔زرا یہ سمجھایئے مجھے زہرہ بحالت مستقیم کا مطلب کیا اور طلوع بہ مشرق ہو کا مطلب کیا، اور برج ثور کے ۱-۴یا اسد کے ۱۴کا یہ مطلب کیا مہربانی ہوگی۔یہ ۱-۴یا اسد کے ۱۴یہ تاریخ ان کا مطلب کیا اور نظر تسدیس اور یا تثلیث یا قران ہو کا مطلب اور نحی کیا۔آپ کے حکم کے مطابق ہر طلسماتی دنیا میں روحانی ڈاک کے حصے اول میں یہ لکھا ہوتا ہیں ۳سوال کر سکتے ہیں خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو نہ ہو مگر بے ادبی کی معافی میں نے آپ پہ ۳سوالوں سے زیادہ ہی بوجھ ڈال دیا شرمندہ بھی ہوں اور آپ سے التجا کرتا ہوں کہ مجھے معافی دینا میں نے آپ کے حکم کی خیلاف ورزی کی مگر یہانسے میں اتنے سوال کرنے کے لئے مجبور بھی ہوں۔

میں اس سے پہلے ایک خطہ آپ کو ارسال کر چکا ہوں ماہ اکتوبر میں ۲۰۱۲عیسی میں اس کا جواب کسی بھی ماہ جنوری تک کی کسی طلسماتی دنیا میں نہ پایا اور دل دکھی ہو گیا اب امید قوی رکھتا ہوا انشاء اللہ رحمان آپ اس دوسرے خطہ کو نظر انداز نہ کریں گے، مجھ پر رحم کھا کر جواب ضرور لکھے نگے میں آپ سے سوال نہ کرو تو کس سے کرو گا آپ کے ہی طلسماتی دنیا پڑھتا ہوں اور دو نمبر بھی طلسمات دنیا کے میرے پاس ہے اس کے علاوہ صوہ مزمل کے عظمت وافادیت اور صورہ یاسین کے عظمت وافادیت بھی میں نے منگائی ہے۔

جواب

ماہنامہ طلسماتی دنیا میں جو بھی عمل شائع کئے جاتے ہیں وہ ہمارے اپنے ذہن کی اپج نہیں ہیں، یہ تمام تر روحانی فارمولے ہمارے اکابرین کا چھوڑا ہوا علمی اثاثہ ہیں، جنہیں ہم آسان زبان میں اپنے قارئین کے لئے پیش کر رہے ہیں، ہم یہ سوچنے کی غلطی نہیں کرسکتے کہ ہمارے اکابرین نے جو علمی ترکہ اپنے پس ماندگان کے لئے چھوڑا ہے وہ عبث اور بے فائدہ ہے۔ایسا سوچنا بھی کبیرہ گناہ ہوگا، کیوں کہ ہمارے بزرگوں نے ملت اسلامیہ کی خدمت دیانت وذمہ داری کے ساتھ انجام دی ہے اور دنیا سے رخصت ہوتے وقت وہ علم وہنر کے بے شمار خزانے آنے والی نسلوں کے لئے عطا کر گئے ہیں، اللہ ان کی قبروں کو نور سے بھر دے اور ہمیں ان کے چھوڑے ہوئے اثاثے سے استفادہ کرنے کی توفیق بخشے۔

آپ نے جس عمل کا ذکر کیا ہے اور اس عمل کے بارے میں ہماری جن وضاحتوں کا تذکرہ کیا ہے وہ حرف بہ حرف درست ہیں لیکن اگر کوئی بھی عامل یا کوئی بھی طالب علم اس طرح کے عمل میں ناکام ہو جاتا ہے تو اس میں کسی نہ کسی کوتاہی کا احتمال ضرور ہے، ہم کسی بھی صورت میں یہ شک نہیں کرسکتے کہ ہمارے بزرگوں کا چھوڑا ہوا اثاثہ شاید ناقابل اعتبار ہے۔ذرا سوچئے کہ قرآن حکیم کا دعویٰ یہ ہے کہ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنکَرِ۔ کہ بے شک نماز انسان کو تمام فحش کاموں سے اور تمام برائیوں سے اور خطاؤں سے روکتی ہے، نماز انسان کے اندر سدھار اور نکھار پیدا کرتی ہے اور انسان کے کردار کو آئینے کی طرف صاف وشفاف بنا دیتی ہے۔قرآن حکیم کا یہ دعویٰ اپنی جگہ درست ہے، لیکن دیکھنے میں یہ آرہا ہے کہ جو لوگ پنج وقتہ نمازی ہیں ان کے اندر سیکڑوں خرابیاں اور برائیاں موجود ہیں۔بے شمار نمازی جھوٹ بھی بولتے ہیں اور غیبتیں بھی کرتے ہیں، لوگوں پر تہمتیں بھی اچھالتے ہیں ان کی زبان پر گالیاں بھی رینگتی ہیں اور بے شمار نمازی مقدموں میں جھوٹی گواہیاں بھی دیتے ہیں اور بدکاری اور دیگر فحش باتوں سے بھی باز نہیں آتے تو کیا قرآن حکیم کا دعویٰ غلط ہے، کیا اس دعوے کی کوئی حقیقت نہیں ہے؟ سچ تو یہ ہے کہ دعویٰ قرآن حکیم کا اپنی جگہ درست ہے لیکن نمازیوں کی نماز ہی میں کچھ گڑبڑ ہے یا تو ان کی نمازیں اخلاص سے محروم ہیں یا پھر نماز کا جسم تو موجود ہے لیکن نماز کی روح فنا ہو چکی ہے۔نماز اگر صحیح معنوں میں نماز ہوگی، نماز اگر جسم کے ساتھ ساتھ روح سے بھی بہرہ ور ہوگی تو یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ نمازی، نماز پڑھنے کے ساتھ گناہوں اور خطاؤں میں مبتلا رہے۔دور ماضی کے نمازی ایک بار نماز پڑھتے تھے تو دس بار خدا سے ڈرتے تھے اور آج کل کے نمازی دس بار نماز پڑھنے کے بعد ایک بار بھی

خدا سے خوف زدہ نظر نہیں آتے۔اس لئے ان کی نماز ان کے کردار پر اثر انداز نہیں ہوتی۔ایسے تمام لوگ نماز بھی پابندی کے ساتھ پڑھتے ہیں اور گناہ بھی پابندی کے ساتھ کرتے ہیں۔

عزیزم بالکل یہی حال روحانی عملیات کا بھی ہے، ہم اپنے بزرگوں کے چھوڑے ہوئے اثاثے سے استفادے کے دوران اگر ناکام ہورہے ہیں تو اس میں یقیناً اپنی ہی کوئی کوتاہی ہے اور یقیناً ایسی کوئی کسی کمی دوران عمل رہ گئی ہے جس نے ہمیں کامیابی سے ہمکنار نہیں ہونے دیا۔

ہمارا اپنا خیال یہ ہے کہ کسی بھی ایسے عمل کو کرنے سے پہلے جس میں پڑھنے کی پابندی ہو، ہر طالب علم کو اپنی زبان کی اصلاح پوری طرح کرلینی چاہئے، زبان کی حفاظت بے حد ضروری ہے۔زبان سے متعلق جتنے بھی گناہ ہوں، مثلاً جھوٹ، غیبت، تہمت، لایعنی باتیں وغیرہ ان سب کو کلی طور پر ترک کردینا چاہئے، تب ہی کسی وظیفے اور کسی عمل میں تاثیر پیدا ہوسکتی ہے، جس زبان سے ہم دن بھر بکواس کرتے ہوں اسی زبان سے اگر ہم رات بھر اللہ کا ذکر کرتے رہیں تو اس ذکر کا کوئی فائدہ ہرگز ظاہر نہ ہوگا۔دوران عمل ہر طالب علم کو رزق حلال کا بھی کلی طور پر پابند رہنا چاہئے، ایک لقمہ حرام ساری محنت اور ریاضت کو برباد کرکے رکھ دیتا ہے۔آپ نے سنا ہوگا کہ ہر عامل کے لئے دو باتیں اشد ضروری ہیں، ایک صدق مقال اور دوسرے رزق حلال، ان کے بغیر کامیابی سے ہمکنار ہونا مستحیل اور ناممکن ہے۔

عمل میں ناکامی کے بعد آپ کسی خلیفہ سے بھی ملے انہوں نے آپ کو مزید گمراہ کیا اور آپ کے دل میں یہ بات اُتار دی کہ طلسماتی دنیا کے ہمزاد نمبر وغیرہ میں جو بھی طریقے پیش کئے گئے ہیں ان کی اصلیت کچھ بھی نہیں ہے، یہ سب یوں ہی بے حیثیت ہیں اور ان میں کچھ باتوں کو مخفی اور پوشیدہ رکھا گیا ہے۔خلیفہ صاحب نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ہمزاد نمبر میں چھ سات اور آٹھ نمبر والے طریقے پوشیدہ خزانوں سے تعلق رکھتے ہیں، باقی سب بے وقوفوں کے لئے ہیں، ایسے خلیفاؤں کے بارے میں ہم اس سے زیادہ کچھ نہیں کہہ سکتے کہ انہیں علم وآثار کی ہوا تک نہیں لگی، لہٰذا ان کی کسی بھی بات کا کوئی بھی جزء معتبر نہیں ہے، اگر آپ ایسے بے لگام باتیں کرنے والے چودھریوں سے وابستہ رہے تو آپ کو آئندہ بھی ناکامی کے سوا کچھ ہاتھ لگنے والا نہیں ہے، اگر وہ آپ کے حق میں مخلص ہوتے تو ان کے سمجھانے کا انداز دوسرا ہوتا، وہ آپ کے عمل ہی میں کوتاہی تلاش کرتے اور آپ کا حوصلہ بڑھانے کے لئے اپنی زبان سے ایسے الفاظ خارج کرتے جن میں تائید اور تصویب کا پہلو ہوتا، علم کے سارے سرمائے کو ہی مشکوک قرار دیدینا، بجائے خود ایک جہالت ہے اور اس جہالت نے ہر لائن کے مسلمانوں کو نقصان پہنچایا ہے۔

آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ عمل کے دوران چار مہینے تک آپ نماز کے پابند رہے اور آپ نے ان چار مہینوں میں ایک پارسا کی سی زندگی گزاری، آپ کا یہ جملہ آپ کے کردار کی چغلی کھا رہا ہے، اس جملے سے بجائے خود یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ عام حالات میں نماز کے پابند نہیں ہیں اور عام حالات میں آپ محتاط قسم کی زندگی نہیں گزارتے۔

بقول آپ کے، آپ کے استاد نے یہ بھی دعویٰ کیا ہے، ہمزاد کو صرف اولیاء اللہ ہی مسخر کرسکتے ہیں، ان کے علاوہ کوئی بھی انسان خواہ وہ کتنے بھی چلّے کرلے ہمزاد کو مسخر نہیں کرسکتا۔ہم استاد صاحب کی اس بات کو بھی فضول اور لایعنی سمجھتے ہیں، آپ کے استاد دولت علم سے محروم لگتے ہیں، ورنہ وہ ایسی غلط بات اپنی زبان سے نہ نکالتے، جس میں مغز نام کی کوئی چیز موجود نہیں ہے، اللہ کے نیک بندے جنہیں اولیاء اللہ سے تعبیر کیا جاتا ہے وہ مؤکلین اور ہمزاد کے نہ محتاج ہوتے ہیں اور نہ خواہش مند اور اگر بالاتفاق وہ ایسا کوئی عمل کرنا بھی چاہیں تو انہیں کسی پرہیز کی حاجت نہیں ہوتی کیوں کہ پرہیز جسم میں لطافت پیدا کرنے کے لئے کیا جاتا ہے اور اولیاء اللہ کے جسموں میں لطافت پہلے ہی سے موجود ہوتی ہے، وہ کم خوردن، کم گفتن اور کم خفتن کے پابند ہوتے ہیں اور عام زندگی میں کم کھاتے ہیں، کم بولتے ہیں، کم سوتے ہیں، ان کی روح اور ان کا جسم لطیف ہوتا ہے اور ہر طرح کی کثافتوں سے محفوظ ہوتا ہے، لہٰذا انہیں کسی بھی عمل کے دوران باقاعدہ کسی پرہیز کی ضرورت نہیں ہوتی اور چونکہ اللہ کے نیک بندے صدق مقال اور اکل حلال کے بھی پابند ہوتے ہیں اس لئے ان کو ہر عمل میں بھرپور کامیابی مل ہی جاتی ہے۔

آپ نے لوح زحل کا ذکر بھی اپنے خط میں چھیڑا ہے اور لوح زحل کو آپ نے خود ہی تیار بھی کرلیا ہے، جب کہ آپ غالباً عامل نہیں ہیں اور آپ نے روحانی عملیات کی کوئی بھی ریاضت بطور زکوٰۃ ادا نہیں کی ہے لیکن آپ نے خود ہی اس لوح کو تیار کرلیا ہے اور اس سلسلے میں کسی معتبر عامل کے تعاون کی کوئی ضرورت محسوس نہیں ہے اور اب آپ کو یہ بھی گلہ ہے کہ اس لوح سے آپ کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا ہے۔

عزیزم آپ نے بے شمار مقویات کے بارے میں یہ سنا ہوگا کہ ان سے جسم میں زبردست طاقت پیدا ہوتی ہے، بازار میں ایسے بے شمار خمیرے اور وٹامن بکتے ہیں جن کے بارے میں بنانے والی کمپنیوں کا دعویٰ یہ ہوتا ہے کہ ان سے تندرستی بحال رہتی ہے اور اعضاء رئیسہ کو زبردست تقویت ملتی ہے، لیکن بے شمار لوگ یہ بھی کہتے نظر آتے ہیں کہ انہوں نے خمیرہ مروارید اور خمیرہ ابریشم کا استعمال کیا تھا لیکن انہیں کوئی فائدہ نہیں ہوا، ایسے لوگ سچ ہی بولتے ہوں گے لیکن ان کے سچ سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ دنیا میں جو بھی خمیرے رائج ہیں وہ بے سود ہیں، دراصل کسی ایک فرد کو یا بہت سے افراد کو فائدہ محسوس نہ ہونے کا مطلب ہرگز ہرگز یہ نہیں ہوتا کہ تمام خمیرے بیکار ہیں اور ان کے بارے میں جو تعریفیں کی جاتی ہیں وہ خواہ مخواہ کا پروپیگنڈہ ہے۔ خمیرے ہوں یا دوسری ادویات ہوں یا مؤثر ترین غذائیں ہوں یہ جب ہی کسی کو فائدہ پہنچاتی ہیں جب اللہ کی مرضی شامل حال ہوتی ہے۔

تعویذات اور لوحیں بھی بذات خود مؤثر نہیں ہوتیں ان میں بھی اثر اللہ کے حکم سے پیدا ہوتا ہے، کبھی کبھی اور کسی کسی کے لئے تو یہ تیر بہدف ثابت ہوتی ہیں اور کبھی کبھی کسی کسی کے لئے ان کا کوئی بھی اثر ظاہر نہیں ہوتا، کیوں کہ اللہ کا حکم نہیں ہوتا تو یہ بعض لوگوں کو کوئی فائدہ نہیں پہنچاتیں، آپ کو اپنا عقیدہ مستحکم رکھنا چاہئے کہ شرفات کواکب کی خصوصیت اپنی جگہ لیکن اگر اللہ کا حکم نہ ہو تو نہ دوا کام کرتی ہے نہ غذا فائدہ پہنچاتی ہے اور نہ تعویذ کوئی اثر دکھاتے ہیں۔ اور آپ کو یہ بات بھی اپنے پلے باندھ لینی چاہئے کہ ہر دوا کے ڈبہ پر دعا کا فارمولہ لکھا ہوتا ہے، لیکن دوا وہی صحیح طور پر بنتی ہے جو حکیم نے بنائی ہو، ڈبے پر لکھے ہوئے فارمولے دیکھ کر ہر کس و ناکس خمیرہ تیار نہیں کرسکتا، اسی طرح کوئی بھی لوح غیر عامل اگر تیار کرے گا تو اس کی افادیت معتبر نہیں ہوتی کیوں کہ جو روحانی عملیات کے فن سے واقف نہیں ہے وہ کسی بھی نقش کو صحیح معنوں میں تیار نہیں کرسکتا، صرف کتاب دیکھ کر نقل کرسکتا ہے اور نقل محض اکثر مؤثر نہیں ہوتی۔

ہمیں جب یہ معلوم ہی نہیں کہ آپ نے لوح زحل کو کس طرح تیار کیا تھا تو ہم آپ کی رہنمائی تفصیل جانے بغیر کیسے کرسکتے ہیں اور اب اس سے کوئی فائدہ بھی نہیں ہے، کیوں کہ شرف زحل کا وقت اب تو ۲۹ سال کے بعد ہی آئے گا، اب اپنی ضرورتیں پورا کرنے کے لئے کسی اور لوح کی طرف دھیان دیں اور شرف زحل کی لوح کو فی الحال بھول جائیے۔

خوشی کی بات ہے کہ آپ ماہنامہ طلسماتی دنیا کو پابندی کے ساتھ پڑھتے ہیں، لیکن معذرت کے ساتھ عرض ہے کہ آپ اس رسالے کا مطالعہ پوری گہرائی کے ساتھ نہیں کرتے، اگر آپ غور و فکر کے ساتھ اس رسالے کو پڑھا کرتے تو آپ اردو املے کی اتنی غلطیاں نہیں کرتے جتنی آپ نے اپنے خط میں کی ہیں۔

آپ نے اپنے خط کی ابتدائی سطروں میں کل کو قل لکھا ہے۔ ضائع کو زایہ لکھا ہے جو املے کی بھاری غلطی ہے، خط کے پہلے ہی صفحہ پر آپ نے رکھتے ہیں کو رکھتی ہیں لکھا ہے یہ بھی اردو تلفظ کی غلطی ہے۔ ایک جگہ آپ نے ذکر کو زکر لکھا ہے، ایک جگہ ذیل کو زیل لکھا ہے، ایک آپ نے تفصیلاً کو تفقیلن لکھا ہے، ایک جگہ ذہنی کو زہنی لکھا ہے، ایک جگہ پھر آپ نے تفصیلاً کو تفصیلن لکھا ہے۔ خط کے آخری حصے میں آپ نے نظر انداز کو نزر انداز لکھا ہے۔ خط کی آخری سطروں میں آپ نے سورۂ مزمل کو صورۂ مزمل اور صورۂ یاسین لکھا ہے اور خط ختم کرتے وقت آپ نے از طرف کو از طرفی لکھا ہے وغیرہ، یہ تمام غلطیاں یہ ثابت کرنے کے لئے بہت کافی ہیں کہ آپ طلسماتی دنیا کو غور و فکر کے ساتھ نہیں پڑھتے، اگر غور و فکر کے ساتھ پڑھا کرتے تو اردو زبان کی اتنی ساری غلطیاں آپ کے خط میں آپ سے سرزد نہ ہوتیں۔

مفتاح الارواح کے نقوش کے بارے میں بھی آپ نے یہ لکھا ہے کہ آپ نے ان کو پورے لوازمات کے ساتھ لکھا لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا، ان نقوش کی افادیت سے متاثر ہو کر سیکڑوں خطوط ہمارے پاس روزانہ آتے ہیں، ان میں تعریفیں بھی ہوتی ہیں اور دعائیں بھی، لیکن ان نقوش کا فائدہ نہ جانے کیوں آپ کو نہیں پہنچتا، غالباً روحانی عملیات سے فائدہ حاصل کرنا آپ کی قسمت میں نہیں ہے، یا پھر آپ سے اس طرح کی کوتاہیاں ضرور ہو جاتی ہوں گی جنہیں آپ محسوس نہیں کرپاتے۔

آپ نے فرمایا ہے کہ روحانی ڈاک کے کالم میں ہم لوگوں کو جنات تابع کرنے سے منع کرتے ہیں اور آپ نے یہ الزام بھی لگے ہاتھوں لگا دیا ہے کہ ہمیں جنات سے نفرت ہے اور ہمیں جنات سے اتنی نفرت کیوں ہے؟

عزیزم جنات نہ تابع کرنے کی تاکید اس لئے نہیں ہے کہ ہم جنات سے نفرت کرتے ہیں بلکہ یہ تاکید اس بنا پر ہے کہ جنات تابع کرنا بچوں کا کھیل نہیں ہے، جنات تابع کرنے کے لئے جن قیود و شرائط کی

ضرورت ہے اور جس طرح کے پرہیزوں کی ضرورت ہے اس دور کے انسان ان کو ملحوظ نہیں رکھ سکتے۔ جنات تابع کرنے والے عمل زیادہ تر خطروں والے ہوتے ہیں ان کو کرنے میں جان کا خطرہ بھی ہوتا ہے اور دماغ خراب ہوجانے کا اندیشہ بھی اس لئے ہم اپنے قارئین کو بار بار متنبہ کرتے ہیں کہ وہ اس طرح کے عملوں سے دور رہیں۔ منیر صاحب اس دور میں لوگ اپنی بیوی کو تابع نہیں کرسکتے جنات کو کیا تابع کریں گے، جنات کو غلام بنانا ایک دشوار ترین عمل ہے، جنات بالکل ہی لاوارث نہیں ہیں کہ کوئی بھی اُٹھے اور انہیں اپنی پھاند میں پھنسا لے۔ ہمیں جنات سے اگر نفرت ہوتی تو ہم تو خود ہی ایسے فارمولے لوگوں کے ہاتھ میں تھما دیتے کہ ان جنات کو گھیرو اور ان سے گدھوں کی طرح خدمت لو، اگر دیکھا جائے تو جنات تو ہم سے خوش ہوتے ہوں گے کہ ہم انہیں انسان کی غلامی سے محفوظ رکھنے کے لئے لوگوں کو تنبیہ کررہے ہیں اور ان کو خواہ مخواہ کی غلامی اور جی حضوری سے بچارہے ہیں۔

آپ نے کچھ باتیں علم نجوم سے متعلق حیرت کا اظہار کیا ہے کہ ان باتوں کا مطلب کیا ہے اور ان کی حقیقتوں کا کس طرح اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ عزیزم کسی بھی علم کے بارے میں انسان جب تک کتابوں کی ورق گردانی نہیں کرے گا اور جب تک اہل علم سے معلومات حاصل نہیں کرے گا تو اس کو یہ کیسے پتہ چلے گا کہ کونسی چیز کیا ہے اور کس چیز کا کیا مطلب ہے؟ مثلاً اگر میں آپ سے یہ پوچھوں کہ تبخیر کسے کہتے ہیں تو اگر آپ نے طب کی کتابیں نہیں پڑھی ہوں گی یا آپ حکیموں کی صحبت میں نہیں بیٹھے ہوں گے تو آپ میرے سوال کا جواب نہیں دے سکیں گے یا اگر میں آپ سے یہ سوال کروں کہ وٹامن سی کسے کہتے ہیں تو اگر آپ نے اس موضوع پر کوئی کتاب نہیں پڑھی ہوگی تو آپ وٹامن سی کے بارے میں کچھ بھی نہیں بتاسکیں گے تو جب آپ نے علم نجوم کا مطالعہ ہی نہیں کیا ہے تو یہ تثلیث، تسدیس، قران اور مقابلہ وغیرہ کی اصطلاحات آپ کے پلے کیسے پڑیں گی، تاہم کچھ چیزوں پر روشنی ڈالی جارہی ہے۔

شاید کہ اُتر جائے ترے دل میں میری بات۔

سب سے پہلے نوچندی جمعرات کے بارے میں وضاحت کی جارہی ہے۔ نوچندی جمعرات اُس جمعرات کو کہتے ہیں جو چاند کی ۳ تاریخ کو یا ۳ تاریخ کے بعد پڑے۔ عاملین کی اصطلاح میں اسی جمعرات کو نوچندی جمعرات کہتے ہیں اور چونکہ چاند کی تاریخوں کے حساب سے مغرب کے وقت دن بدل جاتا ہے اس لئے بدھ گزرنے کے بعد جو رات شروع ہوتی ہے وہ نوچندی جمعرات کی شب کہلاتی ہے۔

یہ بات یاد رکھیں کہ چاند کی پہلی یا دوسری تاریخ کو جو جمعرات آتی ہے وہ پہلی جمعرات کہلاتی ہے اور جو جمعرات چاند کی ۳ تاریخ یا ۳ تاریخ کے بعد آتی ہے اس کو نوچندی جمعرات کہتے ہیں۔

چاند کی ۲۸ منزلیں ہیں، چاند پہلی تاریخ سے ۲۸ تاریخ تک ۲۸ منزلوں سے گزرتا ہے۔ چاند کی پہلی منزل، منزل شرطین ہوتی ہے اور جب چاند برج حمل میں ہوتا ہے اس وقت وہ منزل شرطین میں ہوتا ہے۔ چاند کی دوسری منزل منزل بطین کہلاتی ہے، اس طرح چاند مختلف منزلوں سے گزرتا ہوا آخری منزل، منزل رشا تک پہنچتا ہے اور چاند کا ہر ماہ اس طرح ۲۸ منزلوں کا سفر طے کرنا حکم خداوندی کی وجہ سے ہے۔ یہ بات مسلم ہے کہ لیل ونہار شمس وقمر اور دیگر تمام ستاروں کی گردشیں اللہ کے حکم سے جاری ہیں اور تا قیامت جاری رہیں گی۔

آپ نے پوچھا ہے کہ زہرہ کی استقامت سے مراد کیا ہے۔ تو آسمان پر جتنے بھی ستارے گردش کرتے ہیں، کبھی وہ سیدھی چال چلتے ہیں اور کبھی الٹی۔ جب وہ سیدھی چال چلتے ہیں تو انہیں مستقیم کہا جاتا ہے اور جب وہ الٹی چال چلتے ہیں تو انہیں راجع کہا جاتا ہے۔ ہر انسان کا تعلق کسی نہ کسی ستارے سے وابستہ ہوتا ہے اور وہ ستارہ انسان کی قسمت کا ستارہ مانا جاتا ہے، انسان کی قسمت کا ستارہ اگر حالت استقامت میں ہو تو اس کے لئے ترقی کی نئی نئی راہیں کھلتی ہیں اور اس کا ستارہ حالت شرف میں ہو اور پورے عروج پر ہو تو انسان اس وقت اگر مٹی پر ہاتھ ڈالتا ہے تو وہ سونا بن جاتی ہے۔ اس کے برعکس جب انسان کی قسمت کا ستارہ حالت رجعت میں ہو تو اس کے لئے نئی نئی مصیبتیں پیدا ہوتی ہیں اور جب اس کا ستارہ زوال پذیر ہوتا ہے تو اس وقت اگر وہ سونے پر ہاتھ ڈالتا ہے تو وہ مٹی بن جاتا ہے۔ ستاروں کی گردش اور ان کا عروج وزوال اللہ کے قائم کردہ نظام کائنات کا ایک حصہ ہے اور آسمان پر تمام ستارے اللہ ہی کے حکم سے سیدھی اور الٹی چالیں چلتے ہیں اور ان کی چالیں انسانوں کی قسمتوں پر اثرانداز ہوتی ہیں۔

علم نجوم کو آج کل کے توحید پرستوں نے شجر ممنوعہ سمجھ لیا ہے جو قطعاً غلط ہے، علم نجوم کا ایک بڑا حصہ انسانوں کی رہنمائی کا کارنامہ انجام دیتا رہا ہے اور صاحب ایمان لوگوں نے ہر دور میں جائز حدود کے اندر علم نجوم

سے بھرپور استفادہ کیا ہے اور صرف عاملین ہی نہیں بلکہ اطبا بھی اس علم سے استفادہ کرتے رہے ہیں۔

اس بارے میں ہم چند باتیں بعد میں گوش گزار کریں گے۔ پہلے ہم اس بات کی وضاحت کردیں کہ اللہ نے نظام کائنات کو قائم رکھنے کے لئے آسمان پر ۱۲ بروج بنائے ہیں اور ان برجوں کا ذکر باقاعدگی کے ساتھ قرآن حکیم میں کیا گیا ہے، اللہ فرماتا ہے۔ وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّزَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِيْنَ○ وَحَفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ○

اور ہم نے آسمان پر بروج بنائے ہیں اور ان کو دیکھنے والوں کے لئے آراستہ کیا ہے اور ان کو شیطان رجیم سے محفوظ رکھا گیا ہے۔ ایک اور جگہ یہ ارشاد فرمایا گیا ہے کہ تَبٰرَكَ الَّذِيْ جَعَلَ فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِيْهَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِيْرًا○

بابرکت ہے وہ ذات جس نے آسمان میں برج پیدا کئے اور اس میں ایک چراغ (سورج) پیدا کیا اور نور والا ایک چاند بھی پیدا کیا۔

قرآن حکیم کی ایک سورت کا نام ہی سورۂ بروج ہے اور اس کی پہلی آیت یہ ہے۔ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ. آپ بخوبی اس بات سے واقف ہوں گے کہ ایک سال میں ۳۶۵ دن ہوتے ہیں اور ۱۲ مہینے ہوتے ہیں، اگر آپ ۳۶۵ کو ۱۲ سے تقسیم کریں گے تو تقسیم پوری ہوجائے گی۔ نظام قدرت میں تمام سارے ان ۱۲ بروج کا دورہ مسلسل کرتے رہتے ہیں، کسی ستارے کی چال دھیمی ہوتی ہے اور کوئی ستارہ تیز رفتاری کے ساتھ چلتا ہے۔ جو ستارہ تیز رفتاری کے ساتھ چلتا ہے وہ ان ۱۲ برجوں کا سفر جلدی تہہ کرلیتا ہے، سب سے زیادہ تیز رفتار ستارہ قمر ہے۔ قمر ۱۲ برجوں کا سفر ۲۸ دن میں تہہ کرلیتا ہے۔ یہ صرف ڈھائی دن ایک برج میں قیام کرتا ہے اور پھر دوسرے برج میں داخل ہوجاتا ہے، قمر برج سرطان کا مالک ہے اور اس کا تعلق پہلے آسمان سے ہے۔

قرآن حکیم میں جن بارہ برجوں کا ذکر کیا گیا ہے وہ یہ ہیں، حمل، ثور، سرطان، اسد، سنبلہ، میزان، عقرب، قوس، جدی، دلو، حوت۔

گردش کرنے والے ستاروں کے نام یہ ہیں۔ قمر، شمس، زہرہ، زحل، عطارد، مریخ، مشتری۔ ستارہ شمس دوسرے سیاروں کے مقابلے میں ۵ گنا بڑا ہے، اس کا تعلق چوتھے آسمان سے ہے، یہ سیارہ ۱۲ برجوں کا سفر تقریباً ۳۶۵ دن میں تہہ کرتا ہے، اس کی رفتار فی سیکنڈ ایک لاکھ اسّی ہزار میل ہے اور یہ سیارہ ایک برج میں تقریباً ایک مہینے رہتا ہے، سیارہ شمس برج اسد کا مالک ہے۔

سیارہ مریخ۔ یہ سیارہ برج حمل اور برج عقرب کا مالک ہے، اس کا تعلق پانچویں آسمان سے ہے، اس کی رفتار فی گھنٹہ تقریباً ۵۲۰ میل ہے، یہ ایک ایک برج میں تقریباً ۴۰ دن رہتا ہے۔

سیارہ عطارد۔ برج جوزا اور برج سنبلہ کا مالک ہے، اس کا تعلق دوسرے آسمان سے ہے، اس کی رفتار فی گھنٹہ ۹ لاکھ ایک ہزار میل ہے، یہ سیارہ ایک برج میں تقریباً ۱۸ دن رہتا ہے۔

سیارہ مشتری یہ سیارہ بھی دو برجوں کا مالک ہے، ایک برج قوس دوسرے برج مشتری، اس کا تعلق چھٹے آسمان سے ہے، اس کی رفتار فی گھنٹہ ۴۸۰ میل ہے، یہ سیارہ ایک برج میں ایک سال تک رہتا ہے اور ۱۲ سالوں میں ۱۲ برجوں کا سفر مکمل کرتا ہے۔

سیارہ زہرہ بھی دو برجوں کا مالک ہے۔ ایک برج ثور دوسرے برج میزان یہ سیارہ تیسرے آسمان سے تعلق رکھتا ہے، یہ ایک برج میں ۲۵ دن رہتا ہے۔

سیارہ زحل۔ یہ سیارہ بھی دو برجوں کا مالک ہے، ایک برج جدی اور دوسرے برج زحل، اس سیارے کا تعلق ساتویں آسمان سے ہے، اس کی رفتار فی سیکنڈ ۵۹۶ میل ہے۔ یہ ۲۹ سالوں میں ۱۲ برجوں کا سفر تہہ کرتا ہے اور یہ سیارہ ایک برج میں تقریباً ۳۰ مہینے تک رہتا ہے۔ ان تمام سیاروں کی چالیس دن کی رفتار ان کی گھٹت بڑھت سب طے شدہ ہے اور یہ سب کچھ نظام قدرت کا ایک حصہ ہے، ان کی مزید تفصیل سمجھنے کے لئے آپ کو کوئی بھی جنتری اور کوئی بھی روحانی تقویم پڑھنی چاہئے۔

رہی نظرات کی بحث کہ ستاروں کی ایک دوسرے سے دوری ایک دوسرے سے قربت اور ایک دوسرے کے روبرو ہونے سے کیا اثرات اس دنیا پر پڑتے ہیں وہ بھی ایک طویل بحث ہے جسے سمجھنے کے لئے علم بھی درکار ہے اور عقل بھی، مثلاً تثلیث اس نظر کو کہتے ہیں جب دو ستاروں کے درمیان ۱۲۰ درجے کا فاصلہ ہو، یہ وقت سعد اکبر کہلاتا ہے اور اس وقت اگر محبت، دوستی، تعلقات بڑھانے اور رزق و کامیابی کے عمل کئے جائیں تو کامیابی کے امکانات روشن رہتے ہیں۔

تسدیس۔ یہ نظر بھی سعد ہی ہے، لیکن تثلیث کے مقابلے میں کم درجہ کی ہے، یہ نظر دو ستاروں کے درمیان ۶۰ درجہ کے فاصلہ کے وقت ظاہر ہوتی ہے اور اس وقت بھی مثبت کام کئے جاسکتے ہیں، کیوں کہ اس

وقت بھی باذن اللہ مثبت کاموں کو تقویت حاصل ہوتی ہے اور باذن اللہ نتائج جلد برآمد ہوتے ہیں۔

مقابلہ۔اس نظر کو کہتے ہیں کہ جب دو ستاروں کے درمیان ۱۸۰ دجہ کا فاصلہ ہو اور دونوں ستارے ایک دوسرے کے روبرو کھڑے ہوں، اس وقت نفاق، جدائی، طلاق، عداوت ونفرت کے کام بخوبی انجام پاتے ہیں اور باذن اللہ ان کے نتائج جلد برآمد ہوتے ہیں۔

تربیع۔یہ نظر نحس اصغر کہلاتی ہے، اس وقت بھی تمام نحس کام انجام دیئے جاسکتے ہیں، اس وقت دو ستاروں کے درمیان ۹۰ درجے کا فاصلہ ہوتا ہے۔

قران اس نظر کو کہتے ہیں جب دو ستاروں کے درمیان کچھ بھی فاصلہ نہ رہے، اگر دونوں ستارے سعد ہوں تو وقت سعد ہوتا ہے اور اگر دونوں ستارے نحس ہوں تو وقت نحس ہوتا ہے، اگر ایک ستارہ نحس اور ایک سعد ہو تو درمیانی درجہ کی کیفیت ظاہر ہوتی ہے۔

عاملین کے نزدیک قمر، عطارد، زہرہ اور مشتری سعد مانے جاتے ہیں اور شمس، مریخ اور زحل سیاروں کو نحس سمجھا جاتا ہے۔

آپ کے سوالوں کا جواب ہمارے نزدیک ابھی تک تشنہ ہے، لیکن روحانی ڈاک کے کالم اس سے زیادہ طویل جواب کا متحمل نہیں ہے، اگر اب بھی آپ کی تشفی نہ ہوئی ہو تو آپ ہماری تصنیف کردہ تحفۃ العاملین کا مطالعہ کریں اور نظرات سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہر سال روحانی تقویم کا مطالعہ کیا کریں۔

آپ نے ۳ سوالوں سے زیادہ سوال کر کے ہمیں ایک طرح کی آزمائش میں مبتلا کیا ہے لیکن جب قلم کسی موضوع پر اٹھ جاتا ہے تو بات مکمل کئے بغیر یہ رکتا نہیں، لیکن اتنا کچھ لکھنے کے بعد بھی ہمیں اپنا یہ جواب ادھورا ہی محسوس ہورہا ہے۔آپ نے کھل کر نہیں لیکن دبے دبے لفظوں میں روحانی عملیات کی بے اثری کو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے جو آپ کی طرف سے ایک طرح کا ظلم وستم ہے۔ہم پھر یہ عرض کریں گے کہ ہمارے بزرگوں کے چھوڑے ہوئے علم وعمل کے اثاثے میں شک کی گنجائش نہیں ہے لیکن اگر کسی جگہ نتائج برآمد نہ ہورہے ہوں تو عامل کو اپنے حالات، اپنی کارکردگی اور اپنے گردوپیش کا جائزہ لینا چاہئے، بہت سے لوگ اس دنیا میں ایسے ہوتے ہیں جو ناچنا نہیں جانتے لیکن ایسے لوگ آنگن کو ٹیڑھا بتا کر آنگن کو مورد الزام ٹھہرانے کی حرکت کرتے ہیں۔

ہماری آپ سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ آپ کا شمار ان لوگوں میں نہیں ہونا چاہئے جو اپنی کوتاہیوں کا سہرا دوسروں کے سر پر باندھ کر اپنے آپ کو خواہ مخواہ سرخرور کھنے کے جرم کے مرتکب ہوتے ہوں۔

آپ طلسماتی دنیا کے پرانے قاری ہیں لیکن آپ کے خط میں اردو کی غلطیاں یہ ثابت کرتی ہیں کہ آپ اس رسالے کا مطالعہ غور وفکر کے ساتھ نہیں کرتے، ہمارے کسی بھی قاری کی اتنی ساری غلطیاں خود ہمارے لئے بھی شرمساری کا باعث ہیں۔ اللہ ہم سب کو غور وفکر کے ساتھ پڑھنے کی اور اپنی زبان احتیاط سے کھولنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

آپ نے پچھلے خط کے جواب نہ دینے کی بھی شکایت کی ہے، غالباً آپ کا وہ خط بھی اسی طرح طوالت پر مشتمل ہوگا اور اس میں بھی تین سے زیادہ سوالوں کی بھرمار ہوگی۔طویل خطوط میں پریشانی یہ ہوتی ہے کہ ان کے جوابات بھی مفصل ہی ہوتے ہیں اور طویل سوال اور ان کے طویل جواب روحانی ڈاک کے پورے کالم کو گھیر لیتے ہیں اور اس سے دوسرے لوگ اپنے سوالوں کے جوابوں سے محروم ہوجاتے ہیں۔

آپ سے بطور خاص یہ گزارش ہے کہ آپ بہت سارے سوالوں کو ایک خط میں جمع نہ کیا کریں۔امید ہے کہ آپ برا نہیں مانیں گے اور آئندہ ہماری شرطوں پر ملحوظ رکھ کر اپنے سوالات ارسال کریں گے۔

قسط نمبر: ۲۴

واقعات القرآن

حسن الہاشمی

حضرت داؤد علیہ السلام

بنی اسرائیل نے یوشع ابن نون کی رہنمائی میں فلسطین کی سرزمین پر اپنے قدم رکھے اور باقاعدہ وہاں سکونت اختیار کرلی، یوشع نے اپنی تمام عمر بنی اسرائیل کے درمیان گزاری اور وہ ان کے دینی اور معاشرتی امور کی دیکھ بھال کرتے رہے، یوشع ابن نون کی وفات کے بعد اس زمانہ کے قاضیوں نے بنی اسرائیل کے دینی اور معاشرتی امور کی نگرانی کی۔ تقریباً ۳۵۶ سال کی مدت تک بنی اسرائیل کا کوئی بادشاہ نہیں تھا، ان کے امور کی باگ ڈور قاضیوں کے ہاتھوں میں تھی، اس زمانہ میں جو پیغمبر آئے انہوں نے بھی ان ہی قاضیوں کی رہنمائی کی اور قانونی طور پر ان ہی کے ہاتھ مضبوط کئے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وفات کے بعد چوتھی صدی کے وسط میں بنی اسرائیل نے فلسطینیوں کے خلاف جنگ لڑی اور اس جنگ میں وہ تابوت عہد (تابوت اور تبرکات نبوت کا صندوق) بھی اپنے ساتھ لے گئے، تاکہ یہ روحانی دولت ان کی فتح اور سرخروئی کا ذریعہ بنے، لیکن اس جنگ میں فلسطینی غالب رہے اور بنی اسرائیل کو شکست ہوئی، اس کے بعد تابوت عہد بنی اسرائیل کے ہاتھوں سے ضائع ہوگیا اور اس کے ضائع ہونے کے بعد بنی اسرائیل نحوست اور بدبختی میں مبتلا ہوگئے اور انہوں نے اس کے بعد کئی سالوں تک کس مپرسی کی سی زندگی گزاری، اس کے بعد انہیں ہوش آیا اور انہوں نے اپنے تعلقات اپنے خدا سے استوار کرنے چاہے، چنانچہ وہ اکٹھے ہوکر اس وقت کے پیغمبر حضرت سموئیل علیہ السلام کے پاس پہنچے اور ان سے کہا کہ آپ اپنی صوابدید سے ہمارے اندر ایک بادشاہ مقرر کردیں تاکہ ہم اس کی رہنمائی میں اپنے دشمنوں سے جنگ لڑسکیں اور ہم اپنا کھویا ہوا وقار حاصل کرکے اقتدار دوبارہ حاصل کرسکیں۔ سموئیل علیہ السلام بنی اسرائیل کے مزاج اور عادات سے واقف تھے وہ جانتے تھے کہ بنی اسرائیل نہایت کمزور ارادوں کے لوگ ہیں، انہوں نے بنی اسرائیل سے کہا کہ اس بات کا ڈر ہے کہ جب خدا تمہیں جنگ لڑنے کا حکم دے گا تم ٹال مٹول سے کام لوگے اور جنگ لڑنے میں سستی دکھاؤ گے، کیوں کہ سستی، ٹال مٹول اور راہ فرار تمہاری فطرت ہے اور اگر تم نے جنگ میں سستی دکھائی تو خدا غضبناک ہوگا اور تم خدا کے عذاب کا شکار ہوکر رہ جاؤ گے۔

بنی اسرائیل نے کہا۔ ہم کیوں سستی دکھائیں گے، ہم تو خود ہی جنگ لڑنے کا ارادہ کررہے ہیں، ہم ایک طویل عرصہ سے ذلت و رسوائی کی زندگی گزار رہے ہیں اور ہم اس ذلت و رسوائی سے نجات حاصل کرنے کے لئے کچھ بھی کرسکتے ہیں، ہمیں ہمارے دشمن نے اپنے وطن سے دور کردیا، ہم اپنی اولادوں، اپنے خاندان اور اپنے گھربار سے جدا ہوگئے، اب ہم سے برداشت نہیں ہوتا اور ہمارے اندر جنگ لڑنے کی صلاحیتیں موجود ہیں۔ آپ یقین کریں کہ ہم جنگ کے دوران پوری طرح چست رہیں گے اور سستی اور راہ فرار سے کوسوں دور رہیں گے۔

حضرت سموئیل علیہ السلام نے کہا۔ سنو خدا نے طالوت کو تمہارا بادشاہ بنادیا ہے۔ اب تم اس کی سرپرستی میں اپنے دشمنوں کے خلاف جنگ لڑو۔

طالوت حضرت یعقوب کے بیٹے بنیامین کی اولاد میں سے تھے۔ طالوت بہت خوبصورت، پرکشش اور بہت طاقت ور نوجوان تھے، ان کا کوئی ثانی پوری قوم میں نہیں تھا، لیکن مالی اعتبار سے وہ بہت کمزور تھے۔

بنی اسرائیل نے ان کی مالی کمزوری کو ایک عیب سمجھا اور کہا کہ طالوت ہمارا بادشاہ کیسے بن سکتا ہے، وہ تو ایک محتاج قسم کا انسان ہے۔ ہم اس کے مقابلے میں ہر اعتبار سے مضبوط ہیں، ہم ایک نادار قسم کے انسان کو اپنا بادشاہ کیوں تسلیم کریں؟

سموئیل علیہ السلام نے کہا، لیکن خدا نے اسے بادشاہ بنادیا ہے اور طالوت کے علم و دانش میں اس نے مزید اضافہ کردیا ہے اور اس کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ جو تابوت عہد تم نے گم کردیا تھا وہ تابوت عہد وہ

اپنی عقل اور اپنی قوت سے تمہیں لاکردے گا۔

یہ سن کر بنی اسرائیل خاموش ہو گئے، اور انہوں نے طالوت کی حکمرانی کو تسلیم کرلیا۔

خدا کے حکم سے اور خدا کی بخشی ہوئی جسمانی اور روحانی قوت سے طالوت عہد تابوت کو مہیا کرنے میں کامیاب ہو گئے اور بنی اسرائیل نے ان کے سامنے اپنا سر تسلیم خم کردیا، اس کے بعد بنی اسرائیل نے طالوت کی سرپرستی میں فلسطینوں سے جنگ کا ارادہ کیا اور ان کی طرف کوچ کیا۔

اسی دوران طالوت نے بنی اسرائیل سے کہا کہ اے لوگوں، ہم ایک طاقت ور قوم سے جنگ کا منصوبہ بنارہے ہیں لیکن اس دوران خدا ہم سب کی آزمائش کرے گا، ہم جلد ہی ایک نہر کے قریب سے گزریں گے، ہم میں سے جو بھی اس نہر کا پانی پئے گا وہ ہماری جماعت سے نکل جائے گا اور جو لوگ پانی پینے سے باز رہیں گے ہم ان ہی کو ثابت قدم سمجھیں گے اور ان پر ہی بھروسہ کریں گے، یہ وہ وقت تھا جب بنی اسرائیل پیاس کی شدت کی وجہ سے بدحال ہو چکے تھے اور پانی کے چند قطروں سے اپنا حلق تر کرنے کے لئے بے قرار تھے، جب قافلہ نہر کے قریب پہنچا تو اکثر لوگوں نے طالوت کے حکم کی تعمیل نہیں کی اور پانی پی لیا، لیکن بہت کم لوگ ایسے تھے جنہوں نے طالوت کے حکم کی تعمیل اور خدا کی مرضی کو ملحوظ رکھا، انہوں نے پیاس کی شدت کو برداشت کیا، لیکن پانی پینے کی نافرمانی نہیں کی، بس یہی لوگ طالوت کی نگرانی میں محاذ تک پہنچے اور انہوں نے ہی فلسطیوں کے خلاف جنگ لڑی، جنگ سے پہلے بنی اسرائیل نے طالوت سے کہا۔ ہماری تعداد بہت کم ہے، جب کہ دشمن ہم سے کہیں زیادہ طاقت ور ہے اور اس کا لشکر تاحد نظر پھیلا ہوا ہے، ہم ان کا مقابلہ کیسے کرسکیں گے؟ دشمنوں کے لشکر کا سردار جالوت بذات خود ایک طاقتور انسان تھا اور اس کی بہادری کے چرچے بھی تھے، اس موقع پر جب کچھ لوگ ہمت ہار رہے تھے لیکن کچھ لوگ بنی اسرائیل میں ایسے بھی تھے جو ایک دوسرے کو یہ تسلی دے رہے تھے کہ دشمن کا لشکر کتنا بھی بڑا اور مضبوط ہو ہمیں مقابلہ کرنا ہے اور کتنی ہی بار ایسا بھی ہوتا ہے کہ کم لوگ زیادہ لوگوں پر غالب آجاتے ہیں۔

طالوت کی فوج میں داؤدؑ نامی ایک نوعمر نوجوان بھی تھا، لیکن اس وقت وہ جنگ لڑنے کی نیت سے نہیں آیا تھا، کیوں کہ اس کے تین بھائی بنی اسرائیل کی فوج میں شامل تھے، اس نوجوان کو اس کے باپ نے اپنے بھائیوں کی خبر گیری کے لئے بھیج دیا تھا، جنگ کے دوران ایک بار نوجوان داؤدؑ نے دیکھا کہ جالوت میدان میں آیا اور اس نے چیلنج کیا کہ کوئی ہے جو اس کا مقابلہ کرے، لیکن بنی اسرائیل کی طرف سے کسی میں یہ جرأت نہ ہوسکی کہ آگے بڑھ کر اس کے چیلنج کا جواب دے سکے، اس کے بعد جالوت نے اپنی فتح کے نعرے لگائے اور اپنی برتری کے دعوے کرنے لگا، اس وقت داؤدؑ نے بنی اسرائیل کے ایک شخص سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص جالوت کا قتل کردے تو اسے کیا ملے گا، اس شخص نے کہا کہ بادشاہ ایسے شخص کو انعام واکرام سے مالا مال کردیں گے اور ہوسکتا ہے کہ بادشاہ اپنی بیٹی کی شادی ایسے بہادر شخص کے ساتھ کردے اور اس کو اپنا گھر داماد بنالے اور یہ بھی ممکن ہے کہ بادشاہ ایسے شخص کے خاندان کو شاہی خاندان میں ملالے اور عزت اور عہدے سے سرفراز کرے۔

یہ سن کر داؤدؑ کے دل میں جالوت سے لڑنے کا اشتیاق پیدا ہوا، حالانکہ اس سے پہلے اس نے ایسا سوچا بھی نہیں تھا اور نہ ہی اس کو جنگ لڑنے کا کوئی تجربہ تھا، وہ فوراً ہی بادشاہ کی خدمت میں پہنچا اور اس نے بادشاہ سے میدان جنگ میں کودنے کی اجازت طلب کی، اس وقت بادشاہ نے اس کو جالوت اور اس کی فوج کے خطرناک منصوبوں سے آگاہ کیا۔ داؤد علیہ السلام نے جواب دیا۔ میں نے جالوت کی للکار سن لی ہے اور اس کی طاقت کا بھی اندازہ ہوگیا ہے، میں خود کو اس کا اہل سمجھتا ہوں کہ میں جالوت کو شکست دے دوں گا اور اس کا خاتمہ کرنے میں کامیاب ہو جاؤں گا۔

داؤد علیہ السلام نے بادشاہ کو بتایا کہ ایک دن ایک شیر نے میرے باپ کی بھیڑوں پر حملہ کردیا تھا تو میں نے تن تنہا اس شیر کا مقابلہ کیا اور اس کو ہلاک کرڈالا اور شیر کے ساتھ ایک ریچھ بھی تھا، کچھ دیر مقابلے کے بعد میں نے اس کو بھی ختم کردیا۔ میرے خدا نے مجھے ایسی قوت دی ہے کہ میرے مقابلے میں کوئی جم نہیں پاتا۔

یہ جرأت مندانہ باتیں سن کر طالوت نے داؤدؑ کو جنگ کا لباس پہنادیا اور میدان جنگ میں کودنے کی اجازت دیدی۔ داؤد علیہ السلام نے جنگ کا لباس پہن تو لیا لیکن اس کو اس لباس میں بے آرامی سی محسوس ہوئی، چنانچہ داؤد علیہ السلام نے وہ لباس اُتار دیا اور عام لباس پہن کر وہ میدان جنگ میں کود پڑے، اس وقت ان کے پاس ایک چھوٹا سا عصا اور پانچ پتھر تھے جو انہوں نے ایسے ہی جنگل سے اٹھالئے تھے، اس عصا اور

پتھروں کو وہ بھیڑوں کو چراتے وقت استعمال کرتے تھے، جب وہ جالوت کے سامنے پہنچے تو انہوں نے اپنی گوپھن میں ایک پتھر رکھ کر اس کی طرف پھینکا، وہ پتھر جالوت کی پیشانی پر لگا اور وہ وہیں ڈھیر ہوگیا۔ حضرت داؤدؑ نے اس کی تلوار اٹھائی اور اس کا سر دھڑ سے جدا کر دیا اور لاکر طالوت کے سامنے پیش کر دیا۔ جالوت کی فوج اپنے بادشاہ کے مرنے کے بعد ثابت قدم نہ رہ سکی اور فوج میں بھگدڑ مچ گئی، جب اس تفصیل کا علم طالوت کو ہوا، تو انہوں نے داؤد علیہ السلام کی حوصلہ افزائی کی اور ان کے کارناموں کو سراہا اور عہد کے مطابق اپنی بیٹی کا رشتہ داؤد علیہ السلام سے طے کر دیا۔

آہستہ آہستہ حضرت داؤد علیہ السلام نے طالوت کے دربار میں ایک اعلیٰ مقام حاصل کرلیا، بالآخر حضرت داؤد علیہ السلام کا نکاح طالوت کی بیٹی میکال سے ہوگیا اور طالوت نے حضرت داؤدؑ کو اپنی فوج کا سپہ سالار بنادیا، اس دوران حضرت داؤدؑ کے تعلقات طالوت کے بیٹے یوناثان کے ساتھ بہت گہرے ہوگئے اور رفتہ رفتہ حضرت داؤد علیہ السلام کا رعب اور عظمت تمام رعایا کے دل میں پیدا ہوگئی اور سبھی لوگ حضرت داؤدؑ سے محبت کرنے لگے۔ طالوت نے جب یہ دیکھا کہ ان کا بیٹا بھی ہر وقت داؤدؑ کے گن گاتا ہے اور اس کی تمام رعایا بھی داؤد علیہ السلام کی گرویدہ ہوگئی ہے تو اس کے دل میں بغض وحسد نے انگڑائی لی اور طالوت کے خیالات یکسر بدل گئے وہ حضرت داؤد علیہ السلام سے بدگمان ہوگیا اور اس نے حضرت داؤد علیہ السلام کو اپنے راستے سے ہٹانا چاہا، اس کو اس بات کا خطرہ ہوگیا کہ داؤد علیہ السلام ایک دن اس کا تخت وتاج نہ چھین لے، داؤدؑ جرأت مند اور طاقت ور تو تھے ہی آہستہ آہستہ وہ سب کی نظروں میں مقبول اور محبوب بھی ہوگئے تھے۔ طالوت کے بیٹے یوناثان کو اس بات کا اندازہ ہوگیا تھا کہ اس کا باپ حضرت داؤدؑ کا مخالف ہوگیا ہے اور ان کو راستے سے ہٹانے کے منصوبے بنارہا ہے، اس نے ہر چند اپنے باپ کو سمجھایا اور داؤد علیہ السلام کی نیک نامی کو ثابت کرنے کے لئے مختلف دلائل پیش کئے، لیکن طالوت کے سر سے مخالفت کا بھوت نہیں اترا، اس نے حضرت داؤد علیہ السلام کو کئی خطرناک جنگوں میں روانہ کر دیا تاکہ داؤدؑ وہاں ہلاک ہوجائیں، لیکن داؤد علیہ السلام نے تمام جنگوں میں فتح حاصل کرلی اور وہ سرخرو ہوکر واپس لوٹ گئے۔ طالوت نے ان کی واپسی پر براہ راست ان کے قتل کی سازش تیار کی، اتفاق سے اس سازش کی خبر حضرت داؤد علیہ السلام کو مل گئی اور وہ ایک رات اچانک اس علاقے سے نکل گئے اور ایک پہاڑ کی غار میں جاکر ٹھہر گئے، رفتہ رفتہ ان کے خاندان والے بھی ان کے پاس پہنچ گئے، اس کے علاوہ بے شمار نادار اور مصیبت زدہ لوگوں نے بھی حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس آکر پناہ لے لی۔

اس کے بعد حضرت داؤدؑ اور ان کے چاہنے والے ایک پڑوسی ملک میں پناہ گزیں ہوگئے اور پیش آنے والے حالات کا انتظار کرنے لگے۔

اُدھر طالوت کے خیالات میں کوئی تبدیلی نہیں آئی وہ حضرت داؤدؑ کے قتل کے منصوبے بناتا رہا اور جب طالوت کو یہ پتہ چلا کہ حضرت داؤدؑ ہمسایہ ملک میں فلسطینوں کے ساتھ رہ رہے ہیں تو اس نے فلسطیوں پر حملہ کر دیا، لیکن اس حملے میں اس کو کامیابی نہیں ملی، اس کے لشکر میں پھوٹ پڑگئی اور وہ اپنے بیٹوں کے ہاتھوں ہی ہلاک ہوگیا۔

اس دوران حضرت سموئیل علیہ السلام کی وفات ہوگئی اور ان کی پیش گوئی کے مطابق بنی اسرائیل کی سلطنت حضرت داؤد علیہ السلام کے ہاتھوں میں آگئی۔ حضرت داؤد علیہ السلام اللہ کے فضل وکرم سے بادشاہ بن گئے۔ بادشاہ بننے کے بعد انہوں نے کئی جنگیں لڑیں اور ان جنگوں میں انہیں زبردست کامیابی ملیں، کئی جنگوں میں زبردست فتح حاصل کرنے کے بعد وہ کئی ملکوں کے فرمانروا بن گئے اور ان کی شہرت دور دور تک پھیل گئی۔

تاریخ نے حضرت داؤد علیہ السلام کے بے شمار معجزوں کا ذکر کیا ہے۔ حضرت داؤدؑ صرف بادشاہ نہیں تھے بلکہ اللہ نے انہیں دولت نبوت سے بھی سرفراز کیا تھا اس لئے ان کے ہاتھوں کچھ ایسے معجزے بھی صادر ہوئے جو دیکھنے والوں کو حیرت میں ڈال دیتے تھے اور ان معجزوں سے حضرت داؤدؑ کی شان نبوت کا اندازہ ہوتا تھا۔

ان کا ایک معجزہ یہ تھا کہ جب وہ اللہ کا ذکر کرتے تھے تو پہاڑ بھی ان کے سامنے تسبیح وتہلیل میں مشغول ہوجاتے تھے اور ان کا ذکر سن کر پتھر اور سنگریزے بھی تسبیح پڑھنے لگتے تھے، لوگوں کو ان پتھروں اور سنگریزوں کے ذکر کی آواز بھی سنائی دیتی تھی۔

حضرت داؤد علیہ السلام کے ہاتھوں میں آکر لوہا موم کی طرح نرم ہوجاتا تھا، حضرت داؤدؑ جس طرح چاہتے لوہے کو موڑ دیا کرتے تھے اور کچھ بھی بنالیا کرتے تھے۔

اللہ نے انہیں زرہ بنانے کا فن بھی عطا کیا تھا۔ داؤد علیہ السلام چھوٹی چھوٹی کڑیوں کو جوڑ کر لوہے کا ایسا کوٹ بنالیا کرتے تھے جو آرام دہ

بھی ہوتا تھا اور جنگ کے دوران ڈھال کا بھی کام کرتا تھا۔

اللہ نے انہیں ایسی طاقت عطا کی تھی کہ وہ جس سے بھی مقابلہ کرتے انہیں فتح ہوتی اور دشمن کو منہ کی کھانی پڑتی، انہوں نے اپنی زندگی میں ایک جنگ بھی نہیں ہاری۔ اللہ نے حضرت داؤدؑ کو حکمت کی دولت سے بھی سرفراز کیا تھا، حق و باطل کی تمیز کرنے کی ان میں زبردست مہارت تھی۔

اللہ نے ان پر زبور نازل کی اور داؤدؑ کو خوش الحانی کی دولت سے سرفراز کیا۔ مؤرخین نے لکھا ہے کہ جب حضرت داؤد علیہ السلام زبور کی تلاوت کیا کرتے تھے تو جنگل کے وحشی جانور اور سمندر کی مچھلیاں کان لگا کر ان کی تلاوت سنتی تھیں اور چلتے ہوئے دریا میں ان کی تلاوت سننے کے لئے ساکت ہو جاتے تھے۔ یہ بات مشہور عام ہے کہ اللہ کے حکم سے اہل جنت کو حضرت داؤد علیہ السلام قرآن حکیم پڑھ کر سنائیں گے اور یہ اہل جنت کے لئے ایک بڑی نعمت ہوگی۔

تلافی

ایک مقرر جوش خطابت میں بول گئے کہ اس مجلس کے آدھے حاضرین گدھے ہیں، اس پر احتجاج ہوا اور کچھ لوگوں نے مقرر سے اپنے الفاظ واپس لینے پر زور دیا۔ چنانچہ مقرر صاحب نے تلافی کرتے ہوئے کہا۔

بھائیو میں معافی چاہتا ہوں اس مجلس کے آدھے حاضرین گدھے نہیں ہیں۔

راہِ طریقت

قسط نمبر:۴

تصوف وسلوک

از قلم: حضرت مولانا پیر ذوالفقار علی نقش بندی مدظلہ العالی

ضرورت مرشد

ہر دور میں اور ہر زمانہ میں انسانیت کی ہدایت کے لئے اللہ تعالیٰ نے کتاب اللہ اور رجال اللہ کو ذریعہ بنایا۔ کئی مرتبہ ایسا تو ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کو مبعوث فرمایا مگر کتاب نہیں بھیجی، ایسا کبھی نہیں ہوا کہ کتاب بھیج دی ہو، مگر نبی کو نہ بھیجا گیا ہو۔ اس سے رجال اللہ کی اہمیت واضح ہوتی ہے، مزید برآں کبھی کسی قوم پر عذاب نازل نہیں ہوا، جب تک کہ اتمام حجت کے لئے نبی کو نہ بھیجا گیا ہو۔ فرمان الٰہی ہے۔

''وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا''

(بنی اسرائیل: آیت،۱۵)

اور ہم (کبھی) سزا نہیں دیتے جب تک کسی رسول کو نہیں بھیج لیتے۔

یہ اس لئے کہ ہر انسان کو اپنی تربیت کے لئے مربی اور تزکیہ کے لئے مزکی کی ضرورت ہوتی ہے، درج ذیل میں اس کے دلائل پیش کئے جاتے ہیں۔

قرآن مجید سے دلائل

دلیل نمبرایک: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''وَاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ'' (لقمان: یت،۱۵)

تفسیر جلالین میں ہے۔''وَاتَّبِعْ سَبِيْلَ'' (طریق) من اناب (رجع) الی بالطاعة. (جلالین صفحہ نمبر: ۳۴۷)

تفسیر عثمانی میں اس آیت کا ترجمہ یوں کیا گیا ہے۔

یعنی پیغمبروں اور مخلص بندوں کی راہ پر چل۔

(تفسیر عثمانی صفحہ نمبر: ۵۴۸)

تفسیر مواہب الرحمٰن میں اس آیت کے تحت فرمایا گیا''اور تو ایسے شخص کی راہ چل جو ہمہ تن میری جانب جھکا ہے۔ یعنی وہ اولاً پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور ثانیاً آپ کے صالحین امت ہیں۔

(مواہب الرحمٰن صفحہ نمبر: ۸۳)

دلیل نمبردو: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ. (المائدہ: آیت نمبر،۳۵)

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کا قرب ڈھونڈو اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا کرو، امید ہے تم کامیاب ہو جاؤ گے۔

''وَابْتَغُوْا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ'' کی تفسیر میں علامہ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں۔''الوسیلة هی التی یتوصل بها الی تحصیل المقصود''

(تفسیر ابن کثیر عربی صفحہ نمبر: ۵۴)

وَابْتَغُوْا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ کے تحت تفسیر جلالین میں ہے۔''ما یقربکم الیه من طاعته'' (جلالین صفحہ نمبر: ۹۹)

لہٰذا محققین تفسیر کا فرمان ہے کہ الوسیلہ سے مرشد مراد ہے جو سبب بنتا ہے اللہ تعالیٰ کے قرب کا اور انسان کی اصلاح کا جب کہ ''وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ'' میں نفس کے خلاف مجاہدے (اشغال تصوف) کی طرف اشارہ ہے۔ حدیث پاک میں ہے۔ المجاهد من جاهد نفسه فی طاعة اللّٰه'' (مشکوٰۃ شریف)

مجاہدہ وہ ہے جو اپنے نفس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں جہاد کرے۔

مرشد عالم حضرت خواجہ غلام حبیبؒ اپنے بیانات میں اس آیت کے تحت فرماتے تھے۔ آسمان سے بارش کون برساتا ہے؟ اللہ، مگر بادل وسیلہ بن جاتا ہے، اولاد کون دیتا ہے؟ اللہ، مگر ماں باپ وسیلہ بن جاتے ہیں۔ دل میں انوارات کون ڈالتا ہے؟ اللہ، مگر پیر و مرشد اس کا وسیلہ بن

جاتا ہے، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ "وَابْتَغُوْا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ" اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔

دلیل نمبر۳: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوْا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِیْنَ۝

(التوبہ: آیت نمبر۱۱۹)

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو۔

علامہ ابن کثیرؒ صادقین کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔ "قال الضحاك هم ابوبكر وعمرو اصحابهما" (تفسیر ابن کثیر عربی صفحہ نمبر، ۴۰۷)

یہ بات ذہن نشین رہے کہ مشائخ طریقت کے سلاسل اربعہ واسطہ بہ واسطہ حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ سے ملتے ہیں۔ حضرت مفتی محمد شفیع فرماتے ہیں۔ "اس جگہ قرآن کریم نے علماء وصلحاء کی بجائے صادقین کا لفظ اختیار فرما کر عالم وصالح کی پہچان بتلادی کہ صالح صرف وہی شخص ہوسکتا ہے جس کا ظاہر وباطن یکساں ہو، نیت وارادے کا بھی سچا ہو۔ قول کا بھی سچا ہو، عمل کا بھی سچا ہو۔ (معارف القرآن)

صاف ظاہر ہے کہ آج کے دور میں صادقین کا مصداق مشائخ عظام ہی ہیں۔

دلیل نمبر ٤: امام رازیؒ اپنی تفسیر کبیر میں "اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ" کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"لم يكتف عليه (اهدنا الصراط المستقيم) بل قال صراط الذين انعمت عليهم وهذا يدل على ان المريد لاسبيل له الى الوصول الى مقامات الهداية المكاشفة الا اذا اقتدى بشيخ يهديه الى سواء السبيل ويجنبه عن مواقع الاغاليط والاضاليل وذلك لان النقص غالب عن الخلق وعقولهم غير وافية بادراك الحق وتميز الصواب عن الغلط فلا بد من كامل يقتدى به الناقص حتى يتقوى عقل ذلك الناقص بنور عقل الى مدارج السعادات ومعارج الكمالات" (تفسیر کبیر)

(اللہ تعالیٰ نے صرف "اهدنا الصراط المستقيم" کے الفاظ پر کفایت نہیں کی، بلکہ "صراطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ" بھی ساتھ فرمایا۔ یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ مرید کے مقامات ہدایت اور مکاشفہ تک پہنچنے کی سوائے اس کے کوئی صورت نہیں کہ وہ ایسے شیخ ورہنما کی اقتدا کرے جو اسے سیدھے راستے پر چلائے اور گمراہیوں اور غلطیوں کے مواقع سے بچائے اور یہ اس بنا پر ضروری ہے کہ اکثر مخلوق پر نقص اور کوتاہی غالب ہے اور ان کے عقول واذہان کے حق تک پہنچنے اور صواب کو غلط سے تمیز کرنے میں پورے نہیں اترتے تو پھر ایسے کامل کی اقتدا ضروری ہے جو ناقص کی رہنمائی کرے تاکہ ناقص کی عقل کامل کے نور سے قوت پکڑے، ایسا ہی کرنے سے ناقص (انسان) سعادتوں کے مدارج اور کمالات کی سیڑھیوں کو عبور کرسکتا ہے) پس مرشد ومربی کی ضرورت کے لئے یہ دلیل اتمام حجت کا درجہ رکھتی ہے۔

دلیل نمبر۵: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَاءُوْكَ. (النساء: آیت، ٦٥)

علامہ سید امیر علی ملیح آبادی اس آیت کے تحت ارقام فرماتے ہیں:

"اس آیت میں دلالت ہے کہ بندہ گنہ گار اگر کسی بندہ صالح وپرہیزگار سے دعا کرادے تو قابل قبولیت ہوتی ہے اور جو لوگ اس زمانہ میں پیروں کے مرید ہوتے ہیں وہ بھی یہی توبہ ہے۔"

(تفسیر مواہب الرحمان صفحہ نمبر:۱۰۹)

آیات بالا سے یہ ثابت ہوا کہ آج کے دور میں بھی جو بندہ گنہ گار کسی شیخ کامل متبع شریعت وسنت کو تلاش کرے گا وہ وَابْتَغُوْا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ پر عمل کرے گا۔ اگر اس شیخ کامل کے ہاتھ پر بیعت توبہ کرے گا تو اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَاءُوْكَ پر عمل کرے گا، اگر شیخ کامل کی صحبت میں بیٹھے گا تو كُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِیْنَ کا ثواب پائے گا، اگر شیخ کامل کے پند ونصائح پر عمل کرے گا تو وَاتَّبِعْ سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ پر عمل کرنے والوں میں شمار ہوگا۔ یہی راستہ صراط الذين انعمت عليهم کا مصداق ہے جس پر چلنے کی ہر چھوٹا بڑا صبح وشام دعائیں کرتا ہے۔ رہی یہ بات کہ آج کے دور میں صاحب شریعت مشائخ کم ہیں تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ انسان تلاش ہی چھوڑ دے یا ان کی ضرورت ہی کا انکار کردے۔

☆حضرت سفیان ثوریؒ کا فرمان ہے۔

"اسلكوا سبيل الحق ولا تستر حشوا من قلة اهلة"

(اہل حق کے راستے کو اختیار کرو اور اہل حق کی قلت سے مت گھبراؤ)

☆اسی بارے میں امام شاطبیؒ کا قول ہے۔

"اتبع طرق الهدى ولا يضرك قلة السالكين واياك طرق الضلالة ولا تغتر بكثرة السالكين"

ہدایت کے راستوں کی اتباع کر اور سالکین کی قلت تجھے نقصان دہ نہ ہو، گمراہی کے راستوں پر نہ چل اور سالکین کی کثرت سے دھوکہ نہ کھا۔

☆حضرت شیخ عبداللہ خفیفؒ کا فرمان ہے۔

اقتدوا نجمة من شیوخنا الانهم جمعوا بین العلم والحقائق. (ہمارے شیوخ کی جماعت کی اتباع کرو کیوں کہ یہ حضرات علم اور اسرار کے جامع ہیں)

احادیث سے دلائل: فطرت انسانی ہے کہ وہ نفوس سے جتنا اثر لیتی ہے، نقوش سے اتنا اثر نہیں لیتی، گو کہ حضرات صحابہ کرامؓ کے سامنے قرآن پاک کی آیات نازل ہوتی تھیں مگر اس کے باوجود ان پر خشیت وحضوری کی جو کیفیت نبی علیہ السلام کی خدمت میں ہوتی تھی وہ غیبت میں نہیں ہوتی تھی، چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں:

دلیل نمبر ایک: حضرت انسؓ روایت فرماتے ہیں:

"عن انسؓ قال لما کان الیوم الذی دخل فیه رسول الله صلی الله علیه وسلم المدینة اضاء منها کل شیء فلما کان الیوم الذی مات فیه اظلم منها کل شیء وما تفضنا ایدینا عن التراب وانا لفی دفنه صلی الله علیه وسلم حتی انکرنا قلوبنا"

(حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تھے، مدینہ کی ہر چیز منور ہوگئی تھی اور جس دن آپ کا وصال ہوا تو مدینہ کی ہر چیز تاریک ہوگئی تھی اور ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن کے بعد ہاتھ سے مٹی بھی نہ جھاڑنے پائے تھے کہ ہم نے اپنے قلوب میں تغیر پایا تھا)

پس صحابہ کرامؓ جیسی مقدس ہستیوں نے بھی تسلیم کیا کہ ان کی جو کیفیت نبی علیہ السلام کی صحبت میں ہوتی تھی وہ بغیر صحبت کے نہیں ہوتی تھی، جس طرح صحابہ کرامؓ مشکوٰۃ نبوت سے اکتساب فیض کیا کرتے تھے آج بھی مریدان باصفا اپنے مشائخ کی صحبت میں رہ کر ان سے اکتساب فیض کرتے ہیں۔

دلیل نمبر ۲: مسلم شریف کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت حنظلہؓ گھر سے یہ کہتے ہوئے نکلے۔ "نافق حنظلہ" (حنظلہ تو منافق ہوگیا) راستے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی، وہ یہ سن کر فرمانے لگے کہ سبحان اللہ کیا کہہ رہے ہو، ہرگز نہیں۔ حضرت حنظلہؓ نے صورت حال بیان کی کہ جب ہم لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہوتے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم دوزخ اور جنت کا ذکر فرماتے ہیں تو ہم لوگ ایسے ہوجاتے ہیں گویا وہ دونوں ہمارے سامنے ہیں۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گھر واپس آجاتے ہیں تو بیوی بچوں اور جائیداد وغیرہ کے دھندوں میں پھنس کر اس کو بھول جاتے ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا، یہ کیفیت تو ہمیں بھی پیش آتی ہے، پس دونوں حضرات نے نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوکر صورت حال بیان کی تو نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ "اس ذات کی قسم کے جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر تمہارا ہر وقت وہی حال رہے جیسا میرے سامنے ہوتا ہے تو فرشتے تم سے بستروں پر اور راستوں پر مصافحہ کرنے لگیں"، لیکن بات یہ ہے کہ حنظلہ "گاہے گاہے" (یعنی گاہے حضوری کی کیفیت عروج پر ہوتی ہے اور گاہے اس میں کمی آجاتی ہے تاکہ معاشی ومعاشرتی نظام درست رہے) فیضان صحبت کی اس سے زیادہ واضح مثال اور کیا ہوسکتی ہے۔

دلیل نمبر ۳: حدیث پاک میں وارد ہے کہ ایک صحابیؓ کو نظر لگ گئی تو نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ "العین حق" (نظر اثر کرتی ہے) (ترمذی: کتاب الآداب)

اب سوچنے کی بات یہ ہے کہ جس نظر میں عداوت ہو، حسد ہو، بغض ہو، کینہ ہو، وہ نظر اپنا اثر دکھاسکتی ہے تو جس نظر میں محبت ہو، شفقت ہو، رحمت ہو، اخلاص ہو، وہ نظر کیوں اثر نہیں دکھاسکتی۔ یہ اللہ والوں کی نظر ہی تو ہوتی ہے جو گناہوں سے لتھڑے ہوئے انسان میں احساس ندامت پیدا کرتی ہے اور رب کے دربار میں رب کا سوالی بنا کر کھڑا کردیتی ہے۔

نگاہ ولی میں وہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

دلیل نمبر ۴: حدیث پاک میں وارد ہے کہ نبی علیہ السلام نے ہجرت کے وقت عبداللہ بن ارقات کو کافر ہونے کے باوجود ظاہری سفر کا رہبر بنایا۔ اس سے ثابت ہوا کہ آج کے دور میں کوئی سالک اگر وصول الی اللہ کے راستے پر چلنے کے لئے کسی مومن کامل کو رہبر مقرر کرے گا تو اسے سفر کا رہبر مقرر کرنے والی سنت پر عمل کرنے کا ثواب ملے گا۔

مولانا رومؒ نے اسی کیفیت کے بارے میں فرمایا ہے۔

گر ہوائے ایں سفر داری دلا
دامن رہبر بگیر وپس بیا
بے رفیقے ہر کہ شد از راہ عشق
عمر بگذشت ونشد آگاہ عشق

(اے دل! اگر تو اس سفر کی خواہش رکھتا ہے تو رہبر کا دامن پکڑ اور پیچھے چل کیوں کہ بغیر ساتھی کے جو شخص راہ عشق پر چلا تمام بے کار گزری اور عشق سے آگاہی نہ ہوئی)

عقلی دلائل

نفس وشیطان انسان کے کھلا دشمن ہیں اور انسان کے اعمال کو مزین کر کے اس کے سامنے پیش کرتے ہیں، حتی کہ گمراہی کے باوجود انسان اپنے آپ کو ہدایت پر سمجھتا ہے۔ ''ویحسبون انھم مھتدون'' (الاعراف: آیت نمبر ۳۰) (اور وہ گمان کرتے ہیں کہ ہم ہدایت پر ہیں) جس طرح درخت کو اپنے پھل وزن دار معلوم نہیں ہوتے اسی طرح انسان کو اپنے عیوب وزن دار محسوس نہیں ہوتے، لہٰذا اصلاح وتربیت کے لئے کسی مربی کی ضرورت پڑتی ہے۔ چند عقلی دلائل درج ذیل ہیں۔

دلیل نمبر ایک: ایک طالب علم کمرہ امتحان میں بیٹھا پرچہ حل کر رہا ہوتا ہے تو وہ اپنے گمان میں ہر سوال کو ٹھیک ٹھیک حل کرتا ہے (اگر اسے پتہ ہو کہ میں فلاں غلطی کر رہا ہوں تو وہ کرے ہی کیوں؟) جب طالب علم کا پرچہ استاد کے ہاتھ میں آتا ہے تو وہ بعض جوابات کو ٹھیک قرار دیتا ہے اور بعض کو غلط، تب طالب علم بھی تسلیم کرتا ہے کہ اس سے غلطی ہوئی۔ اسی طرح سالک اپنے زعم میں تحدیث نعمت سمجھ کر کسی بات کا اظہار کرتا ہے مگر شیخ کامل پہچانتا ہے کہ یہ عُجب کی وجہ سے ہے۔ سالک اپنے خیال میں سخاوت کی وجہ سے مال خرچ کرتا ہے، مگر شیخ بتاتا ہے کہ یہ اسراف ہے، پیرومرشد کے بغیر گمراہی کے گڑھے میں گرنے کا خطرہ ہوتا ہے، اس لئے ضروری ہے کہ مرشد کے سایہ میں زندگی گزاری جائے۔

دلیل نمبر ۲: امور دنیا میں ہر چھوٹا بڑا کام سیکھنا پڑتا ہے، حتی کہ کرتے پر بٹن لگانے کا طریقہ بھی بغیر سیکھے نہیں آتا، تو کیا دین کو سیکھنے کی ضرورت نہیں؟ نبی علیہ السلام نے فرمایا ''انما بعثت معلما'' (میں معلم بن کر مبعوث ہوا ہوں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ کو دین سکھایا، حتی کہ صحابہ کرامؓ نے فرمایا۔ ''تعلمنا الایمان ثم تعلمنا القرآن'' (ہم نے ایمان سیکھا پھر قرآن سیکھا) آج ظلمت وگمراہی کے دور میں ہمیں بغیر سیکھے دین کیسے آئے گا، پس ثابت ہوا کہ ہمیں پیرومرشد سے دین سیکھنا پڑتا ہے۔

دلیل نمبر ۳: کوئی شخص یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ میں علم طب خود بخود سیکھ لوں گا یا انجینیئرنگ کا فن خود حاصل کر لوں گا، اسی طرح کوئی آدمی دین بھی خود بخود نہیں سیکھ سکتا۔ حدیث پاک میں آتا ہے۔ ''انما العلم بالتعلم'' (علم سیکھنے ہی سے آتا ہے)

دلیل نمبر ٤: اگر کوئی پودا کسی مالی کے ہاتھوں میں پروان چڑھے تو وہ سیدھا بھی ہوتا ہے، دیدہ زیب اور جاذب نظر بھی، جب کہ خودرو پودا ٹیڑھا بھی ہوتا ہے، شاخیں فالتو پھیلی ہوئی اور بے سلیقہ لٹکی ہوئی ہوتی ہیں، اسی طرح جو انسان کسی شیخ کامل سے تربیت پائے اس کی شخصیت حسن اخلاق کی وجہ سے دیدہ زیب ہوتی ہے، شریعت نے تربیت پانے کو اتنی اہمیت دی کہ سکھائے ہوئے کتے کے شکار کو بھی کچھ شرائط کے ساتھ حلال جانا گیا۔ پس سالک کو بھی شیخ کامل کے زیر تربیت رہ کر دین سیکھنا ضروری ہے۔

چوں تو کردی ذات مرشد را قبول
ہم خدا آمدز ذاتش ہم رسول
نفس نتواں کشت الا ذاتِ پیر
دامن آں نفس کش محکم بگیر

(تو نے پیر کی ذات کو قبول کر لیا، اس سے تجھے اللہ تعالیٰ بھی مل گیا اور رسول بھی، اس نافرمان نفس کو پیر کی ذات کے سوائے کوئی نہیں مار سکتا، تو اس نفس کو مارنے والے پیر کا دامن مضبوط پکڑ)

دلیل نمبر ۵: اہل اللہ نے حکایت مورچہ بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ایک چیونٹی بیت اللہ شریف کی زیارت کرنا چاہتی تھی، مگر راستے میں دریا، پہاڑ اور صحرا تھے، اس چیونٹی نے ایک دن بیت اللہ میں رہنے والے ایک کبوتر کو دیکھا تو اس کے پاؤں کے ساتھ چمٹ گئی، کبوتر اڑ کر خانہ کعبہ پہنچا تو چیونٹی نے بھی بیت اللہ شریف کی زیارت کر لی۔

مور مسکیں ہوسے داشت کہ در کعبہ رسد
دست برپائے کبوتر داد وناگاہ رسید

(ایک مسکین چیونٹی کے دل میں خواہش تھی کہ کعبہ پہنچے۔ اس نے

کبوتر کے پاؤں پکڑ لئے اور منزل پر پہنچ گئی)

دلیل نمبر۶: اصحاب کہف کے کتے نے چند دن صلحاء کی صحبت اختیار کی تو اس کے ساتھ جنت کا وعدہ ہوا۔

سگ اصحاب کہف روزے چند
پئے نیکاں گرفت ومردم شد

(اصحاب کہف کے کتے نے چند دن نیکوں کی پیروی اور آدمی کے حکم میں ہوگیا)

دلیل نمبر۷: ایک شخص ہوائی جہاز پر سفر کرنا چاہے تو وہ اچھی کمپنی کا ٹکٹ خریدتا ہے، پھر پائلٹ پر اعتماد کر کے جہاز میں بیٹھ جاتا ہے تو پائلٹ سواری کو منزل پر پہنچا دیتا ہے۔ سالک اسی طرح شیخ کامل پر اعتماد کرتے ہوئے باطنی سفر کے لئے اپنے آپ کو شیخ کے حوالے کرتا ہے تو شیخ اپنے مرید کو راہ سلوک پر چلاتا ہو، اللہ تعالیٰ سے واصل کر دیتا ہے۔

احوال الصالحین سے دلائل

سلف صالحین کی زندگیوں سے چند دلائل پیش کئے جاتے ہیں۔

دلیل نمبر ایک: حضرت وحشیؓ کو نبی علیہ السلام کی چند لمحے کی صحبت سے وہ مقام مل گیا کہ اگر پوری دنیا اویس قرنیؒ جیسے حضرات سے بھر جائے تو بھی ان کی گرد راہ کو نہیں پا سکتی۔ حضرت امام شافعیؒ سے کسی نے پوچھا۔ حضرت امیر معاویہؓ کے دور میں بدامنی رہی جب کہ عمر بن عبدالعزیزؒ کے دور میں امن وامان رہا تو دونوں میں سے کون افضل ہے؟ فرمایا سیدنا امیر معاویہؓ جب گھوڑے پر سوار ہو کر نبی علیہ السلام کے ہمراہ جہاد پر نکلتے تھے تو اس گھوڑے کے نتھنوں میں جو مٹی جاتی تھی، عمر بن عبدالعزیزؒ اس کے مرتبہ کو بھی نہیں پہنچ سکتے، معلوم ہوا کہ صحبت کا نعم البدل کوئی اور چیز نہیں ہو سکتی۔ کسی عارف نے کہا ہے کہ:

یک زمانہ صحبتے با اولیاء
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

(اولیاء کے ساتھ تھوڑی دیر کی صحبت، سو سال کی بے ریا اطاعت سے افضل ہے)

دلیل نمبر۲: حضرت حسن بصریؒ نے اٹھارہ بدری صحابہؓ سے علم ظاہری حاصل کیا تاہم علم باطن حضرت علی سے حاصل کیا اور انوار ولایت کا اکتساب کیا۔

دلیل نمبر۳: حضرت سفیان ثوریؒ فرمایا کرتے تھے اگر ابوہاشم الصوفی نہ ہوتے تو میں ریاکاری کی دقیق باتوں سے واقف نہ ہوتا۔

دلیل نمبر۴: امام اعظم ابوحنیفہؒ اور امام مالکؒ نے حضرت جعفر صادقؒ سے فیض پایا۔ امام اعظمؒ نے دو سال کے رابطے کے بعد فرمایا۔ "لولا السنتان لهلك النعمان" (اور وہ دو سال نہ ہوتے تو نعمان ہلاک ہو جاتا)

دلیل نمبر۵: ایک مرتبہ حضرت ابراہیم ادھمؒ حضرت امام اعظمؒ سے ملنے کے لئے تشریف لائے، امام صاحب نے فرمایا۔ "سیدنا ابراہیم آگئے" طلباء نے پوچھا وہ کیسے؟ فرمایا۔ ہم جسموں کی خدمت کرنے میں مشغول اور یہ خدا کی خدمت کرنے میں مشغول۔" پس ایسی باخدا ہستی کو ہی مرشد کہا جاتا ہے۔

دلیل نمبر۶: حضرت امام اعظمؒ نے امام ابو یوسفؒ کو وصیت فرمائی۔

"واكثر ذكر الله تعالیٰ فيما بين الناس ليتعلموا منك ذلك" (لوگوں کے درمیان ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا ذکر زیادہ کیا کرو تاکہ لوگ تم سے ذکر سیکھیں)

دلیل نمبر۷: امام شافعیؒ نے حضرت امام محمد بن حسن الشیبانیؒ سے فیض پایا۔ آپ کا مشہور قول ہے۔

"میں نے صوفیاء کی صحبت اختیار کی اور ان کی دو باتوں سے بڑا نفع پایا۔ ایک یہ کہ وقت ایک تلوار ہے اگر تم اس کو نہ کاٹو گے تو وہ تم کو کاٹ دے گا اور دوسری بات یہ کہ اگر تم اپنے نفس کو حق میں مشغول نہ کرو گے تو وہ تم کو باطل میں مشغول کر دے گا۔" (مدارج السالکین)

دلیل نمبر۸: امام احمد بن حنبلؒ اپنے وقت کے ولی کامل (حضرت بشر حافیؒ) کی خدمت میں جایا کرتے تھے، ایک دن طلباء نے پوچھا۔ حضرت! آپ اتنے بڑے عالم ہو کر ایسے شخص کے پاس جاتے ہیں جو عالم نہیں ہے۔ امام احمد بن حنبلؒ نے تاریخی جواب دیا۔ "میں عالم بکتاب اللہ ہوں۔" بشر حافیؒ عالم باللہ ہیں اور عالم باللہ کو عالم بکتاب اللہ پر فضیلت نصیب ہے۔" اللہ اکبر کبیرا۔

دلیل نمبر۹: ایک شخص نے امام احمد بن حنبلؒ سے پوچھا۔ "ما الاخلاص" (اخلاص کیا ہے؟) فرمایا "الاخلاص هو

الخلاص من آفات الاعمال ''(اعمال کے مصائب سے چھٹکارے کا نام) اس نے پوچھا ''ما لتوکل'' (توکل کیا ہے؟) فرمایا۔ ''الثقة باللّٰہ'' (اللہ پر اعتماد کرنا) اس نے پوچھا۔ ''مالرضاء'' (رضا کیا ہے؟) فرمایا۔ ''تسلیم الامور الی اللّٰہ'' (تمام امور اللہ کے سپرد کرنا) پوچھا۔ ''مالمحبة'' (محبت کیا ہے؟) امام احمد بن حنبلؒ نے یہ سن کر فرمایا کہ یہ سوال بشر حافیؒ سے پوچھو۔ جب تک وہ زندہ ہیں میں جواب نہیں دے سکتا۔

دلیل نمبر: ۱۰: امام غزالیؒ کے ظاہری اور باطنی علوم کے مربی خواجہ بوعلی فارمدیؒ تھے جو سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے عظیم المرتبت شیخ تھے۔

امام غزالیؒ اپنی سوانح حیات میں لکھتے ہیں۔

''الی اخذت الطریقة من ابی علی فارمدیؒ وانتصلت ما کان یشیر الیه من وظائف العبادات واستدامة الذکر الی ان جزت العقبات وتکاف تلك المشاق وحصلت ما کنت اطلبه'' (مکاشفة القلوب: ص، ۳۵)

(میں نے طریقہ تصوف شیخ بوعلی فارمدیؒ سے اخذ کیا ہے، عبادت اور ذکر میں ان کے دستور کو اپنایا ہے۔ اس طرح مجھے تکالیف سے نجات ملی اور مشقتوں سے چھٹکارا ملا اور جو کچھ میں نے پانا تھا وہ پالیا)

دلیل نمبر ۱۱: امام رازیؒ کی بیعت حضرت نجم الدین کبریؒ سے تھی۔

دلیل نمبر ۱۲: عارف کامل مولانا رومؒ کی بیعت شمس تبریزؒ سے تھی، آپ نے فرمایا۔

مولوی ہرگز نشد مولائے روم
تا غلام شمس تبریزی نہ شد

(مولوی روم والوں کا مولا اس وقت تک نہ بن سکا، جب تک شمس تبریزیؒ کا غلام نہ بن گیا)

دلیل نمبر ۱۳: مولانا جامیؒ جیسی شہرہ آفاق کی حامل شخصیت کی بیعت سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے شیخ حضرت خواجہ عبیداللہ احرار سمرقندیؒ سے تھی۔

دلیل نمبر ۱۴: حضرت علامہ سید محمد شریف جرجانیؒ کی بیعت سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے شیخ حضرت علاؤ الدین عطارؒ سے تھی۔

جرجانیؒ اپنی ایک کتاب میں لکھتے ہیں۔

''واللّٰہ ما عرفت الحق سبحانه وتعالیٰ مالم اصل فی خدمة العطار'' (اللہ کی قسم! میں نے حق سبحانہ وتعالیٰ کو نہ پہچانا جب تک کہ میں شیخ عطارؒ کی خدمت میں حاضر نہ ہوا)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اپنے حالات زندگی کے بارے میں ''الجزء اللطیف فی ترجمة العبد الضعیف'' میں لکھتے ہیں۔

پندرہ برس کی عمر میں والد بزرگوار سے بیعت کر کے اشغال صوفیہ خصوصاً مشائخ نقشبندیہ کے اشغال میں مصروف ہو گیا اور ان کی توجہ وتلقین سے بہرہ مند ہوتے ہوئے ان کے آداب طریقت کی تعلیم اور خرقہ صوفیہ حاصل کر کے اپنے روحانی سلسلے کو درست کر لیا۔

(حجۃ اللہ البالغہ: صفحہ ۱۰، اردو نسخہ)

دلیل نمبر ۱۵: حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ جیسی شخصیت کا باطنی تعلق سلسلہ نقشبندیہ کے شیخ حضرت خواجہ باقی باللہؒ سے تھا۔

دلیل نمبر ۱۶: حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ ناپاک زمین کے پاک ہونے کی دو صورتیں ہیں، ایک تو یہ کہ اتنی بارش برسے کہ گندگی کو بہالے جائے، دوسرے اتنا سورج چمکے کہ نجاست کو جلادے اس کا نام ونشان مٹادے، اسی طرح قلب کی زمین کے لئے وہ چیزیں ہیں، ایک ذکر الٰہی جس کی مثال بارش کی سی ہے، دوسرا شیخ کامل جس کی مثال سورج کی سی ہے۔ ذکر سے بھی دل صاف ہوتا ہے اور شیخ کامل کی توجہات سے بھی۔

دلیل نمبر ۱۷: حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ جیسے محدث ومفسر کا باطنی تعلق سلسلہ نقشبندیہ کے شیخ مرزا مظہر جان جاناںؒ سے تھا۔ اسی لئے انہوں نے اپنی تفسیر کا نام تفسیر مظہری رکھا۔

دلیل نمبر ۱۸: حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ اور حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ اگرچہ علم کے آفتاب وماہتاب تھے تاہم ان کا تعلق حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ سے تھا، جب کہ حاجی صاحبؒ فقط کافیہ تک کتابیں پڑھے ہوئے تھے۔

دلیل نمبر ۱۹: بعض حضرات نے ایک وقت میں کئی کئی مشائخ سے فیض پایا، چنانچہ حضرت خواجہ ابوسعیدؒ نے مقام رجاء حضرت رازیؒ سے مقام غیرت شاہ شجاع کرمانیؒ سے اور مقام شفقت ابوحفص حدادؒ سے پایا۔

دلیل نمبر ۲۰: حضرت ابوعلی رود باریؒ فرمایا کرتے تھے۔ ''تصوف میں میرے استاد حضرت جنید بغدادیؒ علم فقہ میں حضرت ابوالعباس ابن شریحؒ نحو میں، ثعلبؒ اور حدیث شریف میں ابراہیمؒ اور نفس کی اصلاح کے لئے بس یہی علوم ضروری ہیں۔''

مندرجہ بالا حقائق سے یہ بات واضح ہوتی ہے، کہ مشاہیر امت کو بھی کسی شیخ کامل کے زیر سایہ اور زیر تربیت رہ کر اکتساب فیض کرنے سے بلند مقامات نصیب ہوئے، آج بھی کوئی سالک اس منزل پر پہنچنا چاہے تو اسے انہیں راستوں پر چلنا پڑے گا، جن پر سلف صالحین نے چل کر وصول الی اللہ کی نعمت عظمیٰ کو حاصل کیا۔

علامات شیخ کامل

مسند ارشاد پر بیٹھنے والوں میں چند صفات کا پایا جانا لازمی ہے۔

؎ در کفے جام شریعت در کفے سندانِ عشق
ہر ہوسناکے نداند جام وسنداں باختن

(ایک ہاتھ میں جام شریعت اور دوسرے ہاتھ میں صراحی عشق، ہر خواہش پرست دونوں سے کھیلنا نہیں جانتا)

بعض علماء کرام نے لکھا ہے کہ شیخ کامل میں درج ذیل حدیث کی صفات بدرجہ اتم موجود ہونی چاہئیں۔ **''التجا فی عن دار الغرور والانابۃ الی دار الخلود والاستعداد للموت قبل نزولہ''**

(دھوکہ سے گھر سے دوری اختیار کرنا اور ہمیشہ کے گھر کی طرف متوجہ ہونا اور موت کے آنے سے پہلے اس کی تیاری کرنا)

سچی بات ہے کہ کمینی دنیا کا طلب گار شیخ طریقت بننے کا اہل نہیں ہوتا۔

؎ مانا کہ شیخ وقت ہو پیر ہدی بھی ہو
پر یہ مجھے بتاؤ کے تم باخدا بھی ہو

بعض علماء نے شیخ کامل کی درج ذیل علامات بیان کی ہیں۔

(۱) صاحب نسبت ہو (کسی بزرگ سے اجازت یافتہ ہو، سلسلہ کے کام کے لئے مامور ہو)

(۲) صاحب علم ہو (جاہل کی مثال اندھے کی سی ہے، جو اندھے کو رہبر بنائے گا، گڑھے میں گرے گا)

(۳) صاحب تصرف ہو (گویا وہ **''الذین اذا ذکر اللہ''** کا مصداق ہو) (۴) صاحب ارشاد ہو (یہ صفت لازمی نہیں مگر بہتر ہے) اگر چار یہ صفات نہ پائی جائیں تو ایسے شخص کو پیر نہ سمجھا جائے۔

ہزار نکتۂ باریک تر ز مو ایں جاست
نہ ہر کہ سر بتر اشد قلندری داند

(یہاں ہزار نکتے بال سے بھی زیادہ باریک ہیں، جو شخص بھی سر منڈالے وہ قلندری نہیں جانتا) علامہ ابن عربیؒ نے شیخ کامل کی تین صفات قلم بند فرمائی ہیں۔

(۱) دین انبیاء کا سا ہو (۲) تدبیر اطباء کی سی (۳) سیاست بادشاہوں کی سی۔ بقول شخصے:

ہے وہی تیرے زمانہ کا امام برحق
جو تجھے حاضر وموجود سے بیزار کرے
موت کے آئینے میں تجھ کو دکھا کر رخ دوست
زندگی تیرے لئے اور بھی دشوار کرے
دے کے احساس زیاں تیرا لہو گرما دے
فقر کی سان چڑھا کر تجھے تلوار کرے

شیخ کامل ظاہر میں تو عام انسانوں کی مانند ہوتا ہے، مگر باطن میں عام انسانوں سے بہت مختلف ہوتا ہے، جیسے تلخ اور میٹھے پانی کی صورت ایک مگر سیرت مختلف، فاسق ونیک نے ایک روٹی کھائی، ایک میں شہوت پیدا ہوئی، دوسرے میں عشق الٰہی، زمین نے دو کانے اُگائے، ایک بانس بنا، دوسرا گنا بنا۔ دو ہرنوں نے ایک گھاس کو کھایا اور ایک میں مینگنیاں بنیں دوسرے کستوری بنی، بھڑ اور مگس نے ایک پھول چوسا، ایک میں زہر بنا، دوسرے میں شہد بنا۔ شیخ کامل بھی ظاہر میں تو عام انسان کی طرح حقیقت میں مختلف ہوتا ہے۔

الفاظ ومعانی میں تفاوت نہیں لیکن
ملاّ کی اذاں اور مجاہد کی اذاں اور
پرواز ہے دونوں کی اسی ایک فضا میں
کرگس کا جہاں اور ہے شاہیں کا جہاں اور

اگر کسی سالک کو ان صفات کا عامل کامل شیخ مل جائے تو چاہئے کہ اس کا دامن مضبوطی سے پکڑے، اس کی صحبت کو کیمیاء احمر کی مانند سمجھے۔

اگر کوئی شعیب آئے میسر
شبانی سے کلیمی دو قدم ہے

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

ردراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے ردراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا ردراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے ردراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا ردراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے سبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا ردراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا ردراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادو ٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا ردراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے۔ یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا ردراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے۔ جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے۔ ایک منہ والا ردراکش گلے میں رکھنے سے گلّا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا۔ اس رودراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے۔ یہ اللہ کی ایک نعمت ہے اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہو۔

ملنے کا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلّہ ابوالمعالی، دیو بند

شائقین اس نمبر پر رابطہ قائم کریں۔ 07669115493-9897648829

بہ سلسلۂ علم الاعداد

آپ کا مفرد عدد کیا کہتا ہے؟

قسط:۵

اپنے مکمل نام، عرفیت اور تخلص وغیرہ جو بھی آپ اپنے نام کے ساتھ لگاتے ہوں، سب کے اعداد نکال کر پھر مفرد عدد برآمد کریں، اس کے بعد اعداد کی تفصیل دیکھیں، مثلاً کسی کا نام محمد ابرار عرف منے میاں ہے، کل اعداد ہوئے: ۶۹۷، مفرد عدد ۴، اسی طرح اپنے نام کے اعداد نکال کر اندازہ کیجئے کہ آپ کی اپنی خصوصیات کیا ہیں۔

عدد ۵ کا تعلق ستارہ مشتری سے ہے اور ستارہ مشتری کی حکومت ۲۰؍فروری سے ۲۰؍مارچ اور ۲۴؍نومبر سے ۲۳؍دسمبر کے درمیان ہوا کرتی ہے۔ ایسے افراد جن کا مفرد عدد ۵ ہوتا ہے صرف اپنی ذات پر بھروسہ کرتے ہیں، یہ لوگ جلدی سے دوسروں پر بھروسہ نہیں کرتے۔ ۵ عدد کے لوگ بہت بے تکلف ہوتے ہیں اور جلد ہی لوگوں سے تعلقات بڑھا لیتے ہیں، ان کا حلقہ احباب بہت وسیع ہوتا ہے، طبیعت کے اعتبار سے یہ فیاض ہوتے ہیں اور دولت کمانے کی انہیں دھن ہوتی ہے، یہ کسی ایک حد پر قناعت نہیں کرپاتے، دولت بہت کماتے ہیں، لیکن فضول خرچی کی وجہ سے یہ اپنی دولت کو ضائع بھی کردیتے ہیں۔ پنا، پکھراج، نیلم ان کی راشی کے پتھر مانے جاتے ہیں اور یہ پتھر ان کی زندگی میں سنہرے انقلاب کا ذریعہ بنتے ہیں، سبز اور نیلا رنگ انہیں خاص طور پر راس آتا ہے اور سفید رنگ ان کی ترقی کا باعث بنتا ہے۔

۵ عدد کے لوگ اپنی قابلیت اور اہلیت لوگوں کے سامنے لاکر فخر محسوس کرتے ہیں، یہ لوگ خواتین میں ایک طرح کی دلچسپی رکھتے ہیں اور اپنے کارنامے خواتین کے سامنے کرکے روحانی خوشی محسوس کرتے ہیں۔ ۵ عدد کے لوگوں کے خیالات منتشر اور طبیعت رنجیدہ رہتی ہے، انہیں جھوٹ اور مکاری سے سخت نفرت ہوتی ہے، انہیں عیش وعشرت اور پیار ومحبت سے بہت لگاؤ ہوتا ہے۔ ۵ عدد کے لوگوں میں ایک طرح کا ہرجائی پن بھی ہوتا ہے، یہ کسی کو چاہتے ہیں تو بہت چاہتے ہیں اور اگر یہ اس کو نظر انداز کردیں تو پھر پلٹ کر اس کی طرف نہیں دیکھتے۔ ۵ عدد کے لوگوں موقع شناس بھی ہوتے ہیں، ان کا ذہن کاروباری ہوتا ہے، یہ نفع کے کسی بھی سودے کو ضائع کرنا پسند نہیں کرتے، جس جگہ سے انہیں فائدہ ہوتا ہے، اس جگہ کی طرف دوڑ لگانا ان کا نصب العین بن جاتا ہے۔ ۵ عدد کے لوگ ہوشیار، چالاک اور معاملہ فہم ہوتے ہیں، لیکن ان میں استحکام اور ثابت قدمی نہیں ہوتی، بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی بھی مہم میں اگر ذرا سا بھی نقصان سامنے آئے تو یہ ہمت ہار جاتے ہیں اور اپنا فیصلہ بدل لیتے ہیں، لیکن اگر یہ تھوڑی سی ہمت کریں اور معمولی سے نقصان کو نظر انداز کردیں تو آگے چل کر ان کو زبردست فائدہ اسی لائن میں ہوتا ہے، ان حضرات کی کوشش زیادہ تر اپنی محنت کا صلہ پانے پر مرکوز رہتی ہے، ان کا اعتقاد بہت کمزور اور ضعیف ہوتا ہے، ان کی اس کمزوری کا ان کے بدخواہ بھرپور فائدہ اٹھالیتے ہیں، اگر انہیں کوئی مضبوط قسم کا رہنما مل جائے جو ان کے اعتقادات کی حفاظت کرسکے تو پھر یہ ادھر ادھر بھٹکنے سے محفوظ رہتے ہیں۔ ۵ عدد کے لوگوں کی بیویاں اکثر ان سے شاکی ہوتی ہیں، کیوں کہ ان کے منتشر طبیعت کی وجہ سے اختلافات پیدا ہوتے ہیں، لیکن اگر بیوی سمجھ دار ہوتو ان کی کمزوریوں کا اندازہ کرلیتی ہے اور وہ اپنی ازدواجی زندگی کے سکون کو پامال نہیں ہونے دیتی۔ ۵ عدد کے لوگوں میں ایک طرح کی جھلاہٹ ہوتی ہے، یہ ایک دم مشتعل ہوجاتے ہیں، لیکن محبت اور حسن اخلاق سے ان پر قابو پالینا آسان ہوتا ہے۔

جمعرات کا دن ان لوگوں کے لئے خاص اہمیت کا حامل ہوتا ہے، اگر یہ اپنے اہم کاموں کی شروعات جمعرات کے دن کریں تو کامیابی کے امکانات روشن رہتے ہیں۔ ۵ عدد کے لوگوں کو ۵، ۱۴، اور ۲۳ تاریخوں کو اہمیت دینی چاہئے اور اپنے خاص کاموں کی شروعات ان ہی تاریخوں میں کرنی چاہئے۔ ۵ عدد کے لوگوں میں درج ذیل خوبیاں موجود ہوتی ہیں۔ خوش کلامی، موقع شناسی، دور بینی، قوت امتیاز، کاروباری ہوشیاری وغیرہ اور ان لوگوں میں یہ خامیاں بھی ہوتی ہیں، دل برداشتگی، بے وفائی نکتہ چینی، تنزلل وغیرہ۔ ۵ عدد کے لوگوں کو بطور خاص یہ کام راس آتے ہیں۔ میڈیا سے وابستگی، نرسنگ ہوم، ہوٹل، سماجی کام، تعلیم وتدریس اور ہیرے جواہرات کا کاروبار وغیرہ۔ ۵ عدد کے لوگوں کو ''یاوہاب'' کا ورد بہت راس آتا ہے، اگر ہر فرض نماز کے بعد ''یاوہاب'' ۱۴ مرتبہ پڑھتے رہیں تو ان کو زبردست کامیابیاں ملیں گی اور کاروبار میں استحکام پیدا ہوگا۔

یا رقیب
ذاکر اپنے نفس کی حفاظت کر لیتا ہے

اسم مبارک **یا رقیب** کے لغوی معانی نگہبانی اور نگرانی کرنے والے کے ہیں، جس کا مقصد حفاظت کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ رقیب ہے کیوں کہ وہ حفاظت کی غرض سے اپنی تمام تر تخلوقات کی ہر چیز کا نگہبان اور محافظ ہے۔ وہ ہر ادنیٰ اور اعلیٰ حاضر و پوشیدہ چیز کی نگہبانی کرتا ہے۔ خالق جب اپنی تخلیق کو وجود میں لاتا ہے تو یہ ہرگز نہیں چاہتا کہ اس کی تخلیق پر آنچ آئے۔

یہی وجہ ہے کہ وہ اس کی حفاظت اور نگہبانی اس طرح کرتا ہے کہ اس کی تخلیق محفوظ ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ''اس نے انسان کو پیدا کیا اور انسان ہی اس کی سب سے بہترین تخلیق ہے۔ اس تخلیق کی تمام ضروریات کے لئے اس نے دنیا میں ہر شے پیدا کر دی۔

سورج چمکتا ہے انسان کے لئے، چاند روشن ہوتا ہے تو انسان کے لئے، ستارے چمکتے ہیں تو انسان کے لئے، ہوا چلتی ہے تو انسان کے لئے، بارش ہوتی ہے تو انسان کے لئے، زمین میں انواع واقسام کے پھل و پھول اور اجناس پیدا ہوتے ہیں تو یہ بھی انسان کے لئے ہی ہیں۔ غرض کائنات کی ہر چیز کا محور اس نے انسان کو بنادیا ہے اور انسان اسی کی ناشکری کرتا ہے۔

اگر اسے کچھ مل جاتا ہے یا وہ کوئی اچھا کام کر لیتا ہے تو وہ اپنی تعریف و توصیف کرنے لگ جاتا ہے اور جب اس کے ساتھ برا ہو جاتا ہے تو اپنی تقدیر کو کوسنے لگتا ہے۔ جبکہ قرآن عظیم الشان میں اللہ تعالیٰ نے صاف صاف کہہ دیا کہ انسان کو وہی کچھ ملتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے۔ کچھ اچھا ہونے پر انسان کو اپنی تعریف کرنے کے بجائے اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنی چاہئے۔ اس لئے کہ ہر اچھا کام اللہ کی طرف سے ہے اور ہر برا کام انسان کی طرف سے ہے لیکن انسان اس کے بالکل برعکس کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ انسان سے ایک سوال کرتا ہے کہ ''اے انسان یہ تو بتا کہ تو میری کون کون سی نعمت کو جھٹلائے گا؟''

برا وقت کسی پر بھی آسکتا ہے۔ اس برے وقت سے نکلنے کے لئے انسان کو اللہ تعالیٰ کی مدد اور توفیق درکار ہے۔ شکوہ اللہ کو پسند نہیں اس لئے کہ اس نے انسان کی آسودگی اور سہلت کے لئے بے شمار تخلیقات کی ہیں۔ انسان گن نہیں سکتا اور یہ تمام تخلیقات انسان کی آسودگی اور فائدے کے لئے ہیں۔

ایک بزرگ ننگے پاؤں تپتی ریت پر کہیں جا رہے تھے گرمی بہت زیادہ تھی پاؤں میں چھالے پڑنے لگے تو آسمان کی طرف دیکھ کر کہنے لگے ''اے بادشاہوں کے بادشاہ اے میرے پروردگار عالم کیا تو مجھے ایک جوتی نہیں دے سکتا'' اتنے میں ایک شخص کو دیکھا جس کے دونوں پاؤں ہی نہیں ہیں یہ دیکھتے ہیں انھیں غلطی کا احساس کہ کم از کم اللہ تعالیٰ نے ان کے پاؤں تو سلامت رکھے ہوئے ہیں۔ فوراً اللہ کے حضور سجدے میں جھک گئے، سوچ پر پشیمان ہوئے، اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگی اور توبہ کرنے لگے۔

جب بھی انسان پر کوئی برا وقت آئے تو اسے اپنے سے نیچے والے لوگوں کو دیکھنا چاہئے۔ حقیقت ہے کہ اس طرح کی سوچ سے اور اس طرح زوایہ نگاہ سے انسان نہ صرف اللہ کا شکر گزار بندہ بن جاتا ہے بلکہ اللہ اور اس کے درمیان فاسلہ اور کم ہو جاتا ہے۔ پیر فضل شاہ قادری قلندریؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے مانگنے والا اس دربار خالی نہیں جاتا۔ ہر کسی کے بارے میں حسن ظن رکھو تو جو مانگو گے اللہ تعالیٰ وہ سب کچھ عطا کرے گا اور اگر تمہارے خلاف کوئی شخص جادو، طلسم یا کالا جادو کر رہا ہے تو اسم پاک ''**یا رقیب**'' کی مداومت کرو کہ اس اسم میں جادو طلسم اور طاغوت کو باطل کرنے کی قوت بہت زیادہ ہے۔ کسی کو معلوم ہو کہ کوئی شخص اس کے خلاف گھر کے اندر یا باہر جادو کرتا ہے تو وہ اسم پاک رقیب کو ۴۰ دن تک اول و آخر ۷ مرتبہ درود پاک کے ساتھ بعد از نماز عشاء ۷۰ مرتبہ پڑھے۔ عمل پورا ہو جائے تو ۱۰۰ مرتبہ معہ اول و آخر ۳ مرتبہ دورد پاک کے ساتھ معمول بنالے۔ انشاء اللہ اس کا بال بھی بیکا نہ ہوگا۔

اگر ''**یا رقیب**'' روزانہ رات کو سونے سے پہلے صرف سات مرتبہ پڑھکر ۳ بار تالی بجادی جائے تو تالی بانے والے کی اور اس گھر کی اس کے گھر والوں کی اور جہاں تک تالی کی آواز جائے گی ان سب مکانوں کی حفاظت چوری سے اور دوسرے برے اثرات سے رہے گی۔ انشاء اللہ۔

قسط نمبر: ۲۵

مفتاح الارواح

حسن الہاشمی

محبت کے لئے

کسی کو اپنی محبت میں گرفتار کرنے کے لئے نوچندی جمعہ کو یہ نقش سورج نکلنے کے بعد آٹھ عدد لکھے جائیں، ایک نقش طالب اپنے بازو پر باندھ لے اور سات نقش روزانہ آٹے میں گولی بنا کر عصر اور مغرب کے درمیان دریا میں ڈال دے، انشاء اللہ محبوب بے قرار ہو جائے گا، نقش کے نیچے طالب و مطلوب کے نام حسب قاعدہ مع اسم والدہ لکھے جائیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۰۰۹	۴۰۱۳	۴۰۱۶	۴۰۰۲
۴۰۱۵	۴۰۰۳	۴۰۰۸	۴۰۱۴
۴۰۰۴	۴۰۱۸	۴۰۱۱	۴۰۰۷
۴۰۱۲	۴۰۰۶	۴۰۰۵	۴۰۱۷

الحب فلاں ابن فلاں علیٰ حب فلاں ابن فلاں

نقش سورۂ مزمل

نوچندی جمعرات کو اس نقش کو نمازِ فجر کے بعد لکھیں، اگر صحت مطلوب ہو تو کالے رنگ کے کپڑے میں پیک کر کے گلے میں ڈالیں اور اگر رزق کی فراوانی مطلوب ہو تو ہرے رنگ کے کپڑے میں پیک کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھیں، انشاء اللہ مقصد میں کامیابی ملے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۷۳۱۹	۱۷۳۲۳	۱۷۳۲۶	۱۷۳۱۲
۱۷۳۲۵	۱۷۳۱۳	۱۷۳۱۸	۱۷۳۲۴
۱۷۳۱۴	۱۷۳۲۸	۱۷۳۲۱	۱۷۳۱۷
۱۷۳۲۲	۱۷۳۱۶	۱۷۳۱۵	۱۷۳۲۷

کسی کو اپنا دیوانہ بنانے کے لئے

اس نقش کو زہرہ و مشتری کی تثلیث کے وقت لکھا جائے، اس نقش کو گلاب و زعفران سے لکھ کر طالب اپنے دائیں بازو پر باندھ لے، اس نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کر لیں، انشاء اللہ مطلوب بے قرار ہو کر ملے گا۔

نقش اگلے صفحہ پر دیکھیں۔

۷۸۶

۱۹۲۳	۱۹۲۶	۱۹۲۹	۱۹۱۶
۱۹۲۸	۱۹۱۷	۱۹۲۲	۱۹۲۷
۱۹۱۸	۱۹۳۱	۱۹۲۴	۱۹۲۱
۱۹۲۵	۱۹۲۰	۱۹۱۹	۱۹۳۰

کھانسی کا علاج

کھانسی کتنی بھی پرانی ہوان حروف کو گلاب وزعفران سے طشتری پر لکھ کر انہیں شہد سے تحلیل کر کے دن میں تین بار صبح کو نہار منہ، عصر اور مغرب کے درمیان اور رات کو سوتے وقت چاٹے، انشاء اللہ کھانسی ٹھیک ہوجائے گی۔ حروف یہ ہیں:

ص ع ص ع
ع ص ع ص

پیٹ کے درد کے لئے

اس نقش کو گلاب وزعفران سے لکھ کر پانی میں گھول کر مریض کو پلادیں، انشاء اللہ پیٹ کے درد سے نجات مل جائے گی۔

۷۸۶

۳۴	۲۹	۳۷
۳۶	۳۳	۳۱
۳۰	۳۸	۳۲

نامردی دور کرنے کے لئے

اگر کسی شخص کو نامردی کی شکایت ہوتو اس نقش کو لکھ کر مریض اپنی کمر میں باندھے، انشاء اللہ اس نقش کی برکت سے نامردی کی شکایت دور ہوجائے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ح ح	ح ح	۲۲	و
۰	۱۵	احد	۴۲
۵	۱۲	۱۱	تا
۱	ی ا	ی ا	و

مرگی کے لئے

اگر کسی کو مرگی کی شکایت ہوتو اتوار کے دن پہلی ساعت میں سفید مرغ کے خون سے یہ نقش لکھ کر گلے میں ڈالیں، انشاء اللہ مرگی سے نجات مل جائے گی۔ نقش اگلے صفحہ پر۔

۷۸۶

۹	۲	سو	۱
۴	۶	ر	ی
ح ح	ب	ب	ح
۶	۵ع	ر	سو

سورۂ یوسف کا نقش

اگر کوئی شخص پریشان حال ہو، اس کو روزگار کی تلاش ہو یا اگر کسی شخص کی بیوی اس سے محبت نہ کرتی ہو یا اگر کسی کی شادی نہ ہوتی ہو تو ایسی صورت میں سورۂ یوسف کا نقش بہت موثر ثابت ہوتا ہے، اس کو لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے گلے میں ڈالیں، انشاء اللہ مذکورہ ضرورتوں میں تیر کی طرح کام کرے گا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۵۹۸۷	۱۲۶۰۰۱	۱۲۵۹۹۸	۱۲۵۹۹۲
۱۲۵۹۹۹	۱۲۵۹۹۳	۱۲۵۹۸۸	۱۲۶۰۰۰
۱۲۵۹۹۲	۱۲۵۹۹۶	۱۲۶۰۰۳	۱۲۵۹۸۹
۱۲۶۰۰۲	۱۲۵۹۹۰	۱۲۵۹۹۱	۱۲۵۹۹۷

جادو کی وجہ سے نامردی

اگر کسی شخص کو جادوٹونے کی وجہ سے نامرد اور ناکارہ بنادیا ہو تو اس نقش کو کالی روشنائی سے لکھ کر گلے میں ڈالیں، انشاء اللہ نامردی کی شکایت دور ہو جائے گی اور پہلے سے بھی زیادہ طاقت اس میں پیدا ہو جائے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۱۴۴۷	۶۱۴۶۰	۶۱۴۵۷	۶۱۴۵۴
۶۱۴۵۸	۶۱۴۵۳	۶۱۴۴۸	۶۱۴۵۹
۶۱۴۵۲	۶۱۴۵۵	۶۱۴۶۲	۶۱۴۴۹
۶۱۴۶۱	۶۱۴۵۰	۶۱۴۵۱	۶۱۴۵۶

جنات سے نجات کے لئے

اگر کسی شخص کو جنات پریشان کرتے ہوں تو ان سے نجات حاصل کرنے کے لئے اس نقش کو لکھ کر گلے میں ڈال لیں، انشاء اللہ جنات سے نجات ملے گی۔ اگر اس نقش کے ساتھ ساتھ اصحاب کہف کے نام بھی لکھ کر گلے میں ڈال لئے جائیں تو مزید فائدہ ہوگا اور جنات کی ریشہ دوانیوں سے کلی طور پر نجات مل جائے گی۔

نقش اگلے صفحہ پر۔

۷۸۶

۱۲۶۳۷۹	۱۲۶۳۸۲	۱۲۶۳۸۵	۱۲۶۳۷۱
۱۲۶۳۸۴	۱۲۶۳۷۲	۱۲۶۳۷۸	۱۲۶۳۸۳
۱۲۶۳۷۳	۱۲۶۳۸۷	۱۲۶۳۸۰	۱۲۶۳۷۷
۱۲۶۳۸۱	۱۲۶۳۷۶	۱۲۶۳۷۴	۱۲۶۳۸۶

اصحاب کہف کے نام اس طرح لکھیں۔

الھی بحرمة یملیخا مکسلمینا کشفوطط اذروفطیونس
کشافطیونس تبیونس یوانس بوس و کلبھم قطمیر
و علی اللہ قصد السبیل و منھا جائر ولو شاء لھداکم
اجمعین برحمتك یا ارحم الراحمین.

شادی کے لئے

جس لڑکی کی شادی نہ ہوتو اس کو چاہئے کہ اتور کے دن عصر کے بعد سورۂ طٰہٰ کی تلاوت کرے اور اس نقش کو لکھ کر ریشمی سبز کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈال لے، انشاء اللہ چار ماہ کے اندر اندر رشتہ طے ہوجائے گا اور ایک سال کے اندر اندر شادی ہوجائے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹۹۸۳۰	۹۹۸۳۳	۹۹۸۳۷	۹۹۸۲۳
۹۹۸۳۶	۹۹۸۲۴	۹۹۸۲۹	۹۹۸۳۴
۹۹۸۲۵	۹۹۸۳۹	۹۹۸۳۱	۹۹۸۲۸
۹۹۸۳۲	۹۹۸۲۷	۹۹۸۲۶	۹۹۸۳۸

تمام مقاصد کے لئے

انسان کو اپنی زندگی میں کئی بار کئی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، روزی کی تنگی بھی انسان کو کشمکش میں مبتلا رکھتی ہے، اس کے علاوہ رشتہ داروں کی مخالفین اور حاسدوں کا حسد بھی کئی بار انسان کی نیندیں اڑا دیتا ہے۔ کیسے بھی حالات ہوں ان پر قابو پانے کے لئے اور مشکلوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے اور تمام مہمات میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے اس نقش کو آزمائیں۔ انشاء اللہ حیرتناک فوائد محسوس کریں گے، دو نقش لکھے جائیں، ایک نقش کو آٹے میں گولی بنا کر دریا میں ڈالیں اور ایک نقش کو اپنے گلے میں ڈال لیں اور اللہ کی قدرت کا کرشمہ دیکھیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷۱۲	۷۱۵	۷۱۸	۷۰۵
۷۱۷	۷۰۶	۷۱۱	۷۱۶
۷۰۷	۷۲۰	۷۱۳	۷۱۰
۷۱۴	۷۰۹	۷۰۸	۷۱۹

تنگ دستی کے لئے

اگر کوئی شخص تنگ دستی کا شکار ہو اور اس سے نجات حاصل کرنا چاہتا ہو تو اس نقش کو کسی بھی ساعت سعید میں لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈال لے۔ انشاء اللہ بہت جلد اس کو تنگ دستی سے نجات مل جائے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

کہیعص
اسرافیل
یس والقرآن الحکیم

۱۱۸	۱۲۱	۱۲۴	۱۱۰
۱۲۳	۱۱۱	۱۱۷	۱۲۲
۱۱۲	۱۲۶	۱۱۹	۱۱۶
۱۲۰	۱۱۵	۱۱۳	۱۲۵

قٓ والقرآن المجید
عزرائیل
حمعسق

روٹھے ہوئے دوست کو منانے کے لئے

اگر کسی کا دوست روٹھ گیا ہو تو اس کو منانے کے لئے اس نقش کو جمعہ کے دن پہلی ساعت میں لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالیں، انشاء اللہ زیادہ دن نہیں گذریں گے کہ ناراض دوست خود بخود راضی ہو جائے گا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۷۱	۶۷۷	۶۸۳	۶۸۹	۶۶۵
۶۸۴	۶۸۵	۶۶۶	۶۷۲	۶۷۸
۶۶۷	۶۷۳	۶۷۹	۶۸۰	۶۸۶
۶۷۵	۶۸۱	۶۸۷	۶۶۸	۶۷۴
۶۸۸	۶۶۹	۶۷۰	۶۷۶	۶۸۲

برائے تسخیر قلب فلاں ابن فلاں

اس نقش کی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۷	۱۳	۱۹	۲۵	۱
۲۰	۲۱	۲	۸	۱۴
۳	۹	۱۵	۱۶	۲۲
۱۱	۱۷	۲۳	۴	۱۰
۲۴	۵	۶	۱۲	۱۸

گھر کی حفاظت کے لئے

اسی چال سے اس نقش کو لکھ کر اگر فریم میں چسپاں کر کے گھر میں آویزاں کریں تو گھر ہر طرح کی آفت سے محفوظ رہے اور جادو اور جنات کے اثرات سے بھی گھر کی حفاظت رہے۔

نقش اگلے صفحہ پر دیکھیں۔

۷۸۶

۷	۱۱۱۹	۱۱۲۶	۱۱۳۲	۱
۱۱۲۷	۱۱۲۸	۲	۸	۱۱۲۰
۳	۹	۱۱۲۱	۱۱۲۳	۱۱۲۹
۱۱۱۷	۱۱۲۴	۱۱۳۰	۴	۱۰
۱۱۳۱	۵	۶	۱۱۱۸	۱۱۲۵

سحرِ مدفونہ کے لئے

اگر کسی گھر میں یہ شبہ ہو کہ یہاں کسی نے جادو کر کے کچھ دبا رکھا ہے جیسے کوئی پُتلا یا کوئی ہانڈی وغیرہ اور یہ اندازہ نہ ہو کہ مکان کے کس گوشے میں سحر کا سامان دفن ہے تو مندرجہ ذیل نقش کو سفید مرغ کے گلے میں باندھ کر اس گھر میں چھوڑ دیں۔ مرگ اس جگہ پر جا کر بیٹھ جائے گا جہاں یہ سامان دبا ہوا ہوگا۔ زمین کھود کر اس سامان کو وہاں سے نکال کر کہیں قبرستان میں یا جنگل میں دبا دیں یا بہتے ہوئے پانی میں چھوڑ دیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۰۰۹۳۴	۱۰۰۹۳۷	۱۰۰۹۴۰	۱۰۰۹۲۷
۱۰۰۹۳۹	۱۰۰۹۲۸	۱۰۰۹۳۳	۱۰۰۹۳۸
۱۰۰۹۲۹	۱۰۰۹۴۲	۱۰۰۹۳۵	۱۰۰۹۳۲
۱۰۰۹۳۶	۱۰۰۹۳۱	۱۰۰۹۳۰	۱۰۰۹۴۱

لوحِ نور

یہ نقش جس گھر میں فریم میں آویزاں ہوگا اس گھر میں رہنے والوں کے تمام کام سدھر جائیں گے، اللہ کے فضل و کرم سے اس گھر میں خیر و برکت ہوگی، اور گھر تمام آسمانی امراض، آفات سے محفوظ رہے گا۔ نقش یہ ہے۔

کھیعص ال م ال ل ہ ل اا ل ہ ل اہ کھیعص

حم عسق ال ی ال ق ی وم یارحمٰن

اسلام الف سے یے تک

قسط نمبر:۲۱

جیم تازی (ج)

مختار بدری

جمل

اونٹ۔قرآن مجید میں ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَاسْتَکْبَرُوْا عَنْھَا لَا تُفَتَّحُ لَھُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ حَتّٰی یَلِجَ الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ وَکَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُجْرِمِیْنَ○

جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان سے سرتابی کی، ان کے لئے نہ آسمان کے دروازے کھولے جائیں گے اور وہ بہشت میں داخل ہوں گے، یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں سے نہ نکل جائے اور گنہگاروں کو ہم ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں۔(۷:۴۰)

جن

قرآن مجید کی ۷۲ویں سورت کا نام، اس مکی سورت میں اٹھائیس آیتیں اور دو رکوع ہیں۔قرآن حکیم میں اچھے اور برے جنوں کا ذکر آیا ہے، یہ ایک مخلوق ہے جو انسانی نگاہوں سے پوشیدہ رہتی ہے۔ان کی تین قسمیں ہیں۔پہلی قسم وہ جو نیک ہی نیک ہیں اور فرشتے کہلاتے ہیں۔ دوسری قسم وہ جو بد ہیں اور انہیں شیطان کہا جاتا ہے۔ تیسری قسم وہ جن میں نیک بھی ہیں برے بھی! جنوں کی تخلیق بے دھوئیں کی آگ سے کی گئی۔

وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰہُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ○

اور جنوں کو اس سے پہلے بے دھوئیں کی آگ سے پیدا کیا تھا۔ (۱۵:۲۷) جنوں میں عفریت طاقت ور ہوتے ہیں اور مارد ان سے بھی زیادہ اہل قوت ہیں۔

یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ○

اے گروہ جن وانس اگر تمہیں قدرت ہو کہ آسمان اور زمین کے کناروں سے نکل جاؤ تو نکل جاؤ اور زور کے سوا نکل سکنے ہی کے نہیں۔ (۵۵:۳۳)

القزوینی نے لکھا ہے کہ جن ہوائی مخلوق ہیں، جن کے اجسام شفاف و براق ہیں اور وہ کئی شکلیں اختیار کر سکتے ہیں۔علماء کا خیال ہے کہ ان کی تخلیق آدم سے دو ہزار سال پہلے ہوئی۔ مسلم، ترمذی اور ابوداؤد میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی ایک روایت نقل کی گئی ہے کہ ایک روز آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے رات بھر غائب رہے، سب لوگ پریشان تھے کہ کہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ نہ کر دیا گیا ہو، صبح سویرے آپؐ حرا کی طرف سے تشریف لائے اور فرمایا کہ ایک جن مجھے بلانے آیا تھا اور اس کے ساتھ جا کر میں نے جنوں کی ایک جماعت کو قرآن مجید سنایا، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنے ساتھ لے گئے اور مکہ کے بالائی حصے میں پہنچ کر ایک جگہ لکیر کھینچ کر مجھے روک دیا کہ اس سے آگے نہ بڑھنا اور آپ آگے بڑھ گئے اور کھڑے ہو کر قرآن مجید پڑھنا شروع کر دیا، میں نے دیکھا کہ وہ بہت سے اشخاص تھے، جنہوں نے آپ کو گھیر رکھا تھا اور وہ میرے اور آپؐ کے درمیان حائل تھے۔(بیہقی)

ایک اور موقع پر جب عبداللہ بن مسعودؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، جب آپؐ نے مکہ معظمہ میں حجون کے مقام پر جنوں کے ایک مقدمہ کا فیصلہ سنایا تھا۔

جناب: کلمہ تعظیم، لوگ جب ایک دوسرے کو مخاطب کرتے ہیں تو جناب یا جناب عالی کہتے ہیں۔

جنابت

گندگی، حیض یا بچہ کی پیدائش، ناپاکی وغیرہ، حالتوں کو جنابت

کہتے ہیں۔ قضاءِ شہوت یا خواب میں مادہ منی خارج ہو تو اس نجاست کو بھی جنابت کہتے ہیں، اس سے آدمی کی طہارت ختم ہو جاتی ہے۔

جنازہ

جنازہ یعنی مردہ کا تابوت، حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب جنازہ تیار کر لیا جاتا ہے اور اس کو لوگ اپنے کندھوں پر اٹھاتے ہیں تو اگر وہ نیک بندہ ہو تو کہتا ہے مجھے آگے لے چلو، اگر وہ نیک نہیں ہے تو کہتا ہے کہ میری خرابی ہے، مجھے کہاں لے جا رہے ہو، اس کی آواز ہر ذی حس سنتا ہے، سوائے انسان کے اور اس آواز کو انسان سن لے تو مر جائے۔ (بخاری)

حضرت ابو سعیدؓ کا بیان ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ، لہٰذا جو شخص اس کے ساتھ ہو وہ اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک وہ رکھ نہ دیا جائے۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنازہ کے ساتھ گیا اور تین بار اس کو کندھا دیا اس نے اپنا حق ادا کر دیا۔ (ترمذی) حضرت ابو ہریرہؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''جس نے جنازہ کی نماز پڑھی اور ساتھ نہ گیا اس کو ایک قیراط ثواب ملے گا اور جو شخص ساتھ گیا اس کو دو قیراط، پوچھا گیا کہ قیراط کی مقدار کیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''چھوٹے سے چھوٹے قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے۔ (مسلم)

حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس میت پر اتنے مسلمان نماز پڑھیں کہ ان کی تعداد سو تک پہنچ جائے اور وہ سب میت کے لئے شفاعت کریں تو ضرور ان کی شفاعت قبول ہوگی۔ (مسلم) جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ ایک جنازہ کو گزرتے ہوئے دیکھ کر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے تو ہم بھی آپؐ کے ساتھ کھڑے ہو گئے، پھر ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، یہ تو یہودی عورت کا جنازہ تھا تو فرمایا ''موت اضطراب اور گھبراہٹ کی چیز ہے، جب تم جنازہ کو دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ۔ (مسلم)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس مسلمان پر تین صفیں نماز پڑھ لیتی ہیں اس کے لئے جنت ثابت ہو جاتی ہے۔'' چنانچہ امام مالکؒ تھوڑے آدمیوں کی بھی تین صفیں کر لیا کرتے تھے۔ (ابوداؤد، مشکوٰۃ)

نماز جنازہ میں چار تکبیریں ہوتی ہیں، پہلی تکبیر کے بعد اللہ کی حمد وثنا، دوسری کے بعد درود پڑھیں، پھر دعا۔

جنابہ: تقصیر، وہ سارے گناہ جو کسی آدمی کے خلاف کئے ہیں، جیسے قتل کرنا، زخم لگانا، ڈبو دینا وغیرہ۔

جنت

آدم وحوا کی پہلی رہائش گاہ، باغ، جس میں مرنے کے بعد قیامت کے حساب وکتاب کے بعد نیک لوگوں کا ٹھکانہ ہوگا، جنت کے لئے قرآن مجید میں فردوس، روضہ، دار الخلا، دار المقامہ، دار السلام، دار القرار، دار الجلال، الماویٰ، جنت النعیم، عدن وغیرہ کے الفاظ آئے ہیں اور جنت کا لفظ تقریباً ڈیڑھ سو بار آیا ہے۔ جنت میں چار قسم کی نہریں، ٹھنڈے شیریں، ہلکے پانی کی، دودھ کی، شراب کی، خالص شہد کی نہریں ہوں گی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے سو درجے ہیں، ہر دو درجوں کے درمیان زمین وآسمان کے برابر کا فاصلہ ہے، فردوس ان سب میں اعلیٰ درجہ ہے۔ یہیں سے جنت کی چاروں نہریں نکلتی ہیں، اس کے اوپر عرش الٰہی ہے، اللہ سے تم اسی کو طلب کرو۔'' آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سخی جنت سے قریب اور دوزخ سے دور ہے۔'' جنت تو ایمان، نیک عملی اور اللہ سے وفاداری کا بدلہ ہے اور قرآن وحدیث میں اس کی نعمتوں اور راحتوں کو بڑی تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ فِيهَا أَنْهَارٌ مِنْ مَاءٍ غَيْرِ آسِنٍ وَأَنْهَارٌ مِنْ لَبَنٍ لَمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ وَأَنْهَارٌ مِنْ خَمْرٍ لَذَّةٍ لِلشَّارِبِينَ وَأَنْهَارٌ مِنْ عَسَلٍ مُصَفًّى وَلَهُمْ فِيهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَمَغْفِرَةٌ مِنْ رَبِّهِمْ. جنت جس کا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا جاتا ہے اس کی صفت یہ ہے کہ اس میں پانی کی نہریں ہیں جو بو نہیں کریں گے اور دودھ کی نہریں ہیں جن کا مزہ نہیں بدلے گا اور شراب کی نہریں ہیں جو پینے والوں کے لئے سراسر لذت ہیں اور شہد مصفی کی نہریں ہیں اور ان کے لئے ہر قسم کے میوے ہیں اور ان کے پروردگار کی طرف سے مغفرت ہے۔ (۴۷:۱۵)

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ۝

کوئی جان نہیں جانتی کہ ان کے لئے کیسی آنکھوں کی ٹھنڈک

چھپا کر رکھی گئی ہے، یہ اس عمل کا بدلہ ہے جو وہ کرتے تھے۔ (۱۷:۳۲)

جوا

اسلام میں جوئے کا تمام کاروبار حرام ہے۔ جوا خواہ بازی لگا کر کھیلا جائے یا کوئی شرط لگا کر یا بخت واتفاق کی بنا پر کوئی فائدہ اٹھایا جائے، اسلام میں یہ سب ناجائز ہیں۔ آج کل جوئے کی کئی قسمیں ہیں۔ لاٹری، ریس، پانسے، داؤ بازی، معمہ بازی وغیرہ جوا ہیں اس لئے ان سے اجتناب کیا جائے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کل ما الھاک عن ذکر اللہ فھو میسر یعنی جو چیز تجھ کو اللہ کے ذکر سے غافل کردے وہ جوا ہے۔

ہر وہ چیز مثلاً بیاہ کی رسومات کی دھوم دھام بھی اس میں شامل ہے، جس میں لوگوں کو نماز کا ہوش نہیں رہتا۔

جوامع الکلام: کئی خوبیوں کا مجموعہ، قرآن مجید۔

جود وسخا

بعض اہل علم نے جود وسخا کے درمیان معنی میں کچھ فرق کیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ سخی وہ ہوتا ہے جو بخشش وعطا میں امتیاز برتے، یعنی وہ کسی غرض یا سبب کو ملحوظ رکھے، یہ جود کا ابتدائی درجہ ہے، لیکن جود کا کامل مرتبہ یہ ہے کہ وہ کسی قسم کا انبار نہ برتے اور اس کا فعل بے سبب و بے غرض ہو۔

(کشف المحجوب)

جودی

کوہ ارادات جہاں طوفان کے بعد حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی آکر ٹھہری۔ بیضاوی میں لکھا ہے کہ یہ پہاڑ موصل میں یا شام میں یا آمل میں ہے۔ مولانا آزادؒ کا خیال تھا کہ ارارات اور جارجیا کے سلسلے ہائے کوہ کو جس سلسلہ کوہ نے ملا دیا ہے جودی ہے اور یہ تاریخی واقعہ ہے کہ آٹھویں صدی مسیح تک وہاں ایک معبد تھا اور یہ معبد ''کشتی کا معبد'' کے نام سے مشہور تھا۔

وَقُضِيَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ.

اور وہ (کشتی نوح) جودی نامی پہاڑ پر جاٹھہری۔ (۴۴:۱۱)

جوع

بھوک۔ قرآن شریف میں آیا ہے۔

فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ○ الَّذِىْ اَطْعَمَهُمْ مِنْ جُوْعٍ وَّاٰمَنَهُمْ مِنْ خَوْفٍ○

پس چاہئے کہ عبادت کریں وہ لوگ اس گھر والے رب کی جس نے ان کو بھوک کی حالت میں کھلایا اور خوف کی حالت میں امن عطا کیا۔ (۴۱۳:۱۰۶)

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَىْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِيْنَ○

اور ہم کسی قدر خوف اور بھوک اور مال اور جانور اور میووں کے نقصان سے تمہاری آزمائش کریں گے تو صبر کرنے والوں کو (خدا کی خوشنودی کی) بشارت سنادو۔ (۱۵۵:۲)

جہاد

جہاد کے معنی ہیں راہ خدا میں جنگ، جنگ تو اقوام، ممالک یا جماعتیں اپنے اغراض کے لئے لڑتے ہیں، مگر اسلام کسی ایک قوم کے مفاد کے لئے نہیں لڑتا۔ اس کا مقصد پوری انسانیت کی فلاح ہے۔ اس فلاح کے لئے اس کے پاس ایک خاص نظریہ اور ایک عملی مسلک ہے، جہاں بھی اس نظریہ اور مسلک کے خلاف کوئی حکومت ہو وہ اس کے خلاف صف آراء ہوجاتا ہے، اس کا نام جہاد ہے۔ فرسودہ ظالمانہ نظام کو بزور تلوار بدلنا جہاد ہے۔ زبان اور قلم سے ذہنی انقلاب لانا جہاد ہے۔ اس راہ میں مال خرچ کرنا اور دوڑ دھوپ کرنا جہاد ہے، جہاد کے ساتھ فی سبیل اللہ کی قید بھی ہے، یہ صرف خدا کی خوشنودی کے لئے ایک عادلانہ نظام کے قیام کے لئے لڑی جانے والی جنگ ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی شخص نے جہاد کیا اور اس کے دل میں اونٹ باندھنے کی ایک رسی حاصل کرنے کی نیت بھی ہوئی تو اس کا اجر ضائع ہوگیا۔ یہ جنگ بے دین، مشرک اور ملحد ملک کے خلاف لڑی جاتی ہے اور فتح کے بعد اس کے سامنے تین شرطیں رکھی جاتی ہیں۔

(۱) وہ اسلام قبول کرلیں اس صورت میں وہ اسلامی ملک ہوجاتا ہے (۲) یا جزیہ ادا کریں، تب وہ ملک ذمی ہوجاتا ہے اور حفاظت کا

استحقاق پاتا ہے() ۳

پھر جزیہ سے انکار کی صورت میں ان کافروں کی گردنیں اڑادی جاتی ہیں۔

وَقَاتِلُوْا فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَکُمْ وَلَا تَعْتَدُو.

راہِ خدا میں ان سے جنگ کرو جو تم سے جنگ کرتے ہیں اور زیادتی نہ کرو۔ (۱۸۹:۲)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے لوگو، دشمن سے مقابلہ کی آرزو نہ کرو جیسے من چلے جوان کیا کرتے ہیں، اللہ سے امن اور عافیت کی دعا کرتے رہو، پھر جب مقابلہ ہو ہی جائے تو جم کر مقابلہ کرو اور یقین رکھو جنت تلواروں کے سائے میں ہے۔ (بخاری)

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ وَلَمَّا یَعْلَمِ اللّٰہُ الَّذِیْنَ جَاھَدُوْا مِنْکُمْ وَیَعْلَمَ الصَّابِرِیْنَ۝

کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ (بے آزمائش) بہشت میں جاداخل ہوں گے، حالانکہ خدا نے تم میں سے جہاد کرنے والوں کو تو اچھی طرح معلوم کیا ہی نہیں اور (یہ بھی مقصود ہے) کہ وہ ثابت قدم رہنے والوں کو معلوم کرے۔ (۱۴۲:۳)

بخاری میں حضرت ابن سعیدؓ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اعرابی کے اس سوال پر کہ سب سے افضل کون ہے، فرمایا مومن، جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے، اپنی جان اور مال سے۔

وَجَاھِدُوْا فِی اللّٰہِ حَقَّ جِھَادِہٖ.

اللہ کی راہ میں جہاد کرو جس طرح جہاد کرنے کا حق ہے۔

(۸۷:۲۲)

حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ظالم بادشاہ کے سامنے عدل کی بات بہترین جہاد ہے۔

(ابوداؤد، ترمذی)

صوفیوں کے نزدیک جہاد اکبر جو انسان اپنے نفس کے خلاف خود لڑتا ہے دنیا میں حق کے خلاف بغاوت انگیز باطل قوتوں کے خلاف دل دماغ، جسم اور مال کی ساری قوتوں کے ساتھ سعی کرنے کا نام جہاد ہے۔

جہالت

نادانی، جہل بسیط وہ جو معمولی نادان ہو اور جہل مرکب وہ جو واقعی گناہ کبیرہ کی حدوں میں آتا ہے، کسی بات کو نہ جانتے ہوئے جاننے کا دعویٰ کرے اسے جہل مرکب کہتے ہیں۔

سعدیؒ نے کہا ہے:

آں کس کہ نداند وبداند
در جہل مرکب ابدالدہر بماند

وہ شخص جو نہیں جانتا اور سمجھتا ہے کہ میں جانتا ہوں، ایسا شخص اپنی پوری زندگی جہل مرکب میں گزار دیتا ہے۔

جہنم

دوزخ، کفر و شرک اور اللہ سے نافرمانی کی سزا میں منکرانِ خدا جہنم میں جھونکے جائیں گے۔ دوزخ کی سختی کا اندازہ اس ایک حدیث سے کیا جاسکتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دوزخ میں سب سے کم عذاب جس شخص کو ہوگا وہ یہ ہے کہ اس کے پاؤں کی جوتیاں آگ کی ہوں گی، جس کے اثر سے اس کا دماغ اس طرح کھولے گا جس طرح چولہے پر رکھی ہانڈی پکا کرتی ہے۔ (بخاری)

فَمَنْ شَآءَ فَلْیُؤْمِنْ وَمَنْ شَآءَ فَلْیَکْفُرْ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِیْنَ نَارًا اَحَاطَ بِھِمْ سُرَادِقُھَا وَاِنْ یَّسْتَغِیْثُوْا یُغَاثُوْا بِمَآءٍ کَالْمُھْلِ یَشْوِی الْوُجُوْہَ ط

اور ہم نے ظالموں کے لئے دوزخ کی آگ تیار کررکھی ہے جس کی قناتیں ان کو گھیر رہی ہوں گی اور اگر فریاد کریں گے تو ایسے کھولتے ہوئے پانی سے ان کی فریادرسی کی جائے گی (جو) پگھلے ہوئے تانبے کی طرح (گرم ہوگا اور) ان کے منہ کو بھون ڈالے گا۔ (۲۹:۱۸)

وَسِیْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اِلٰی جَھَنَّمَ زُمَرًا.

جن لوگوں نے کفر کیا وہ جہنم کی طرف کشاں کشاں لائے جائیں گے۔

(۷۱:۳۹)

فَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَھُمْ ثِیَابٌ مِّنْ نَّارٍ یُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِھِمُ الْحَمِیْمُ ۝ یُصْھَرُ بِہٖ مَا فِیْ بُطُوْنِھِمْ وَالْجُلُوْدُ ۝ وَلَھُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِیْدٍ ۝ کُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنْھَا مِنْ غَمٍّ اُعِیْدُوْا فِیْھَا وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِیْقِ۝

جو کافر ہیں ان کے لئے آگ کے کپڑے قطع کئے جائیں گے اور

ان کے سروں پر جلتا ہوا پانی ڈالا جائے گا اس سے ان کے پیٹ کے اندر کی چیزیں اور کھالیں گل جائیں گی اور (ان کے مارنے) کے لئے لوہے کے ہتھوڑے ہوں گے وہ جب چاہیں گے کہ اس رنج سے دوزخ سے نکل جائیں تو پھر اسی میں لوٹا دیئے جائیں گے اور (کہا جائے گا) کہ جلنے کے عذاب کا مزہ چکھتے رہو۔ (۲۲:۱۹:۲۲)

حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (دوزخیوں کی) پیپ کا ایک ڈول دنیا میں بہادیا جائے تو دنیا والے سڑ جائیں۔ (ترمذی)

جہیز

بیوی شادی کے وقت اپنے گھر سے جو سامان لاتی ہے اسے جہیز کہتے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہؓ سے ان کی شادی کی تو آپؐ نے اپنی صاحبزادی کے جہیز میں یہ سامان بھیجا۔

(۱) سفید مخملی چادر (۲) چمڑے کا تکیہ جس میں کھجور کے درخت کی چھال بھری ہوئی تھی (۳) چکی (۴) مشکیزہ (۵) مٹی کے دو گھڑے۔ (مسند احمد) یعنی یہ اس بات کی نشان دہی ہے کہ جہیز میں وہی سامان دیا جائے جو آسانی سے مہیا ہو اور وہ لڑکی والوں پر کوئی بوجھ نہ ہو اور جہیز میں سادگی کو ہر طرح ملحوظ رکھا جائے۔

حمد وثناء اللہ جل شانہ کے لئے خاص ہے جو رب العالمین ہے اور بے شمار دورد وسلام ہو باری برحق ساقی حوض کوثر، حضور پرنور، شافع یوم النشور، سرور کائنات، فکر موجودات، سرکار دوعالم، سید المرسلین ختم النبین، شفیع المذنبین، رحمۃ للعلمین، صاحب لولاک، جناب رسالت ماب، حبیب کبریا، رسول خدا، احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ اور آپ کی آل، اطہار اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر۔

میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے۔

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

فرمانِ حق۔ بیشک ہم نے ہی قرآن کو نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

لفظ قرآن ''قرأ'' سے مشتق یعنی نکلا ہے۔ قران کا مطلب ہے ''پڑھنا'' چونکہ اللہ جل شانہ کے اس پاک کلام کو بہت زیادہ پڑھا جاتا ہے اس لئے اسے ''قرآن'' کہتے ہیں۔ قرآن مجید وہ واحد کتاب ہے جو ساری دنیا میں ہر روز سب کتابوں سے زیادہ پڑھی جاتی ہے اور اس بات کا اقرار غیر مسلموں نے بھی کیا ہے۔ کوئی انسان اپنی تصنیف کردہ تحریری دوبارہ بغیر دیکھے حرف بحرف نہیں سنا سکتا مگر یہ میرے رب کے کلام کا کمال ہے کہ اسے چھ سات سال کا حافظ القرآن بچہ ''الحمد'' سے ''والناس'' تک حرف بحرف تو کیا بغیر زیر وزبر کے فرق کے زبانی سنا سکتا ہے یہ قرآن مجید کی حقانیت کی زبردست دلیل ہے۔

قرآن مجید فرقان حمید کے تمام فضائل کو بیان کرنا انسان ناتواں کے بس کی بات نہیں۔ احادیث مبارکہ کی روشنی میں چند ایک فضائل درج ذیل ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا کا ارشاد گرامی ہے کہ جس شخص نے قرآن مجید بلا اعراب (تجدید کی محسنہ صفات کے بغیر) پڑھا تو اس کو ایک فرشتہ کے سپرد کر دیا جاتا ہے جو قرآن کو اس طرح لکھتا ہے جیسے نازل کیا گیا (اور) ہر حرف کے بدلہ دس نیکیاں لکھتا ہے پس اگر قرآن کے کچھ حصہ کو اعراب کے ساتھ پڑھا جائے (یعنی کچھ حسنہ والا زمہ کے ساتھ) تو اس کو دو فرشتوں کے سپرد کر دیا جاتا ہے جو اس کے لئے ہر حرف کے بدلے میں بیس نیکیاں لکھتے ہیں پس اگر کوئی شخص قرآن مجید کو مکمل اعراب کے ساتھ (یعنی تجوید سے) پڑھتا ہے تو اس کے لئے چار فرشتے مقرر کردئے جاتے ہیں جو اس کے لئے ہر حرف کے بدلے میں ستر نیکیاں لکھتے ہیں۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ قرآن کی تلاوت سننے والے سے آخرت کا عذاب ہٹا دیا جاتا ہے کتاب اللہ کی ایک آیت کی تلاوت عرش کے نیچے کی تمام اشیاء سے افضل ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے اس کا تکلم فرمایا، جس نے اس میں بے دینی پیدا کی یا اپنی رائے داخل کی تو اس نے کفر کیا اور اگر اللہ عزوجل لوگوں کی زبان پر اسے آسان نہ کرتے تو کس کے بس میں نہ تھا کہ کلام اللہ کو پڑھ سکتا اور اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔

ترجمہ: اور ہم نے قرآن کو یاد کرنے والا اور پڑھنے کے لئے آسان کر دیا پس ہے کوئی یاد کرنے والا اور پڑھنے والا۔ فرمان رسول حق ہے جو آنکھ قرآن پڑھتے ہوئے (قرآن کی تاثیر اور خوف خدا کی وجہ سے) آنسو بہادے تو اسے قیامت کے روز ٹھنڈا کر دیا جائے گا۔ (یعنی اسے اکرم وانعام سے نواز کر جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔)

سرور کونین ﷺ کا ارشاد پاک ہے کہ جس گھر میں قرآن مجید کی تلاوت کی جاتی ہے اس میں فرشتے آتے اور شیطان دور ہو جاتے ہیں اور جس گھر میں قرآن کی تلاوت نہ ہو اس میں شیطان آجاتے ہیں فرشتے نکل جاتے ہیں اور وہ اپنے رہنے والوں پر تنگ ہو جاتا ہے۔ خیر

کم اور شر بہت بڑھ جاتا ہے۔ خاتم الانبیاء ﷺ کا فرمان مبارک ہے کہ بیشک مومن کے گھر عرش تک روشن ہیں ان گھروں کو ساتوں آسمانوں کے مقرب فرشتے پہچانتے (اور یہ) کہتے ہیں کہ یہ نور مومنین کے گھروں کا ہے جن میں قرآن حکیم کی تلاوت کی جاتی ہے۔ رحمتہ للعالمین ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ وہ گھر جس میں قرآن پڑھا جاتا ہے آسمان والوں کو ایسا دکھائی دیتا ہے جیسے کہ زمین والوں کو ستارے دکھائی دیتے ہیں۔

فرمان نبوی ﷺ ہے کہ اے معاذ! اگر تمہارا سعادت مندوں کی طرح زندگی اور شہداء کی سی موت اور یوم حشر میں نجات اور روز قیامت کے سے امن اور اندھیروں کے دن نور اور گرمی کے دن سایہ اور پیاس کے دن سیرابی اور (اعمال میں) ہلکا پن کی جگہ وزن داری اور گمراہی کے دن ہدایت کا ارادہ ہے تو قرآن پاک پڑھتے رہئے، یہ رحمٰن کا ذکر ہے اور شیطان سے حفاظت کا ذریعہ ہے اور حساب کتاب کے ترازو میں جھکنے کا سبب ہے۔

رسول خدا، احمد مجتبیٰ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس شخص نے خالص اللہ جل شانہ کی رضا کے لئے ایک ہزار آیات تلاوت کیں وہ قیامت کے دن انبیاء صدیقین شہداء اور صالحین میں لکھا جائیگا۔ ہادی برحق ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ جس شخص نے قرآن مجید کو دیکھ کر تلات کی تو اس کو اس کی نگاہ کو نفع دیا جائیگا (یعنی اس کی بینائی کو باقی رکھا جائیگا) حضور پر نور ﷺ کا قول ہے کہ لوگوں میں زیادہ عبادت گزار قرآن مجید کی زیادہ تلاوت کرنے والے ہیں۔

شافع یوم النشور ﷺ نے فرمایا کہ قرآن مجید پڑھنے والے مومن کی مثال ترنج کی طرح ہے جس کا ذائقہ اور خوشبو عمدہ ہے۔ اور قرآن مجید نہ پڑھنے والے مومن کی مثال کھجور کی طرح ہے جس کا ذائقہ عمدہ ہے مگر خوشبو نہیں۔ اور منافق کی مثال جو قرآن مجید کی تلاوت کر رہا ہے گلدستہ کی مانند ہے جس کی خوشبو اور ذائقہ کڑوا ہے اور قرآن مجید نہ پڑھنے والے منافق کی مثال اندرائن کی طرح ہے جس کی خوشبو نہیں اور ذائقہ انتہائی کڑوا ہے۔

سرور کائنات ﷺ کا فرمان عالی ہے کہ قرآن مجید کی تعلیم حاصل کرو اس کی تلاوت کرو اور آرام کرو (سو جاؤ) بے شک قرآن پاک کی مثال اس آدمی کے لئے جس نے اس کی تعلیم حاصل کی اس برتن کی مانند ہے جو کستوری سے بھرا ہوا ہو اور اس سے ہر مکان میں خوشبو مہکتی ہو۔ اور جس نے اس کی تعلیم حاصل کی پھر آرام کیا (یعنی اس پر عمل نہ کیا) جبکہ قرآن مجید اس کے اندر (دل میں) موجود ہو اس کی مثال چمڑے کے اس برتن کی طرح ہے جس میں کستوری تو موجود ہے مگر اس کے سر کو باندھ دیا جاتا ہے (جس سے خوشبو باہر نہ آتی ہو)

فخر موجودات ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ جس شخص نے رات کو تمیں آیات تلاوت کیں اس کو اس رات میں تکلیف دینے والا کوئی درندہ تکلیف نہیں پہنچائے گا اور نہ کوئی رات کو آنے والا چور تکلیف پہنچائے گا، اس کو اس کی ذات اور اہل خانہ اور مال دولت میں سلامتی عطا کی جاتی ہے۔ صاحب لولاک جناب رسالتماب ﷺ کا فرمان اقدس ہے کہ جس نے قرآن حکیم کی ایک آیت تلاوت کی تو اس کے لئے جنت میں درجہ بلند ہوگا۔ اور نور کا چراغ ہوگا۔

سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ قسم ہے مجھے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے بیشک کلام اللہ کی آیت کا سننا بہت بڑی روٹی صدقہ کرنے سے زیادہ اجر رکھتا اور کسی آیت کا تلاوت کرنا عرش کے علاوہ ہر چیز سے افضل ہے۔

شفع المذنبین ﷺ کا ارشاد عالی ہے جس شخص نے کتاب اللہ کی کوئی آیت تلاوت کی تو روز قیامت اس کے لئے نور ہوگی اور جو کتاب اللہ کی کسی آیت کے سننے کے لئے متوجہ ہوا تو اس کیلئے نیکی لکھی جاتی رہتی ہے۔ انہیں احادیث مبارک پر اکتفا کیا جاتا ہے ورنہ کئی اور احادیث مبارکہ بھی کلام لازوال کے فضائل کے بارے میں کتب احادیث میں مذکور ہیں۔

قرآن مجید کے جتنے بھی فضائل بیان کئے جائیں کم ہیں۔ آج کے اس نفسا نفسی کے دور میں ہر شخص کسی نہ کسی مسئلہ میں گھرا ہوا ہے وسائل کی کمی اور مسائل کی بھر مار اس قدر زیادہ ہے کہ روح اور جسم کا رشتہ باقی رکھنا مشکل ہوگیا ہے۔ مگر آپ پریشان نہ ہوں کیونکہ ہر مسئلہ کہ حل قرآن وحدیث میں موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اقدس ہے کہ ہم قرآن میں ایمان والوں کے واسطے شفا اور رحمت اتارتے ہیں۔ ایک اور مقام پر فرمان الٰہی ہے کہ اگر ہم قرآن ایک پہاڑ پر اتارتے تو تو دیکھ لیتا کہ وہ اللہ کے ڈر سے دب جاتا، پھٹ جاتا اور یہ مثالیں ہم لوگوں کو سناتے ہیں تاکہ وہ غور کریں۔

سورۃ الانعام میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ "اور نہ کوئی ہری چیز اور نہ کوئی سوکھی چیز مگر وہ سب کتاب مبین میں ہے" سورۃ النمل میں رب جلیل کا فرمان ہے کہ "بھلا بے کس کی پکار کو کون سنتا ہے جب اس کو پکارتا ہے اور سختی دور کر دیتا ہے اور زمین پر تم کو اگلوں کا نائب کرتا ہے

اللہ کے سوا کوئی حاکم ہے اس پر ہم بہت کم دھیان کرتے ہیں۔

قرآن مجید کی ایک بڑی عظیم الشان آیت ہے جس کا نام آیت الکرسی ہے، جو شخص فرض نماز کے بعد آیت الکرسی ایک مرتبہ پڑھتا ہے اس کے اور جنت کے درمیان صرف موت حائل رہتی ہے۔ حضرت ابی بن کعب سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوالمنذر سے دو مرتبہ پوچھا کہ اللہ کی کتاب میں کونسی عظیم ترین آیت تم کو یاد ہے۔ انہوں نے جواب میں آیت الکرسی کا نام لیا تو آپ نے ان کے سینہ پر اپنا ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ ''اے ابوالمنذر! تم کو علم قرآن مبارک ہو'' گویا آپ نے خوش ہو کر ان کو مبارک باد پیش کی۔

فی الواقع آیت الکرسی پڑھنے والے پر شیطان غلبہ نہیں پاسکتا۔ حضرت ایفع بن عبدالکلاعی روایت کرتے ہیں کہ کہ ایک شخص نے پوچھا تھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معانی و مطالب و ثواب کے لحاظ سے قرآن شریف کی کون سی سورۃ اعظم ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''قل ھو اللہ احد'' اس نے عرض کیا یا رسول اللہ اس طرح اور کونسی آیت اعظم ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''آیت الکرسی''۔

ذیل میں قرآن مجید کی اس عظیم الشان آیت کا وظیفہ پیش خدمت ہے۔ آپ کا کوئی بھی مسئلہ خواہ بے روزگاری، ترقی کاروبار، صحت تعلیم، تنگی رزق، ادائیگی قرض، ترقی ملازمت، سحر، حصول اولاد، نظربد پریشانی، مقدمہ، بچوں یا بچیوں کی شادی کے متعلق یا ان کے علاوہ ہو انشاء اللہ العزیز آپ کا ہر ایک مسئلہ اللہ رب العزت کے اس پاک اور لافانی کلام کی برکت سے یقیناً حل ہو جائے گا۔ وظیفہ کا مکمل طریقہ و ترکیب درج ذیل ہے۔

ہر مشکل کے حل کے لئے عظیم ترین آیت الکرسی کا وظیفہ:

نوچندی جمعتہ المبارکہ سے بعد نماز عصر گیارہ مرتبہ، نماز والا درود شریف پڑھیں بعد تعوذ وتسمیہ آیت الکرسی تین سو تیرہ مرتبہ پڑھ کر اللہ رب العزت سے اپنے مقصد کے حصول کی دعا نہایت عاجزی وانکساری سے مانگیں۔ آخر میں دوبارہ مذکورہ درود شریف پڑھیں وظیفہ تین جمعتہ المبارکہ تک جاری رکھیں۔ جگہ اور وقت کی پابندی کے ساتھ ساتھ رزق حلال کھائیں اور سچ بولیں، مقصد جائز ہونا چاہئے۔ باقی دنوں میں بالعموم اور دوران وظیفہ بالخصوص پنجگانہ نماز کی پابندی اور گناہوں سے پرہیز ضروری ہے اس پر عمل کرنے سے پہلے مذکورہ وظیفہ کے کلمات صاحب مضمون یا کسی عالم دین کو سنا کر تلفظ خوب درست کرلیں تاکہ غلطی نہ ہو۔

طب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

مہندی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سر درد لاحق ہوجاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سر پر مہندی کا استعمال کرتے اور فرماتے کہ یہ اس کے لئے اللہ کے حکم کے ساتھ فائدہ مند ہوگی۔

جو کا دلیہ: بخار کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم جو کا دلیہ بنانے کا حکم دیتے اور مریض کو کھلانے کی تلقین کرتے۔

ثناء: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کسی چیز میں موت سے شفاء ہو سکتی تو وہ ثناء میں ہوتی۔

بہی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہی دل کو مضبوط کرتی ہے اور روح کو نشاط بخشتی ہے، اور سینے کی گھٹن کو دور کرتی ہے۔

قسط: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بچوں کو گلے پڑنے پر گلا ملنے اور دبانے کا عذاب نہ دو بلکہ قسط کا استعمال کرو۔

کلونجی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کلونجی ہر بیماری کے لئے شفاء ہے۔

سرکہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ اپنے گھر والوں سے سالن کا پوچھا، انہوں نے کہا ہمارے پاس سرکہ کے علاوہ کچھ نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے طلب کیا اور فرمایا وہ گھر کبھی غریب نہیں ہوگا جس میں سرکہ موجود ہو۔

زیتون: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زیتون میں ۷۰ بیماریوں سے شفاء ہے۔

زمزم: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمزم ہر بیماری کے لئے شفاء ہے۔

شہد: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شفاء کے دو مظہر ہیں شہد اور قرآن۔

التجا

ماہنامہ طلسماتی دنیا کو گھر گھر پہنچا کر تبلیغ دین اور اصلاح معاشرہ کا فرض ادا کیجئے انشاء اللہ آپ کا شمار اللہ کے اچھے بندوں میں ہوگا۔

ذیابیطس

DIABETES

پیشاب کے ساتھ چینی جیسی مٹھاس نکلتی ہے۔ اسے ذیابیطس کہتے ہیں، یہ بیماری آہستہ آہستہ ہوتی ہے، برسوں تک مریض کو معلوم بھی نہیں ہوتا۔

علامات: ذیابیطس ہونے سے ''پنکریاس'' میں پیدا ہونے والا عنصر ''انسولین'' کی کمی تسلیم کیا جاتا ہے، پیشاب اور خون کے معائنے سے دونوں میں شکر آنا اس کی صحیح تشخیص ہے، زیادہ پیاس، زیادہ بھوک لگنا، بار بار پیشاب آنا، شکر زیادہ بڑھنے پر کمزوری، گھبراہٹ، خون کے دورے میں اضافہ اور بے ہوشی ہوتی ہے، سر درد، قبض، جلد خشک ہونا، خارش، زخم کا نہ بھرنا وغیرہ ذیابیطس کی علامات ہیں۔

غذا سے علاج

ذیابیطس کے مریضوں کو میٹھی چیزیں، جیسے چینی، گڑ، مصری، میٹھے پھل، چاول، میدہ کی بنی چیزیں نہیں کھانی چاہئیں، جو، چنے کی روٹی، جسمانی ورزش، سیر، تھوڑا کھانا کھانا مفید ہے۔ متوازن غذا اور جسمانی محنت سے ذیابیطس کو ٹھیک کیا جاسکتا ہے۔ دوائیوں سے بھی بغیر غذا کے ذریعہ علاج کا سہارا لئے یہ ٹھیک نہیں ہوسکتی۔ مندرجہ ذیل خوردنی اشیاء کا زیادہ سے زیادہ استعمال کرکے اس بیماری کو دور کریں۔

ذیابیطس سے جسم میں کمزوری محسوس ہونے لگتی ہے۔ کمزوری دور کرنے کے لئے سبز کچا ناریل کھائیں، کاجو، مونگ پھلی، اخروٹ بھگو کر کھائیں، دہی، چھاچھ، سویابین کھائیں۔

ذیابیطس کے مریض کو ہر ساتویں دن ایک دن کا فاقہ کرنا مفید ہے، فاقے میں پھل، سبزیاں، پھیکا لیموں پانی ہی لیں، دوسری چیزیں نہ کھائیں۔

لیموں: پیاس زیادہ ہونے پر پانی میں لیموں نچوڑ کر پلانے سے ذیابیطس میں فائدہ ہوتا ہے۔

نارنگی: ذیابیطس کے مریض کو ایک نارنگی دے سکتے ہیں۔ نارنگی کے چھلکے چھاؤں میں خشک کرکے کوٹ پیس لیں، یہ چار چمچ ایک گلاس پانی میں اُبال کر چھان کر روزانہ پییں۔

آم: آم اور جامن کا رس برابر مقدار میں لے کر ان کو ملالیں، یہ کچھ دنوں تک پینے سے ذیابیطس مرض ٹھیک ہوجاتا ہے۔

آنولہ: تازے آنولے کے رس میں شہد ملاکر پینے سے ذیابیطس ٹھیک ہوجاتی ہے۔

جامن: ذیابیطس کے مریض کو روزانہ جامن کھانے چاہئیں۔ ہومیوپیتھی میں جامن کا رس، سچی جیئم جیمبولنم مدر ٹنکچر کے نام سے کام میں لیا جاتا ہے۔ جامن کی گٹھلی کا چورن آدھا چمچ شام کو پانی کے ساتھ لینے سے پیشاب میں شکر آنا بند ہوجاتی ہے۔

جامن کی گٹھلی اور کریلے خشک کرکے برابر مقدار میں ملاکر پیس لیں، اس کا ایک ایک چمچ اور شام پانی سے پھانک لیں۔

ٹماٹر: ذیابیطس کے لئے ٹماٹر بہت مفید ہے، پیشاب میں شکر کا آنا آہستہ آہستہ بند ہوجاتا ہے۔

گاجر: گاجر کا رس ۳۱۰ گرام، پالک کا رس ۱۸۵ گرام ملاکر پییں۔

مولی: مولی کھانے یا اس کا رس پینے سے ذیابیطس میں فائدہ ہوتا ہے۔

کریلا: کریلے کا رس ۱۵ گرام، ۱۰۰ گرام پانی میں ملاکر روزانہ تین بار تقریباً تین مہینے پلانا چاہئے، کھانے میں کریلے کی سبزی بھی کھائیں۔

۲۰۰ گرام کریلا، آدھا کلو پانی میں اُبالیں، چوتھائی پانی رہ جانے پر چھان کر پییں۔

شلغم: ذیابیطس کے مریض کو شلغم کی سبزی روزانہ کھانی چاہئے۔

گیہوں: اس کے چھوٹے چھوٹے پودوں کا رس پینے سے ذیابیطس میں فائدہ ہوتا ہے۔

میتھی: دانہ میتھی کے استعمال سے ذیابیطس ٹھیک ہوجاتی ہے، اس کے کھانے کی مقدار ۲۵ گرام سے ۱۰۰ گرام تک ایک خوراک ہے، کھانا اگر ۱۲۰۰ سے ۱۴۰۰ کلوریز تک روزانہ کھایا جائے تو اس کا اثر فوری ہوتا ہے۔ جب تک پیشاب اور خون میں شکر آتی رہے اس کا استعمال کرتے رہیں، اس کے استعمال سے شکر کم ہونے کے ساتھ ساتھ کولیسٹرول بھی کم ہوجاتا ہے۔

میتھی کے استعمال سے ذیابیطس کے لئے لی جانے والی دوائیں آہستہ آہستہ کم کرتے جائیں، آخر میں تمام دوائیاں بند کردیں۔

دانہ میتھی ۶۰ گرام باریک پیس کر ایک گلاس پانی میں بھگودیں، اسے بارہ گھنٹے بعد چھان کر پی لیں، اس طرح صبح وشام دوبار روزانہ کرنے سے چھ ہفتے میں ذیابیطس ٹھیک ہوجائے گی، اس کے ساتھ سبز میتھی کی سبزی کھائیں۔

چنا: رات کو آدھا چھٹانک سیاہ چنے دودھ میں بھگودیں اور صبح کھائیں۔

چنے اور جو کو برابر وزن میں لے کر اس کے آٹے کی روٹی صبح وشام کھائیں۔

صرف چنے (بیسن) کی روٹی ہی دس دن تک کھاتے رہنے سے شکر آنا بند ہوجاتی ہے۔

ہلدی: اگر بار بار اور زیادہ مقدار میں پیشاب آئے، پیاس لگے، تو آٹھ گرام پسی ہوئی ہلدی روزانہ دوبار پانی کے ساتھ ساتھ پھانک لیں، فائدہ ہوگا۔

شہد: میٹھا کھانے کی شدید خواہش ہونے پر چینی کی بجائے بہت تھوڑی مقدار میں شہد لے کر پیشاب میں شکر آنے اور گردوں کی پرانی بیماریوں سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ شہد میٹھا کھانے کی شدید خواہش کی تکمیل کے لئے ہی لیں ورنہ نہ لیں۔

کھجور: ذیابیطس اور ایسی بیماریاں جن میں میٹھا کھانا نقصان دہ ہوتا ہے اور مریض میٹھا کھانے کی خواہش ظاہر کرتا ہے تو اسے تھوڑی مقدار میں کھجور دے سکتے ہیں۔

گردوں کی بیماریوں کا غذا ہے علاج

(KIDNBYDISEASES)

نارنگی: صبح ناشتے سے پہلے ایک دو نارنگی کھا کر گرم پانی پینے سے یا نارنگی کا رس پینے سے گردوں کی بیماریاں ٹھیک ہوجاتی ہیں۔ گردوں کی بیماریوں سے بچاؤ ہوتا ہے، نارنگی گردوں کو تندرست رکھنے میں مفید ہے۔ انگور اور سیب بھی یکساں طور پر فائدہ پہنچاتا ہے۔ گردوں کو تندرست رکھنے کے لئے صبح بھوکے پیٹ پھلوں کا رس مفید ہے۔

شہد: شہد کا استعمال گردوں کی بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے اور گردوں کی بیماریوں میں مفید ہے۔

گاجر: گردوں کی بیماریوں میں گاجر کے بیجوں کے دو چمچ ایک گلاس پانی میں اُبال کر پینے سے پیشاب زیادہ آتا ہے۔

مولی: آدھا گلاس مولی کا رس پینے سے پیشاب کے وقت ہونے والی جلن اور درد دور ہوتا ہے۔

بتھوا: گردوں کی بیماریوں میں بتھوا مفید ہوتا ہے، پیشاب قطرہ قطرہ آتا ہو، یا پیشاب رک رک کر آتا ہو، تو بتھوے کا رس پینے سے پیشاب کھل کر آتا ہے۔

اروی: گردے کی بیماری، گردے کی کمزوری اروی کھانے سے دور ہوتی ہے۔

تربوز: گردوں کی سوجن میں تربوز کھانا مفید ہوتا ہے۔

ککڑی: گاجر اور ککڑی یا گاجر اور شلغم کا رس پینے سے گردے کی بیماری ٹھیک ہوتی ہے۔

آلو: گردے کے مریض کو آلو کھانے چاہئیں، اس میں سوڈیم کی مقدار زیادہ پائی جاتی ہے اور پوٹاشیم کی مقدار کم، پوٹاشیم کی زیادہ مقدار گردوں سے نمک کی مقدار نکالتی ہے۔

آم: آم کی بناوٹ گردے جیسی ہوتی ہے، روزانہ آم کھانے سے گردوں کی کمزوری دور ہوتی ہے۔

گردوں کا درد

(RENALCOLIC)

انگور: انگور کی بیل کے ۳۰ گرام پتوں کو پیس کر پانی میں چھان

کر نمک ملا کر پینے سے درد سے تڑپتے مریض کو آرام ملتا ہے۔

لوکی: لوکی کے ٹکڑے کر کے گرم کر کے درد والی جگہ پر اس کے رس کی مالش کرنے اور پیس کر لیپ کرنے سے گردوں کا درد فوری کم ہو جائے گا۔

گردوں کی پتھری

(KIDNEYSTONE)

خوراک میں آکسلیٹ، کیلشیم، فاسفیٹ اور پیورین کا استعمال زیادہ ہونے پر پتھری کی شکایت ہو سکتی ہے، بغیر چھلکے والے اناجوں کا آٹا فاسفیٹ کا اہم منبع ہے۔ ساگ سبزیوں میں کیلشیم اور آکسلیٹ مطلوبہ مقدار میں ہوتا ہے۔ فاسفیٹ اور کیلشیم کا خاص منبع دودھ ہے، اس لئے ان چیزوں اور دودھ کا استعمال کرنا نہیں چاہئے، مریض کو کم آکسلیٹ ایسڈ اور پیورین والی غذا دینی چاہئے۔

پتھری ہونے پر پیٹ میں گردوں اور کمر میں بڑا شدید درد ہوتا ہے، مریض درد کے مارے تڑپتا ہے، پیشاب رک رک کر جلن کے ساتھ کبھی کبھی خون کے ساتھ آتا ہے، اس کے درد کو گردوں کا درد (Renal Colic) کہتے ہیں۔

غذا سے علاج

ناریل: ناریل کا پانی پینے سے پتھری نکل جاتی ہے۔

پالک: کئی لوگ یہ کہتے ہیں کہ پالک کھانے سے پتھری ہوتی ہے، لیکن یہ یقینی سمجھ لیں کہ کچے پالک کے رس سے ہرگز پتھری نہیں ہوتی، رس پئیں اور کایا پلٹ کریں۔

کریلا: کریلا گردوں یا مثانے کی پتھری کو توڑ کر پیشاب کے ساتھ باہر لاتا ہے، اس کے لئے دو کریلوں کا رس روزانہ پئیں، اس کی سبزی کھائیں۔

چاول: جن لوگوں کے گردے اور مثانے میں پتھری ہو، ان کے لئے چاول بہت نقصان دہ ہیں۔

مکئی: مکئی کے بھٹے جلا کر راکھ کر لیں، جو کو بھی جلا کر راکھ کر لیں، دونوں کو الگ الگ پیس کر الگ الگ شیشیوں میں بھر کر دونوں پر نام لکھ دیں۔ ایک کپ پانی میں مکئی کی راکھ دو چمچ حل کریں، پھر چھان کر اس پانی کو صبح پئیں، اس سے پتھری نکل جاتی ہے اور پیشاب صاف آتا ہے، اسی طرح شام کو جو کی راکھ پئیں۔

زیرہ: زیرے اور چینی کو ہم وزن پیس کر ایک ایک چمچ ٹھنڈے پانی سے روزانہ تین بار پھانک لیں۔

جو: جو کا پانی پینے سے پتھری نکل جاتی ہے۔

پتھری کے مریضوں کو جو کی بنی چیزیں جیسے روٹی، ستو لینے چاہئیں اس سے پتھری کے پگھلنے میں مدد ملتی ہے اور پتھری نہیں بنتی ہے۔

مصری: سولہ دانے بڑے الائچی، ایک چمچ خربوزے کے بیج کی گرمی، دو چمچ مصری، ان سب کو پیس کر ایک کپ پانی میں ملا کر صبح و شام دو بار روزانہ پیتے رہیں، اس سے گردوں کی پتھری گل جاتی ہے۔

دوب: پتھری میں دوب کو جڑ سمیت اکھاڑ کر اس کی پتیاں توڑ کر الگ کر لیں اور پھر اس کے ڈنٹھل اور جڑوں کو پانی سے دھوکر، پیس کر سردائی (ٹھنڈیائی) کی طرح چھان کر اس میں حسب ذائقہ مصری ملا کر چھان لیں اور پھر پئیں۔ روزانہ دو بار پیتے رہیں، اس سے پتھری گل جاتی ہے اور پیشاب کھل کر آتا ہے، ایک بار میں دوب کے آدھا کلو ڈنٹھل اور جڑ پئیں۔

خربوزہ: پتھری کے مریض کو خربوزہ کھلانا مفید ہے۔

سیب: گردوں اور مثانے میں پتھریاں بنتی ہیں، آپریشن کے ذریعے نکال دینے کے بعد بھی دوبارہ پتھری بن جاتی ہے، سیب کا رس پیتے رہنے سے پتھری بننا بند ہو جاتی ہے اور بنی ہوئی پتھری گھس گھس کر پیشاب کے ذریعے باہر آجاتی ہیں، اس سے رات کو بار بار پیشاب آنا کم ہو جاتا ہے، یہ گردوں کو صاف کرتا ہے اور ان کا درد دور ہوتا ہے۔

آم: آم کے تازہ پتے چھاؤں میں خشک کر کے باریک پیس لیں اور ۱۱ گرام روزانہ باسی پانی کے ساتھ صبح پھانک لیں، ریت، کنکری دور ہو جائے گی۔

آنولہ: آنولے کا چورن مولی کے ساتھ کھانے سے مثانے کی پتھری میں فائدہ ہوتا ہے۔

دھنیا: مصری، سونف، خشک دھنیا، ہر ایک ۵۰ گرام، ڈیڑھ کلو پانی میں صبح بھگو دیں، شام کو چھان کر انہیں پیس کر اسی پانی میں گھول کر چھان کر پی لیں، ایک بار میں نہ پیا جائے تو کچھ دیر بعد دوبارہ پئیں، اسی طرح شام کو بھگو کر صبح تیار کر کے پئیں، اس سے پیشاب کھل کر آئے

گی اور پتھری نکل جائے گی۔

جامن: پختہ جامن کھانے سے پتھری کی بیماری میں آرام ملتا ہے، جامن کی گٹھلی کا چورن دہی کے ساتھ کھائیں۔

چھوہارا: چھوہارے کا کھانا پتھری میں مفید ہے۔

گاجر: پتھری، مثانے کی سوجن، گردوں کی صفائی کے لئے گاجر، چقندر، ککڑی یا کھیرے کا رس، ہر ایک ۵۰ گرام ملا کر پینے سے فائدہ ہوتا ہے، گردے اور مثانے کی پتھری کو گاجر کا رس نکال دیتا ہے۔ صرف گاجر کا رس تین چار بار روزانہ پینے سے بھی پتھری میں فائدہ ہوتا ہے، اس میں سلاد کے پتوں کا رس ۲۵۰ گرام ملا کر پینے سے مثانے کی پتھری میں بھی فائدہ ہوتا ہے۔

کھیرا: کھیرے کا رس پتھری میں مفید ہے، اس کا رس ۲۵۰ گرام دن میں تین بار روزانہ پینا چاہئے، پیشاب میں جلن، رکاوٹ اور ذیابیطس میں بھی کھیرا مفید ہے، کھیرے کے رس کو ذائقہ دار بنانے کے لئے اس میں ایک چمچ شہد اور آدھا لیموں کا رس ملا لینا چاہئے۔

بتھوا ساگ: بتھوے کا ساگ پتھری سے محفوظ رکھتا ہے۔

بند گوبھی: پتھری اور پیشاب کی رکاوٹ میں اس کا استعمال مفید ہے، اس کی سبزی کو گھی کا بگھار دے کر کھانی بھی مفید ہے۔

چولائی: اس کا ساگ روزانہ کھانے سے پتھری گل جاتی ہے۔

خربوزہ: اس کا استعمال پتھری کو نکالتا ہے۔

آلو: ایک یا دونوں گردوں میں پتھری ہونے پر صرف آلو کھاتے رہنے سے بہت فائدہ ہوتا ہے، پتھری کے مریض کو صرف آلو کھلا کر اور بار بار زیادہ پلاتے رہنے سے گردوں کی پتھریاں اور ریت آسانی سے نکل جاتی ہے۔

پیاز: پیاز کے رس میں چینی ڈال کر شربت بنا کر پینے سے پتھری ٹوٹ ٹوٹ کر باہر آجاتی ہے۔

مولی: مولی کے بیج ۳۵ گرام آدھا کلو پانی میں اُبالیں، جب پانی آدھا رہ جائے تو چھان کر پئیں، کچھ دنوں تک لینے سے مثانے کی پتھری گل کر باہر نکل جاتی ہے۔

مولی کا رس ۲۰ گرام روزانہ پئیں اور اس کے پتے چبا چبا کر کھائیں، پتھری چور چور ہو کر پیشاب کے راستے باہر آجائے گی، یہ نسخہ دو تین ماہ استعمال کریں۔

گیہوں: گیہوں اور چنوں کو پیس کر ملا کر پانی ملا کر پلانے سے گردے اور مثانے کی پتھری باہر نکل جاتی ہے۔ گیہوں کے پودوں کا رس بھی مثانے کی پتھری میں مفید ہے۔

چنا: گردے یا مثانے کی پتھری ہو تو رات کو چنے کی دال بھگو دیں، صبح اس دال میں شہد ملا کر کھائیں۔

چھاچھ: مثانے کی پتھری میں چھاچھ پینا مفید ہے۔

اخروٹ: اخروٹ ثابت (گولی اور چھلکے سمیت) پیس کر، چھان کر ایک چمچ صبح وشام ٹھنڈے پانی سے کچھ دن لینے سے پتھری باہر نکل جاتی ہے۔

میتھی: ۶ گرام میتھی کے پتے ۵۰۰ گرام پانی میں اُبالیں، جب ۱۵۰ گرام پانی رہ جائے تو چھان کر گرم گرم یہ پانی پلائیں، یہ پانچ دن پلائیں، پتھری نکل جائے گی، گردوں کی بیماریاں ٹھیک ہو جائیں گی۔

گنا: چوستے رہنے سے پتھری ٹوٹ ٹوٹ کر باہر نکل جاتی ہے۔

اجوائن: ۶ گرام اجوائن روزانہ پھانکنے سے گردے اور مثانے کی پتھری باہر نکل جاتی ہے۔

نیم: اس کے پتوں کی راکھ ۶ گرام ٹھنڈے پانی سے تین بار روزانہ پھانک لیں، کچھ ہی دنوں میں گردے اور مثانے کی پتھری گل کر نکل جاتی ہے۔

نیم کے پتے چھاؤں میں خشک کر کے برتن میں جلائیں، جل جانے پر برتن کا منہ ڈھانپ دیں، چار گھنٹے بعد پتوں کو نکال کر پیس لیں، یہ نیم کی راکھ ہے۔

الائچی: یہ پتھری میں مفید ہے، پیشاب کی جلن دور کرتی ہے۔

کلتھی: ۲۵۰ گرام کلتھی تین کلو پانی میں رات کو بھگو دیں، صبح اُبال لیں، جب ڈیڑھ کلو پانی رہ جائے تو اسے چھان کر نمک، سیاہ مرچ، زیرہ، ہلدی، خالص گھی میں بگھار دے لیں اسے روزانہ پیتے رہیں، اس سے گردے، مثانہ کی پتھری بغیر آپریشن باہر آجاتی ہے، جب تک پتھری رہے، یہ نسخہ لیتے رہیں، زیادہ دن لینے سے کوئی نقصان نہیں ہے۔

چقندر: چقندر کا رس یا چقندر کو پانی میں اُبال کر اس کا سوپ لینے سے پتھری نکل جاتی ہے، صرف ۳۰ گرام دن میں چار بار لیں، یہ کچھ ہفتوں تک دیں۔

☆☆☆☆☆☆

آخر طلاق کیوں؟

گھر" وہی اچھے، جو ہنستے، بستے ہوں۔ روزانہ کی چیخ وپکار زندگی کو اجیرن بنادیتی ہے۔ وہ مرد بہت ہی بزدل ہیں۔ جو اپنی بیویوں پر ہاتھ اٹھاتے ہیں۔ اور وہ بیویاں انتہائی گھٹیا اور کمینی کہلانے کی مستحق ہیں جو شوہروں کو سکون نہیں دیتیں سگھڑ قسم کی بیویاں کم آمدنی میں بھی گھر کو چلاکر رشک جنت بنادیتی ہیں جبکہ پھوہڑ کی قسم کی بیویاں معقول آمدنی کے باوجود شوہر کو قرض کی بھینٹ چڑھا کر گھر کو جہنم کا ایندھن بنا دیتی ہیں۔ جبکہ اکثر یہی ٹیلی فون آتے ہیں کہ۔ ہم ایک دوسرے سے تنگ ہیں کوئی سبیل بتایئے تاکہ جان چھڑائی جاسکے۔ ہمارا مشن، مقصد، جذبہ طرفین میں محبت ڈال کر گھر بسانا ہے نفاق سے گھر تباہ کرنا نہیں۔

میاں بیوی گاڑی کے دو پہیے ہیں۔ جنھیں ایک سمت برابر وزن لیکر چلنا پڑتا ہے۔ اولاد اس گاڑی کے سوار ہیں۔ اگر پہیہ کہیں چھوٹا ہو یا ناہموار ہو۔ تو لڑھک جاتا ہے۔ اور اولاد بے سمت کھڈے میں گرجاتی ہے اور ساتھ ہی گاڑی بھی ٹوٹ جاتی ہے۔ اس لئے فریقین کو ایک دوسرے کا احترام کرکے سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اختلاف رائے اُمت میں خیر کثیر کی پیش گوئی ہے۔ اختلاف رائے جمہوریت کا حسن ہے۔ تو اختلاف رائے گھر کے لئے کیوں تباہ کن ہے۔

وہ مرد مرد کہلانے کے مستحق نہیں۔ جو عورتوں پر تیزاب پھینک کر۔ آگ لگاکر اعضا کاٹ کر اذیتیں دیتے ہیں۔ اسی طرح وہ عورتیں، عورتیں کہلانے کا استحقاق نہیں رکھتیں جو مرد کو شریک حیات نہ سمجھیں۔ بے جا الزامات لگاکر بدنام کرنے کی کوشش کریں تحقیق اور جستجو کے بعد اسی نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ سمدھیوں کا اختلاف کسی تیسرے فرد کا دخل ہی اس گناہ کا سزاوار بناتا ہے۔ اگر صبر وتحمل برداشت کو بروئے کار لایا جائے تو بیوی زندگی کے لئے چراغ بن کر گھرے، اندھیروں سے نجات دلاتا سکتی ہے۔ اور طلاق کی نوبت سے بچاسکتی ہے بقول بزرگان ایک چپ، سو سکھ، آج کل لوگ بولتے زیادہ ہیں اس لئے سکھ کم ملتے ہیں۔ دکھوں سے انسان پریشان ہوکر ناامیدی کی طرف چل کر خودکشی کا عزم کر بیٹھتا ہے جو اس کی پست ہمتی کا واضح ثبوت ہے۔ عدالتیں ایسے مقدمے لئے بیٹھی ہیں۔ مصالحتی کمیٹیاں ایسی درخواستوں کی شنوائی کرتی ہیں۔ آج میں اپنا سینہ چیر کر قائین اور ناظرین کے لئے طریقہ لکھ رہا ہوں۔ اگر آپ نے من وعن محنت کی تو کامیابی۔ آپ کے دامن میں پکے ہوئے پھل کی مانند گرے گی اور آپ خود کہنے پر مجبور ہونگے کہ قرآنی آیت بجائے خود ایک معجزہ ہیں۔

بروز اتوار بعد سورج نکلنے یعنی ساع اوّل نحوست سے پاک ہو یا زہرہ زحل کی تسدیس، تثلیث، قران ہو۔ دو نقوش لکھیں ایک سائل خود رکھے، دوسرا کسی پھل دار درخت یا کسی روشندان وغیرہ میں لٹکادے اور آیت کریمہ وکفی باللہ شہیداً محمد رسول اللہ ۳۰۸ مرتبہ پڑھ کر گلے والے نقش پر دم کرکے پہن لے۔ اور وقت کا انتظار کرے زوجین انشاء اللہ مل کر رہیں گے۔

(۱) نام سائلہ صفیہ بانو بنت جویریہ بتول اعداد ۹۱۶

(۲) مقصد طلاق نہ ہو اعداد ۲۰۶

(۳) نام مطلوب، مسئول رحسن حیدر بن دعا زہرا اعداد ۶۲۸

(۴) آیت کے اعداد ۹۵۸

صفیہ بانو بنت جویریہ بتول	طلاق نہ ہو	حسن حیدر بن دعا زہرا	وکفی باللہ شہیدا محمد رسول اللہ
۶۲۹	۹۵۷	۹۱۷	۲۰۵
۹۵۶	۶۲۶	۲۰۸	۹۱۸
۲۰۷	۹۱۹	۹۵۵	۶۲۷

وکفی باللہ شہیداً محمد رسول اللہ

حصار واللہ غالب علی امرہ بنائیں لکھتے وقت باوضو ہوں، سنہری یا سیاہ رنگ کا کپڑا سر پر رکھیں۔ عود یا زعفران کا بخور سلگائیں۔

سربجیت کی موت کی آڑ میں فرقہ پرست نفرت کی آگ بھڑکانے میں مصروف ہیں

مولانا حسن الہاشمی

سربجیت کے موضوع پر بات چیت کرتے ہوئے عالمی رحانی تحریک کے سربراہ مولانا حسن الہاشمی نے کہا کہ ہندوستانی شہری سربجیت پاکستانی جیل میں ان پر حملہ اوران کی وفات ایک تکلیف دہ حرکت ہے۔جس حرکت کی وجہ سے دنیا بھر کے مسلمانوں کا سر شرمندگی سے جھک گیا ہے۔مولانا حسن الہاشمی نے کہا کہ اسلام اس طرح کی حرکتوں کی ہرگز ہرگز اجازت نہیں دیتا۔مولانا ہاشمی نے کہا کہ اس روح فرسا سانحہ کی آڑ میں جوگندی سیاست پورے ملک میں چل رہی ہے وہ تکلیف دہ اور زیادہ اذیت ناک ہے۔مولانا ہاشمی نے کہا اس کا کوئی تجوت نہیں ہے کہ یہ گھناؤنی حرکت قصاب اور افضل گرو کی پھانسی دینے کی وجہ سے ہوئی ہو، ایسا صرف اندازہ کیا جارہا ہے۔اس گھناؤنی حرکت کے عوامل دوسرے بھی ہوسکتے ہیں،لیکن فرقہ پرستوں نے اس حادثہ کو لے کر مسلمانوں اور بالخصوص داڑھی والے حضرات کو جس طرح بدنام کرنے کی مہم چلا رکھی ہے وہ بھی ایک گھناؤنی حرکت ہے اور اس حادثہ کو لے کر جیلوں میں مسلمان قیدیوں کے ساتھ بدتمیزیاں ہورہی ہے اور سرکار سے اہل کار جس طرح مسلمانوں کے انکاؤنٹر کرنے کی جوسازشیں کررہے ہیں وہ انتہائی تکلیف دہ ہیں،ان حرکتوں سے ہندوستان پوری دنیا میں بدنام ہورہا ہے۔حکومت کو اس سلسلے میں ٹھوس اقدام کرنا چاہئے۔مولانا ہاشمی نے کہا تہاڑ جیل میں جاوید علی کا قتل اس سازش کی ایک کڑی ہے۔مولانا ہاشمی نے کہ یہ بات یقینی ہے کہ فرقہ پرست قسم کے لوگ اسرائیل سے تال میل کرکے نہ صرف ہندو اور مسلمانوں کے درمیان نفرت کا ایک ماحول پیدا کررہے ہیں،بلکہ انہوں نے مسلمانوں اور سکھوں کے درمیان بھی نفرت کی دیوار کھڑی کرنے کی سازش رچنی شروع کردی ہے۔مولانا ہاشمی نے کہا کہ اگر حکومت ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم کا مصداق بنی رہی اور اس نے مسلمانوں کی جانوں کے تحفظ کے لئے کوئی ٹھوس قدم نہیں اٹھایا تو پورے ملک میں نفرت کی آگ لگ جائے گی اور ملک کی صورت حال ابتر ہوجائے گی۔مولانا ہاشمی نے مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ صبر وضبط سے کام لیں لیکن اپنی آنکھوں کو کھلا رکھیں اس وقت کی غفلت ہزاروں مسلم قیدیوں کے لئے وجہ ظلم بن جائے گی اور اس کے ذمہ دار وہ سب ہوں گے جو مسلمانوں کو جھوٹی تسلیاں دیتے ہیں اور قوم کی آنکھوں میں دھول جھونک کر خوب موج مستی کررہے ہیں۔

دہشت گردی فرقہ پرستی کی دین ہے: مولانا اسرالحق قاسمی

دیوبند: حکومت اگر دہشت گردی کا خاتمہ چاہتی ہے تو پہلے اسے فرقہ پرستی کو جڑ سے ختم کرنا ہوگا کیونکہ جنوبی ایشاء میں جودہشت گردی ہے وہ فرقہ پرستی کی دین ہے جو ہندوستان کی جمہوریت کو کھوکھلا کررہی ہے اور یہ ایسا ناسور ہے جس کا سدباب موجودہ دور میں ضروری ہے تاکہ سیکولرزم کا دعویٰ کرنے والی فرقہ پرست جماعتوں کی اصل تصویر سامنے آسکے۔ان خیالات کا اظہار آل انڈیا تعلیمی فاؤنڈیشن کے صدر مولانا اسرالحق قاسمی (ایم پی) نے آج دار العلوم دیوبند کے مہمان خانہ میں اخباری نمائندوں سے ایک خصوصی ملاقات کے دوران کیا۔انہوں نے کہا کہ موجودہ دور میں جتنی اہمیت بدعنوانی کو دی جاتی ہے اس سے کہیں زیادہ اہمیت فرقہ پرستی کی روک تھام کے لئے دینا چاہئے،کیونکہ کرپشن سے صرف مال کا نقصان ہوتا ہے اور فرقہ پرستی سے جان ومال دونوں کا۔مولانا نے دہشت گردی کے الزامات میں گرفتار بےقصور مسلم نوجوانوں کی گرفتاری اور رہائی پر کہا کہ حکومت کو چاہئے کہ فاسٹ ٹریک عدالتوں کا قیام عمل میں لاکر فوری طور پر اس مسئلے کو حل کرے۔

TILISMATI DUNYA
(MONTHLY)
ABULMALI.DEOBAND-247554'U.P

ماہنامہ
طلسماتی دنیا
دیوبند

R.N.I.66796/92
RNP/SHN/61
2012-14